علم و حکمت کے موتی

سعید جعفری

حدیث رسولؐ:

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں"

علم وحکمت کے موتی

ارشاداتِ انبیاؑ اور آلِ محمدؐ

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
15096
10,536
26/7/07
اسلام متفرق
NAJAFI BOOK LIBRARY

تالیف
سعید جعفری

ناشر
جعفری پبلی کیشن
ریلوے کالونی، متصل آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی
فون: 0300 2844522، 021-2424062

ملنے کا پتہ

محفوظ بک ایجنسی
مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk
MBA

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	:	علم و حکمت کے موتی
تالیف	:	سعید جعفری
پروف ریڈنگ	:	فیضیاب علی رضوی
تعداد	:	۵۰۰
اشاعت	:	جون ۲۰۰۶ء
سرورق	:	رضا گرافکس 0333-320 6541
صفحات	:	۱۱۲
طابع	:	ذکی سنز پرنٹرز، کراچی
ناشر	:	جعفری پبلی کیشن
قیمت	:	۵۰ روپے

ملنے کا پتہ

محفوظ بک ایجنسی ❀ مارٹن روڈ کراچی

محفوظ MBA

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

15096

..ss No. 10536 Date 24/7/07
..ection متفرق اسلامی Status
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
PH. 7211795

فہرست مضامین

انتساب	7
اپنی بات	8
ہوشمندانِ قوم از مولانا پروفیسر تقی ہادی نقوی	11

باب اوّل: آگہی

علم ودانش کی باتیں آیات قرآنی کی روشنی میں	14
آیاتِ قرآنی اور احادیث رسولؐ پر دعوت غور وفکر	21

باب دوم: فضائل

ایمانِ حضرت ابو طالبؑ	23
عرفان حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ	27
امام حسینؑ اور اشک رواں	34

باب سوم: مسائل متفرقہ

عاشورہ محرم کے دن روزہ ترک کرنے کی روایت	38
دو نمازوں کو یکے بعد دیگرے پڑھنے کی چند روایات	39
خدا کی بارگاہ تک وسیلہ تلاش کرنا، چند روایات	39
لفظ شیعہ کب سے ہے؟	40
رسولؐ کے اہل بیتؑ کون؟	41

باب چہارم: ارشاداتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
علم کیا ہے؟	42	مکان سے متعلق کام کی باتیں	67
زندگی کا دارومدار	42	علاج ومعالجہ اور مسائل کا روحانی حل	69
ماہرین طب کو دعوت غور وفکر	43	پھلوں اور سبزیوں سے علاج	73
سوالات وجوابات	44	امراض اور دعائیں	75
یہودی کے چند سوالات حضرت علیؑ سے	45	رسولؐ اللہ اور آئمہ معصومینؑ نے فرمایا	84
حضرت علیؑ سے چند سوالات	45	چند اہم کلمات (مولا علیؑ)	89
علمائے یہود کے چند سوالات	48	آسمانوں کے نام اور رنگ	93
بابِ پنجم: آداب زندگی		دنوں کے بارے میں	94
انگوٹھی پہننے کی فضیلت اور آداب	52	آخری چہار شنبہ کی نحوست	94
خاک شفاء	54	نکاح اور اولاد سے متعلق، بچوں کے نام، عقیقہ	96
دسترخوان کے آداب	54	دوستوں، عزیزوں، پڑوسیوں سے میل ملاپ	98
پانی پینے کے آداب	61	بیماروں کی عیادت کرنا	100
بال، ناخن ترشوانے کے آداب	62	چرندو پرند اور پالتو جانور سے متعلق	100
خوشبو لگانے کی فضیلت	63	چرند اور پرند اپنی زبان میں کیا بولتے ہیں؟	103
روغن کا استعمال	64	ظہورِ امام اور آثارِ قیامت	105
سونے سے متعلق باتیں	65	ماخذ	110

انتساب

محمدؐ وآلِ محمدؑ اور امام زمانہؑ
کی بارگاہ میں
نذرانہ عقیدت

اپنی بات

مجھے مطالعہء کتب سے بہت زیادہ شغف ہے اور خاص کر محمدؐ وآلِ محمدؑ کے علوم پر تالیف شدہ کتابوں کا ذوق وشوق سے مطالعہ کرتا ہوں کیونکہ میرے ذہن میں علم کے حوالے سے رسولؐ خدا کی یہ حدیث ہر وقت گردش کرتی رہتی ہے کہ ''میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں''۔ میں تو طالب علم ہوں علوم آلِ محمدؐ کا۔ لہٰذا جب بھی علم کی پیاس بجھانی ہوتی ہے تو میں درِ علیؑ وآلِ محمدؐ پر پیشانی رکھ کر اپنی ہر طرح کی علمی پیاس بجھا لیتا ہوں۔

علومِ آلِ محمدؐ پر تالیف شدہ کتابوں کی ضخامت دیکھ کر اکثر یہ احساس ہوتا ہے کہ آج کے اس تیز رفتار دور میں جبکہ انسان نے اپنے آپ کو دنیا کے دیگر مشاغل میں اس طرح الجھا رکھا ہے کہ اس کے پاس ان کتب کے مطالعے کے لیے وقت نکالنا مشکل ہے تو دوسری طرف ان کتابوں کے ضخیم ہونے کے سبب انسان انھیں ہاتھ لگاتے ہوئے بھی گھبراتا ہے اور کتاب کا ادھورا مطالعہ کرنے کی صورت میں صحیح طور پر مستفید نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا میں نے علومِ آلِ محمدؐ پر تالیف شدہ کتب کے صفحات کا مطالعہ کرنے کے بعد علم وحکمت کے جواہر کو ایک جگہ یکجا کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ نوجوان نسل کم وقت میں اپنی علمی معلومات میں نہ صرف اضافہ کرسکے بلکہ فرمانِ آلِ محمدؐ پر عمل کرکے اپنی زندگیوں کو ایک نیا عنوان دے کر کامیاب انسان بن سکے اور یوں ان ہزاروں صفحات کا نچوڑ میں نے اس کتابی شکل میں مرتب کیا ہے جو آپ لوگوں کے ہاتھوں میں آج موجود ہے۔

کتاب کے آخر میں اُن کُتب کے نام و دیگر معلومات درج کردی گئیں ہیں جن کی مدد سے میں یہ گوہر نایاب آپ لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچانے میں کامیاب ہوسکا ہوں۔ اس کتاب

کے مطالعے سے نہ صرف انسان کی معلومات میں اضافہ ہوگا بلکہ روزمرہ زندگی کی کارآمد باتیں بھی اُس کے لیے مفید ثابت ہونگی۔

اس کتاب کے شروع میں جناب رسالتمآب ﷺ، حضرت امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالبؑ اور اہل بیتِ اطہارؑ کے فضائل اور دیگر مسائل بیان کرنے کے سلسلے میں اہل سنت کی کتب سے مدد لی گئی ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ میری یہ ادنیٰ سی کوشش، کاوش، جستجو، اور عمل بارگاہِ ایزدی اور محمدؐ وآل محمدؑ کی بارگاہ میں قبول ہو اور میرے گناہوں کا کفارہ بن سکے۔ کتاب لکھنے اور اس کی اشاعت کے سلسلے میں میری اب تک کی کوششیں اور کامیابیاں میرے رب کا کرم، محمدؐ وآلِ محمدؑ کا صدقہ اور ماں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ میں تو کسی قابل نہیں اور میری کم علمی مجھے ہر وقت ڈستی رہتی ہے۔ دست بدعا ہوں کہ محمدؐ وآلِ محمدؑ کے صدقے میں میرے علم میں اضافہ ہوتا رہے۔

اس کتاب کو لکھنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی کے جذبات مجروح کئے جائیں بلکہ مسلمانوں میں انفرادی حیثیت سے اپنے اندر مطالعہ کی عادت ڈالنا اور حقائق کو جاننے کے لیے تحقیقی جذبہ بیدار کرنا ہے۔ تاکہ نئی نسل سنی سنائی باتوں پر آنکھ بند کر کے یقین کرنے کے بجائے آج کے ترقی یافتہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں تحقیق اور جستجو کر کے حق کو تلاش کرے۔ کیونکہ رسولؐ خدا نے یہی کہا تھا کہ "حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ، اے اللہ جہاں علیؑ جائے حق کو اسی طرف پھیر دے۔" ان تمام باتوں کے باوجود اگر کسی کے جذبات مجروح ہوتے ہوں تو ان سے تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں۔

آخر میں محترم جناب پروفیسر تقی ہادی نقوی صاحب کا بہت ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنی پُرخلوص رہنمائی اور مشوروں سے میری اس کاوش کو کامیابی تک پہنچانے میں میرا ساتھ دیا اور اس کتاب پر اپنی رائے عنایت فرمائی۔ ساتھ ہی ساتھ میں جناب عرفان رضا جعفری اور محترم جناب فیضیاب رضوی صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے انتہائی باریک بینی سے کتاب کی پروف ریڈنگ کا صبر آزما کام پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور حتّی المقدور کوشش کی کہ کتاب میں کم سے کم غلطیاں ہوں اور محفوظ بُک ایجنسی کے محترم جناب عنایت حسین رضوی کے ساتھ ہی دیگر

احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو کسی نہ کسی طرح اس کتاب کو تکمیل کے مراحل تک پہنچانے میں ہر قدم پر میرا ساتھ دیتے رہے۔ خاص طور پر آثار و افکار اکادمی (پاکستان) کراچی کے جناب محترم ساحرؔ لکھنوی صاحب کی پُر خلوص رہنمائی پر بھی ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ رب العزّت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کتاب کی اشاعت تمام مشکلات کو طے کرتے ہوئے علم دوست افراد تک ممکن ہوسکی۔ کتاب میں کسی قسم کی غلطی یا سہو ہونے کی بنا پر میں اپنی کم علمی پر معذرت خواہ ہوں اور غلطیوں کی نشاندہی کرنا علم دوست افراد کا اخلاقی فرض ہے۔

جون ۲۰۰۶ء

والسلام........... خاکسار

سعید جعفری

ہوشمندانِ قوم

مولانا پروفیسر تقی ہادی نقوی

طہران (ایران) میں ایک مقام پر بہت بڑے بورڈ پر دیدہ زیب انداز میں لکھی ہوئی ایک عبارت دیکھی جس کا مفہوم کچھ یہ ہے۔ ''وہ آبادی جس میں کتب خانہ نہ ہو جسد بے روح کے مانند ہے''۔ عبارت پر پہلی ہی نظر پڑی تھی کہ یوں محسوس ہوا گویا وہ لفظ بہ لفظ قرطاسِ فکر پر منتقل ہوگئی۔

اس قسم کے ترغیبی فقرات کسی قوم کے عام مزاج کے عکاس ہوتے ہیں۔ اس تعلق سے آج جب ہم اپنے ہم وطنوں کی طبیعت کا جائزہ لیتے ہیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے کیونکہ کم از کم شہر کراچی میں اس قسم کے بے روح جسد جو کتب خانہ سے محروم ہیں ہر طرف ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ اکثریت کا مطالعہ کی افادیت سے بے خبری کے سوا کیا ہوسکتی ہے۔ ورنہ کتاب تو ہمیشہ ہی انسان کا بہترین دوست رہی ہے۔ کتاب یا کتابیں مجلد یا غیر مجلد ہر صورت میں کاغذ کے چند صفحات کے یکجا شکل میں ہونے کا نام نہیں بلکہ بقول ولیم ورڈز ورتھ (William Wordsworth) یہ کتابیں "Mighty Minds of old" کے بیش قیمت اور بے بہا مشاہدات، تجربات اور اسرار علوم مخفیہ کے انکشافات کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ یوں ان کی اہمیت و افادیت ہر دور میں مسلمہ رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اہل وطن کی بڑی تعداد کتابوں کی اس اہمیت سے چشم پوشی کیوں اختیار کئے ہوئے ہے؟

اس کے جوابات دانشورانِ ملت نے جو بھی دیئے ہیں وہ اس وقت ہمارا موضوع نہیں

ہمیں صرف ایک پہلو کو دیکھنا ہے یعنی کتاب کی ضخامت، نتیجتاً گراں قیمت ہونا۔

چنانچہ بعض ہوشمند دردمندانِ قوم نے اس کا حل یہ نکالا کہ ضخیم کتاب کے مطالعہ کے بعد اس کے بیش بہا جواہرات علمی کو یکجا کر کے ایک 'نازک اندام' کتاب کی صورت میں پیش کر دیا جائے۔ اس کا ایک طرف یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ایسی کتاب کا مطالعہ مختصر ترین وقت میں ممکن ہو جاتا ہے تو دوسری طرف ان بے بہا جواہرات کی افادیت و اہمیت سے آگاہ ہو کر قاری اصل کتاب جو معدن علوم ہے کے مطالعہ کی طرف راغب ہو سکتا ہے۔

الحمدللہ سعید جعفری صاحب نے کچھ اسی نوعیت کے کام کا آغاز کیا ہے اور یوں خود کو ''ہوشمندانِ قوم'' کی صف میں شامل کرنے کے لیے کامیاب جدوجہد کی ابتداء کی ہے۔ زیرِ نظر کتاب ان کی اسی قسم کی ایک قابل قدر اور مستحسن کوشش ہے جبکہ اس سے قبل بھی برادر عزیز ایسی چند کوششیں کر چکے ہیں جو ''سوچ کا سفر''۔ ''شکوہ'' اور ''سُپر نیچرل'' کے ناموں سے منظر عام پر آ چکی ہیں۔

موجودہ تحریر تصنیف سے زیادہ تالیف کہی جائے گی۔ جس کے لیے سعید صاحب نے خاصی عرق ریزی کی ہے کئی کتابوں کے مطالعہ کے بعد ان سے منتخب مگر گراں بہا جواہر پارے ماخوذ کر کے اپنی موجودہ کتاب میں حوالہ جات کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔ کتاب موضوعات کے تنوع کے اعتبار سے بھی آپ اپنی مثال ہے۔

کتاب بڑی حد تک مکتب تشیع کی ترجمان ہے۔ اس میں ایسے مسائل کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے جن سے عامتہ المسلمین نادانستگی اور حقیقت سے بےخبری کے سبب یا تاریکی میں ہیں یا اس کے برخلاف علم رکھتے ہیں چونکہ ان مسائل پر لطیف انداز میں گفتگو کرتے ہوئے مختلف معتبر کتب کے حوالہ جات کے ساتھ ارشادات سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کو بھی پیش کیا گیا ہے اس طرح حقائق کو منطقی اور اساسی طور پر قابل قبول بنایا گیا ہے یوں انکشاف حقائق کر کے ظلمت جہل کو نورِ علم سے بدل کر حق شناسی اور حق رسی کو آسان تر بنا دیا ہے۔

کتاب کے وہ ابواب جن میں معصومینؑ کے پُر از حکمت و دانش اقوال و ارشاداتِ بے مثل و بے مثال کو پیش کیا گیا ہے لائق ہزار تحسین ہیں۔ ساتھ ہی روزمرہ کے مسائل کے متعلق

تعلیمات دین وحدت اور فرمودات بنوت و امامت کو بھی کتاب کا ایک باب قرار دیکر مومنین کرام کے لیے ہی نہیں بلکہ عامتہ المسلمین کے لیے بھی کتاب کی افادیت و اہمیت کو نا قابل انکار بنا دیا ہے۔

میں نے متن کتاب کو از اول تا آخر دیکھا ہے اور پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اہل تشیع کے لیے اس کا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس میں پیش کردہ تعلیمات و ارشادات پر عمل فلاح دارین کا سبب بنے گا۔ مزید یہ کہ جویائے حق اور متلاشی حقیقت کے لیے اس کا مطالعہ وسیع النظر ہر شخص کی عرفان حق میں بھرپور رہنمائی و راہبری بھی کرے گا۔

مجھے یہ کہتے ہوئے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں کہ یہ کتاب اگر سعید جعفری کی عالمانہ کوشش نہ بھی قرار دی جائے تو بھی اسے کسی نوع سے محض طالبعلمانہ پیش کش قرار نہیں دیا جاسکتا۔

میری دعا ہے کہ ''اللہ کرے زور بیان اور زیادہ''۔ مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب'' اور شوق کتب بنی سوا تر ہو خدایا'' آمین۔

یقین ہے سعید صاحب کی یہ کتاب اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے قبولیتِ عام کا درجہ حاصل کرے گی۔ ان شاء اللہ

دسمبر ۲۰۰۵ احقر العباد

تقی ہادی نقوی

بابِ اول: آگہی

علم و دانش کی باتیں آیات قرآنی کی روشنی میں:

سورہ الِ عمران ایت ۶۱ :

''پھر جب تمھارے پاس علم (قرآن) آچکا اُس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰ کے بارے میں حجت کرے تو کہو کہ (اچھا میدان میں) آؤ، ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو لائیں تم اپنی عورتوں کو اور اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو۔ اُس کے بعد ہم سب مل کر (اللہ کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ اس آیت میں خدا انسانوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے ایک اصول دے رہا ہے یعنی اگر کسی بھی گروہ، مسلک یا فرقوں کے درمیان کسی بھی مسئلے میں کوئی اختلاف ہو تو انھیں چاہیے کہ عنوان شائستہ کے طریقے پر آپس میں کسی بھی مسئلے پر گفتگو کریں۔ مناظرہ علمی دلائل کے ساتھ کریں اور علم آنے کے بعد اپنی بات کی وضاحت کریں اور آپ کی حق بات کو اگر سامنے والا واضح دلائل کے باوجود تسلیم نہ کرے تو اس پر لعنت بھیج کر آپ علیحدہ ہو جائیں۔ بقول ذاکرین خدا نے تمام مسلمانوں کو اسلام کے سچے چہروں والی شخصیتوں سے بھی روشناس کرادیا کیونکہ جھوٹوں پر لعنت وہی بھیج سکتا ہے جو خود سچا ہو۔

لہٰذا اب اگر قرآن میں جہاں جہاں سچوں کا تذکرہ آئے اور سچوں کی پیروی کرنے کا حکم

آ ئے تو مسلمانوں کوفوراً اس آیت کی روشنی میں اُن سچے چہروں کو پہچان لینا چاہیے کیونکہ اس دن رسولؐ خدا جھوٹوں پرلعنت کرنے کے لیے اپنے ساتھ جن سچوں کو لے گئے ان میں مولا علیؑ ، بی بی فاطمہؑ ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ شامل تھے اور یہ مباہلہ شہر مدینہ میں ہی ہوا جہاں ان افراد کے علاوہ بھی رسولؐخدا سے رشتہ داری کا دعویٰ رکھنے والی شخصیات موجود تھیں جبکہ آیت کی دعوت ایک سے زیادہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے یعنی اپنی عورتوں ، اپنے بیٹوں ، اپنے نفسوں کو لانے کی دعوت دی گئی۔ لہٰذا اس آیت سے تمام مسلمانوں کو ایک پیغام مل گیا کہ اُس وقت مدینے میں موجود تمام افراد میں سے رسولؐ ان ہی کو لے گئے جو خود سچے ہوں اور جھوٹوں پر لعنت بھیج سکیں۔ سچوں کے ساتھ ہو جانے کے حوالے سے ایک اور حکم قرآن میں ملتا ہے۔ سورہ توبہ آیت۔۱۱۹:

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ‘‘ (ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

سورہ مائدہ آیت۔ ۵:

’’اور جس شخص نے ایمان سے انکار کیا تو اُس کا سب کیا (دھرا) بیکار ہو گیا اور آخرت میں بھی وہی گھاٹے میں رہے گا۔‘‘ (ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ یہ آیت بھی مسلمانوں کو غور و فکر کرنے کی دعوت دے رہی ہے کیونکہ آیت مخاطب کر کے کہہ رہی ہے کہ ایمان کا انکار کرنے کی صورت میں تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے یعنی اگر کوئی مسلمان نماز پڑھ رہا ہے، روزے رکھ رہا ہے، حج کر رہا ہے، جہاد کر رہا ہے، کوئی نیک عمل کر رہا ہے اسکے باوجود یہ تمام اعمال اس کے برباد ہو جائیں گے اگر اس نے ایمان سے انکار کیا لہٰذا اب تمام مسلمانوں کو یہ بات جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اس آیت میں آخر کس ایمان سے انکار کی بات کی جا رہی ہے لہٰذا ایک بار پھر قرآن سے مدد لیتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ آخر قرآن کس ایمان کی بات کر رہا ہے اور رسولؐ نے ایمان کا تعارف کس طرح کرایا۔

بقول ذاکرین جنگ خندق اسلامی تاریخ میں بہت اہمیت کی حامل جنگ ہے کیونکہ اسی جنگ میں عرب کا مشہور پہلوان جنگجو عمرو بن عبدود خندق عبور کر کے آیا اور مسلمانوں کو تین بار

للکار کر کے جنگ کے لیے مقابلے کی دعوت دی۔ ہر بار مولا علیؑ ہی اس سے مقابلے کے لیے اٹھے اور رسولؐ نے انھیں بٹھادیا تاکہ اگر اسلامی لشکر میں کوئی اور بھی بہادر ہے تو اسے اپنی طاقت اور بہادری دکھانے کا پورا پورا موقع مل سکے اور بعد میں کسی کو کوئی شکایت نہ ہو کہ علیؑ پہلے ہی مقابلے کے لیے چلے گئے تھے ہمیں تو موقع ہی نہیں ملا۔لیکن عمرو کے للکارنے پر کسی میں بھی اس کے مقابل جانے کی ہمت نہ ہوئی بلکہ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ یہ (عمرو بن عبدود) تو ایک ہزار افراد پر بھاری ہے۔ یہاں تک کہ خلیفہ دومؓ نے اس موقع پر رسولؐ خدا کو عمرو بن عبدود کی بہادری کا واقعہ سنایا۔اس کی للکار پر سوائے مولا علیؑ کے کوئی بھی جانے کو تیار نہ ہوا۔اس موقع پر مولا علیؑ کو رخصت کرتے ہوئے رسولؐ نے فرمایا'' آج کُلِ ایمان کُلِ کفر کے مقابلے پر جارہا ہے'' اور مولا علیؑ کے ہاتھوں عمرو بن عبدود کے قتل کے بعد واپسی پر رسولؐ خدا نے مولا علیؑ کو سینہ سے لگایا اور فرمایا'' خندق کے دن علیؑ کی ایک ضربت جن وانس کی عبادت پر بھاری ہے ۔'' لہٰذا رسولؐ نے خندق کے دن ایمان کا تعارف کرادیا۔

سورہ مائدہ آیت۔ ۵۵:

'' (اے ایمان والو!) تمھارے (مالک) سرپرست تو بس اللہ اور اُس کا رسول اور وہ مومنین ہیں جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ یہ آیت بھی مسلمانوں کو غور وفکر کرنے کی دعوت دے رہی ہے اور واضح الفاظ میں بتارہی ہے کہ تمھارے مالک یا سرپرست تو بس وہی ہیں کیونکہ ایک دن مولا علیؑ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کررہے تھے کہ اتنے میں ایک سائل صدا لگاتا ہوا داخل ہوا کہ ہے کوئی جو خدا کے نام پر زکوۃ دے میری مدد کرے جب کہیں سے اسکی صدا پر کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو وہ سائل کہنے لگا کہ اے خدا میں تیرے گھر سے خالی ہاتھ جارہا ہوں۔اتنے میں مولا علیؑ نے حالتِ رکوع میں ہی اپنے ہاتھ کی انگلی سے سائل کو اشارہ کیا تاکہ مولا علیؑ کے ہاتھ سے انگوٹھی اتار لے۔اس طرح مولا علیؑ نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی سائل کو دے دی۔ یوں یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں

نازل ہوئی۔

بقول ذاکرین اعتراض کرنے والوں کو مولا علیؑ کی شان میں یہ آیت بھی برداشت نہ ہو سکی لہٰذا ترجمہ کرنے والوں اور تفسیر لکھنے والوں نے بھی مولا علیؑ کے ساتھ انصاف نہ کرتے ہوئے آیت کو کچھ سے کچھ معانی پہنانے کی کوشش کی اور کچھ تو بغضِ علیؑ میں اس حد تک آگے بڑھے کہ کہنے لگے علیؑ کی نماز کیسی تھی کہ وہ نماز میں ہوتے ہوئے کسی اور جانب کیونکر متوجہ ہوئے گویا انکا دھیان نماز میں نہیں تھا۔ لہٰذا جب سائل کچھ نہ ملنے کی شکایت خدا کی بارگاہ میں کر رہا تھا اور علیؑ بھی اسی وقت خدا کی بارگاہ میں نماز پڑھ رہے تھے اس وقت وہ سائل اور مولا علیؑ دونوں ہی بارگاہ خدا میں تھے لہٰذا اس پر تعجب کیسا کہ علیؑ نے بارگاہ خدا میں ہی سائل کی حاجت پوری کی۔ علیؑ کے سوا کسی نے بھی حالت رکوع میں زکوۃ نہیں دی اور یہ آیت بھی سائل کو انگوٹھی دینے کے بعد نازل ہوئی۔

غدیر کا واقعہ

سورہ مائدہ آیت۔۶۷ :

"اے رسولؐ جو حکم تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچادو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو کہ) تم نے اُس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور (تم ڈرو نہیں) اللہ تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"۔ (ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ یہ آیت رسولؐ خدا کے آخری حج سے واپسی کے موقع پر میدان غدیر میں نازل ہوئی۔ اس آیت کا انداز بیان یہ بتا رہا ہے کہ ایسا کوئی پیغام ہے جو خدا پہلے ہی رسول کو اپنی امت تک پہنچانے کے لیے دے چکا ہے اور وہ پیغام ابھی تک رسولؐ نے نہیں پہنچایا۔ لہٰذا اس آیت میں واضح الفاظ میں ہے کہ اگر رسولؐ نے وہ پیغام نہیں پہنچایا تو گویا خدا کا کوئی بھی پیغام نہیں پہنچایا۔

بقول ذاکرین سب جانتے ہیں کہ رسول ﷺ نے خدا کا نماز پڑھنے کا پیغام، روزہ رکھنے کا پیغام، حج کرنے کا پیغام، جہاد کرنے کا پیغام گویا شریعت کے تمام کام اپنی امت تک

پہنچائے ہیں اسکے باوجود اس آخری پیغام کو نہ پہنچانے کی صورت میں تمام پیغامات رائیگاں جائیں گے۔ رسولؐ نے جس محنت و مشقت سے یہ تمام پیغامات پہنچائے ہیں انؐ پر پانی پھر جائے گا۔ لہٰذا مسلمانوں کو جاننا اور غور وفکر کرنا چاہیے کہ یہ آخری پیغام کونسا ہے۔ جس کے پہنچانے پر خدا نے رسول ﷺ کو اتنے سخت لب ولہجہ میں تاکید کی ہے۔

اس آیت کی تفسیر لکھنے والوں نے کہا ہے کہ حج سے واپسی پر میدان غدیر میں رسولؐ خدا نے تمام مسلمانوں کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور کہا کہ جو آگے نکل گئے ہیں اور جو پیچھے رہ گئے ہیں انھیں بھی بلاؤ۔ جب رسولؐ نے اس موقع پر خطبہ دیا تو انتہائی سخت گرمی پڑ رہی تھی کوئی سائبان تک نہیں تھا اس موقع پر رسولؐ نے ایک منبر (اسٹیج) پالان شُتر کا بنانے کا حکم دیا۔ منبر بننے کے بعد اس پر کھڑے ہوکر رسولؐ خدا نے ایک طویل خطبے کے بعد تمام مسلمانوں سے عہد لیا کہ کیا میں تمھارے نفسوں پر تم سے زیادہ حق نہیں رکھتا سب نے ہاں میں جواب دیا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔

''میں جس جس کا مولا ہوں آج سے یہ علیؑ بھی اس کا مولا ہے''

(ص 173، تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی)

اب اسلامی تاریخ لکھنے والوں نے صرف بغض علیؑ کے سبب لفظ مولا کے معنی توڑ موڑ کر کبھی کچھ لکھے اور کبھی کچھ۔ ہم تو بس اتنا کہتے ہیں کہ آپ لفظ ''مولا'' کے جو بھی معنی رسولؐ خدا کی شان میں نکالتے ہیں ان ہی معانی کا اطلاق ذات علیؑ پر بھی ہوگا۔ لہٰذا کسی نے لفظ مولا کے معانی غلام کی صورت میں نکالے تو کسی نے ''ہر مومن مرد وعورت کے دوست'' کے معانی میں لفظ مولا کی تفسیر پیش کی۔ جبکہ رسولؐ نے کہا کہ ''میں جس کا مولا''۔ تو کیا رسولؐ مومن مرد و عورت کے دوست ہوسکتے ہیں۔ جبکہ قرآن کہتا ہے کہ:

''اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسولؐ کے سامنے کسی بات میں آگے نہ بڑھ جایا کرو، تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو۔'' (سورہ حجرات آیت: ۲-۱، ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)۔

'' (اے ایمان والو!) جس طرح تم میں سے ایک دوسرے کو (نام لے کر) بلایا کرتا ہے

اُس طرح آپس میں رسولؐ کا بلانا نہ سمجھو۔" (سورہ نور آیت ۶۳، ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی) ۔تو کیا یہ معانی رسول خدا کی شان کے مطابق ہیں ہرگز نہیں۔ اس لیے ہر کسی کو لفظ "مولا" کی تشریح کرتے وقت اپنے ذہن میں ذات رسولؐ خدا کو رکھ لینا چاہیے۔

اس آیت میں خدا بزبان رسولؐ علیؑ کی مولائیت کے اعلان کے ساتھ ہی رسول ﷺ کولوگوں کے شر سے محفوظ رکھنے کی ضمانت بھی دے رہا ہے یہ آیت خود بتا رہی ہے کہ علیؑ کے مولا بننے پر رسولؐ کی امت کے بہت سے افراد خوش نہیں ہونگے اور امت میں تفرقہ ڈالتے ہوئے شر ضرور کریں گے اور رسولِؐ خدا کے بعد ایسا ہی ہوا۔ کہ جو رسولؐ خدا کی زندگی میں علیؑ کو مولا بننے کی مبارکباد دے رہے تھے رسولؐ کے بعد علیؑ کے دشمن بن گئے۔ اس پیغام کے فوراً بعد نزولِ قرآن کی آخری آیت **(سورہ مائدہ ۔۳) یعنی "آج میں نے تمھارے دین کو کامل کر دیا"** نازل ہوئی۔ لہذا اس آیت کی روشنی میں اگر کوئی مسلمان علیؑ کو اپنا مولا، اپنا آقا نہیں مانے گا تو گویا اس کا دین مکمل نہیں ہوگا۔

سورہ شوریٰ آیت۔ ۸:

"اور اگر اللہ چاہتا تو اُن سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔" (ترجمہ: مولانا سید مقبول احمد دہلوی)

☆ یہ آیت خود انسانوں کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے پیغام دے رہی ہے کہ اگر خدا چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی امت پر خلق کرتا لہٰذا خدا نے انسانوں کو عقل و شعور کی صلاحیت دیکر مختلف امتوں میں خلق کر کے انسانوں کی آزمائش کی ہے اب انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عقل و شعور کے ذریعے غور وفکر کی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے حق کی تلاش کریں حق کا راستہ پائیں تا کہ گمراہ لوگوں یا امتوں میں ان کا شمار نہ ہو۔

سورہ احزاب آیت۔ ۵۷:

"بے شک جو لوگ اللہ کو اور اُس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں اُن پر اللہ نے دنیا اور

آخرت (دونوں) میں لعنت کی ہے اور اُن کے لیے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''
(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ اس آیت میں واضح طور پر خدا نے رسول ﷺ کو اذیت دینے والے پر دنیا و آخرت میں لعنت بھیجنے کا کھلے الفاظ میں اعلان کر دیا ہے لہٰذا مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ وہ اس آیت کی روشنی میں رسول خداؐ کو اذیت دینے والے افراد پر لعنت بھیجیں اور ان افراد سے بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کریں۔ اس آیت کو مزید آسان انداز میں سمجھنے کے لیے ہمیں احادیث رسول کا سہارا لینا ہوگا۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کے فرقوں کی مشترکہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

رسول خدا نے فرمایا:'' فاطمہؑ میرے (جگر کا) ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی''، رسول کریمؐ نے فرمایا:'' جس نے علیؑ کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی:
(ص ۲۰۴، الصواعق المحرقہ)

اب ہر شخص اپنے ضمیر سے خود سوال کرے کہ آخر وہ کس سمت سفر طے کر رہا ہے۔ اگر تمام مسلمان اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر لیں خاص کر اسلامی تاریخ کا وہ حصہ ضرور پڑھیں جو رسولؐ خدا کے وصال کے بعد ہے۔ کیونکہ تاریخ کے اس حصے میں زیادہ تر مسلمان احادیث رسول ﷺ کو فراموش کر کے دنیاوی مال و متاع کے چکر میں پڑ گئے تھے جس کی خاطر ان مسلمانوں نے خاندان رسولؐ کے ساتھ کیسا بُرا برتاؤ کیا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ خاتون جنتؑ کو ان کے طرز عمل و برتاؤ سے اس قدر اذیت و تکلیف پہنچی کہ خاتون جنتؑ نے مرتے دم تک ان لوگوں سے کبھی بات نہیں کی اور ان سے ناراض رہیں۔

واقعہ نمبر ا:

عالی جناب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے جب اس واقعہ کو اپنی کتاب ازالۃ الخلفاء میں درج کیا کہ'' خلافت ابوبکرؓ کے زمانہ میں یہ ایک ایسی (باغ فدک سے متعلق) مشکل تھی جو تمام مشکلات سے بالاتر تھی کہ جس کے سبب سے جناب فاطمہ زہراؑ حضرت ابوبکرؓ سے اتنا ناراض ہوئیں کہ انھوں نے مرتے دم تک ابوبکرؓ سے کلام نہیں کیا۔
(ص ۲۲۹، حضرت فاطمہ زہراؑ کی سوانح عمری، مظفر علی خان۔ انجمن ایمانیہ۔ الہ آباد ۱۹۶۸ء)

لیکن افسوس کہ آج کے اسلامک ریسرچ اسکالر کہلانے والے لوگ بھی مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت سے حقائق چھپائے ہوئے ہیں اور عام مسلمان طبقوں کو سچ بات بتانے سے گریز کرتے ہیں انصاف کا تقاضہ تو یہ ہے کہ لوگوں کو حقیقت سے روشناس کرایا جائے تا کہ مسلم قوم کا ہر فرد حق وانصاف کا ساتھ دیتے ہوئے صراط مستقیم کا راستہ اپنائے۔

آیاتِ قرآنی اور احادیث رسولؐ پر دعوتِ غور وفکر

یہاں میں چند غور طلب باتوں کی طرف تمام مسلمانوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں تا کہ انسان ان فکر انگیز باتوں کی طرف تحقیقی نقطۂ نظر سے دیکھے اور انکی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کرے کیونکہ رسولؐ صرف کسی ایک قوم یا فرقہ کے لیے نہیں آئے بلکہ تمام انسانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ کسی نے رسولِؐ خدا سے سوال کیا کہ آپ کے بعد جو حدیثیں ہم تک پہنچیں گی تو ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ یہ آپ ہی کی حدیث ہے اس پر آپؐ نے جواب دیا کہ جو حدیث قرآن سے مطابقت رکھے وہ میری ہے گویا حدیث کے بارے میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کو دور کرنے کے لیے اُس حدیث کو قرآن سے ملا لینا چاہیے۔

اب چند حدیثیں اور انکی قرآن سے مطابقت درج ذیل ہیں

۱. **حدیثِ رسولؐ:** ترمذی وحاکم نے حضرت علیؑ کی زبانی لکھا ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ"

(ص ۱۷۴، تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی، ترجمہ: اقبال الدین احمد)

قرآن کی یہ آیت سورہ الرعد آیت۔ ۴۳:

"میرے اور تمھارے درمیان (میری رسالت کی) گواھی کے واسطے اللہ اور وہ شخص جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے کافی ہیں" (ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

اب وہ شخص کہاں سے تلاش کیا جائے جو کتاب کا علم رکھتا ہے کیونکہ یہاں پر رسولؐ کی رسالت کے لیے ایک گواہی خدا کی ہے اور دوسری علم رکھنے والے شخص کی لہٰذا یہ حدیث اس

آیت سے بہت واضح مطابقت رکھتی ہے

۲. حدیثِ رسولؐ: طبرانی نے جابر بن سمرة سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ:

''میرے بعد بارہ امیر (امام) ہونگے جو سب کے سب قریش میں سے ہونگے''

(ص ۶۳۰، صواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

قرآن کی یہ آیت سورہ بقرہ آیت ۶۰:

''جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ (اے موسیٰ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے'' (ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

آلِ عمران آیت۔ ۵۲:

''کون ایسا ہے جو خدا کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے طرفدار ہیں''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

یہاں پر قابلِ غور بات ہے کہ پتھر سے بارہ ہی چشمے کیوں نکلے اس سے زیادہ بھی نکل سکتے تھے لیکن خدا جانتا ہے کہ ایک دور ایسا بھی آئے گا جب یہ قوم رسولؐ کی حدیثوں سے انکار کرے گی تو میری آیتیں ہی حدیث کی گواہی دیں گی اسی طرح موسیٰؑ کی قوم میں بارہ قبیلے تھے۔

اب دوسری آیت میں عیسیٰؑ کے مددگار جو حواری بنے ان کی تعداد بھی بارہ ہی تھی۔ جہاں تک یہ بات رہی کہ کس فرقے میں کتنے امام ہیں تو تمام مسلمانوں کے فرقوں کی تحقیق یہی بتاتی ہے کہ صرف فقہ جعفریہ کے مسلک والوں میں ہی بارہ اماموں کا وجود پایا جاتا ہے باقی ہر فرقے کے اماموں کی تعداد مختلف ہے لہٰذا یہ بارہ ہی ہیں جن کا سلسلہ نسب رسولِ خدا سے جا ملتا ہے جو آپؐ کی اولاد سے ہیں۔ جبکہ بنو عباس کی حکومت میں اماموں کی تعداد کچھ اور ہے، بنی امیہ میں خلیفہ کی تعداد کچھ اور، اسماعیلی فرقہ میں اماموں کی تعداد کچھ اور۔ اسی طرح اگر تمام فرقوں کی تاریخ کا مطالعہ کر لیا جائے تو ہر کسی میں تعداد کا فرق نمایاں رہے گا صرف فقہ جعفریہ میں ہی اماموں کی تعداد بارہ موجود ہے۔

٣۔ حدیث رسولؐ:

''علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی''

ایک دوسری روایت کے مطابق امیر معاویہ کا بیان ہے کہ رسولِ خدا نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ الّا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ص ۱۰۶، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

آیت سورہ طہٰ آیت ۲۹،۳۰:

''اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے۔''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

سورہ فرقان آیت ۳۵:

''اُن کے ساتھ اُن کے بھائی ہارون کو (اُن کا) وزیر بنایا۔''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ رسولِ خدا کی یہ حدیث مولا علیؑ کے مقام و مرتبے کو جاننے کے لیے ایک اہم پل کا کام انجام دے رہی ہے یعنی اگر مسلمانوں کو مولا علیؑ اور رسولِ خدا کے درمیان تعلق کو سمجھنا ہے تو انھیں تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی سوانح حیات کا نہایت باریک بینی سے مطالعہ کرنا ہوگا اور اس مطالعے کے نتیجے میں وہاں جو جو نسبتیں اور تعلقات موسیٰؑ و ہارونؑ کے درمیان پائے جائیں گے ان ہی کا اطلاق رسولِ خدا اور مولا علیؑ کے درمیان نسبت پر ہوگا۔ مثلاً چند نسبتیں درج ذیل ہیں۔

i) حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا وزیر بنایا۔

اسی طرح رسولِ خدا نے دعوت ذوالعشیرہ میں مولا علیؑ کو اپنا وزیر اور اپنا خلیفہ بنانے کا اعلان کیا اگر کسی کو تحقیق کرنی ہے تو تاریخ کے اس واقعہ کا مطالعہ ضرور کرے۔

ii) جب حضرت موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا خلیفہ بنا کر کوہ طور پر گئے تو انکے پیچھے انکی قوم نے ہارونؑ کا کہا نہیں مانا یہاں تک کہ وہ حضرت ہارونؑ کی جان کے دشمن ہو کر قتل پر آمادہ ہو گئے جس پر حضرت ہارونؑ نے صبر کیا۔ اسی طرح رسولِ خدا کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس قوم

نے بھی مولا علیؑ کے ساتھ انتہائی برا سلوک کیا اور یہاں تک کہ مولا علیؑ کی جان کے دشمن ہو گئے اس موقع پر مولا علیؑ نے بھی صبر سے کام لیا۔

iii) حضرت ہارونؑ کے دو صاجزادوں کے نام شبر و شبیر تھے۔

اسی طرح مولا علیؑ کے دو صاجزادوں کے نام حسنؑ (شبر) اور حسینؑ (شبیر) تھے۔

۴. **حدیث رسولؐ:**

''اے علیؑ قیامت کے روز تو جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہے۔''

(ص429، صواعق المحر قہ، ابن حجر مکی)

سورہ طہٰ آیت۔۱۰۹:

''اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو اللہ نے اجازت دی ہو''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

اب یہاں پر اُسے تلاش کر کے لاؤ جسے خدا نے اس دن اجازت دی ہے۔

۵. **حدیث رسولؐ:**

''مَیں جس کا حاکم (مولا) ہوں، علیؑ بھی اُس کا حاکم (مولا) ہے''

سورہ مائدہ آیت۔۵۵:

'' (اے ایمان والو!) تمھارے (مالک) سرپرست تو بس اللہ اور اُس کا رسولؐ اور وہ مومنین ہیں جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ بیان کی گئی حدیث رسولؐ اللہ نے غدیر کے میدان میں مسلمانوں کے بہت بڑے اجتماع سے مخاطب ہوکر کہی مگر افسوس کہ مسلمان اس کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے اور اس خطبہ کا ذکر تک بہت سے مورخین اور مفسرین ومحدثین نے اپنی کتابوں میں کرنا مناسب نہ سمجھا لیکن اس آیت نے واضح کر دیا کہ اب اس شخص کو تلاش کر کے لاؤ جس نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی اور وہی تمھارا ولی ہے اور علیؑ کے مولا بنائے جانے کے اعلان کے موقع پر ہی قرآن کی آخری آیت اتری جس میں کہا گیا کہ '' آج ہم نے تمھارے دین کو مکمل (کامل) کر دیا'' (سورہ مائدہ،

آیت ۳) بقول ذاکرین اس اعلان سے پہلے تک دین مکمل نہیں تھا یعنی نماز آئی دین مکمل نہیں، روزہ فرض ہوا دین مکمل نہیں، زکوٰۃ فرض ہوئی دین مکمل نہیں، حج کا حکم آیا دین مکمل نہیں، جہاد فرض ہوا پر دین مکمل نہیں۔ اس آخری اعلان کے بعد ہی دین مکمل ہوا۔ تو مسلمان اس آخری اعلان میں کہی ہوئی بات کو اہمیت کیوں نہیں دے رہے۔

بابِ دوم: فضائل

ایمانِ حضرت ابوطالبؑ:

۱. حضرت ابوطالبؑ کے اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

''ہدایت کی تو نے مجھ کو اور میں نے جان لیا کہ تو سچا ہے اور امین ہے اور جانا میں نے کہ دینِ محمدی تمام دینوں میں بہتر ہے قسم ہے خدا کی نہ پہنچیں گے سب طرف تیری جب تک گاڑے نہ جائیں مٹی میں''۔ (ص ۳۰، تاریخ ابوالفداء، ترجمہ: مولوی کریم الدین حنفی)

۲. پس آپ کے ایک چچا نے (آپ کا ولی بن کر) آپ کا سیدہ خدیجہؓ سے عقد کیا۔ اس موقع پر ابوطالبؑ نے یہ خطبہ دیا تھا۔

اَلحمدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنَا مِن ذُرِّیَّةِ ابراهیم وزرعِ اسمٰعیل وضَضِیءِ معدو عُنصرِ مُضرو جَعَلَنَا حَضَنَةَ بَیتِهِ وسُوَّاسَ حَرَمِهِ وجَعَلَ لنا بیتاً مَحجُوبًاو حَرَمًا اٰمِنًا وجَعَلَنَا الحُکَّامَ عَلَی النَّاسِ. ثم اِنَّ ابنَ اخی هذا محمّدُبن عبدالله لایُوزَنُ بَرجُلٍ اِلاَّ رجَّح بِهِ شَرَفًا ونبلاً و وفضلاً و عقلاً. فاِن کان فی المالِ قلَّ فاِنَّ المالَ ظِلّ'' زائِل'' وامر'' حائِل''. ومحمّدُ' مَن عَرَفتُم قرابتَه وقد خَطَبَ خَدِیجَةَ بنتِ خُوَیلدِو بذل لها مااٰجِلُه وعاجِلُه کذا وھُوَ واللهبعدَ هذاله نَبا'' عَظِیم وخطر جَلِیل'' جَسِیم.

'' تمام محامد اس خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد، حضرت اسماعیلؑ کے چمن، معد کی نسل اور مضر کی اصل سے پیدا فرمایا۔ ہمیں اپنے گھر کا متولی اور اپنے حرم کا نگہبان مقرر فرمایا اور ہمیں ایک پردہ دار گھر اور ایک محفوظ و پُر امن حرم مقدس عطا

فرمایا اور ہمیں لوگوں کا حاکم بنایا۔ پھر اگر میرے اس بھتیجے محمدؐ بن عبداللہ کا کسی سے موازنہ کیا جائے تو وہ شرافت طبعی، نجابت خاندانی، فضیلتِ نفس اور عقل و دانش کے اعتبار سے سب پر فائق و برتر رہے گا اگرچہ وہ مال کے اعتبار سے کمتر ہے لیکن مال فنا ہو جانے والا سایہ اور ایک مٹ جانے والی چیز ہے محمدؐ نے جن کے خاندان سے آپ سب بخوبی واقف ہیں سیدہ خدیجہؓ بنتِ خویلد سے عقد کیا اور اس کے لیے اتنا اتنا مہر موجل اور معجّل ادا کیا ہے خدا کی قسم اس کے بعد محمدؐ کے لیے عظیم خوشخبری ہے اور انھیں اعلیٰ و ارفع مرتبہ اور شان و شوکت کی دولت حاصل ہوگی۔

(ص ۶۴ ۔ ۶۳، محمد رسول اللہ ﷺ، شیخ محمد رضا، ترجمہ: مولوی محمد عادل قدوسی)

☆ کتاب کے مصنف نے پہلی جگہ حضرت ابو طالبؑ کا نام لینے کے بجائے ایک چچا لکھ دیا پھر دوسرے ہی لمحے نام لکھ کر حضرت ابو طالبؑ کا خطبہ پیش کر دیا جو نکاح کے موقع پر انھوں نے دیا۔ ہر تاریخ لکھنے والے نے حضرت ابو طالبؑ کے معاملے میں انصاف سے کبھی بھی کام نہیں لیا اور اپنی تمام کوششیں حضرت ابو طالبؑ کو مشرک یا کافر بنانے میں صرف کر دیں۔ تمام مسلمانوں کو مندرجہ بالا خطبے کے الفاظ سے کیا یہ اندازہ لگانا مشکل ہوگا کہ جو شخص خطبے میں خدا کی حمد و ثناء اور حضرت ابراہیمؑ و آلِ ابراہیمؑ کی بڑائی بیان کر رہا ہو تو کیا اس کے ایمان پر اب بھی شک کیا جائے گا۔ لہٰذا یہ اس بات کا مسلّم ثبوت ہے کہ حضرت ابو طالبؑ دینِ ابراہیمی پر تھے۔

سورہ ضحیٰ آیت۔ ۶: کیا اُس نے تمہیں یتیم پا کر پناہ نہ دی۔

یہ آیت خود اس بات کی دلیل ہے کہ خدا نے حضرت ابو طالب کی پناہ کو اپنی پناہ کہا۔

عرفان حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ

حضرت علیؑ کی شخصیت پر کچھ لکھنے سے پہلے اس نام علیؑ کی ایک خاص بات ہدیہ کرتا ہوں کہ عام طور پر جب لوگ آپس میں نام بگاڑ کر پکارتے ہیں جیسے کہ رشید کو رشید وشید، احسن وحسن، قمر ومر ..... اسی طرح اگر آپ لوگ مولا علیؑ کے نام کو بگاڑ کر بولیں تو اس طرح ہوگا علی

ولی، گویا نامِ علیؑ کو بگاڑنے پر بھی ولی بن جاتا ہے۔

ا۔ ''کون شخص تم میں سے اس امر کا اقتداء کر کے میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ بننا چاہتا ہے'' اس وقت سب موجود تھے اور حضرت پر ایک ہجوم تھا اور حضرت علیؑ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ میں آپؐ کے دشمنوں کے نیزہ مارونگا اور آنکھیں انکی پھوڑونگا اور پیٹ چیروں گا اور ٹانگیں کاٹوں گا اور آپؐ کا وزیر ہونگا۔ حضرتؐ نے اس وقت حضرت علیؑ کی گردن پر ہاتھ مبارک رکھ کر ارشاد کیا کہ ''یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تمھارے درمیان۔ اس کی سنو اور اطاعت قبول کرو۔'' (ص ۲۴، تاریخ ابوالفداء، ترجمہ مولوی کریم الدین حنفی)

آپ تمام لڑائیوں میں رسولؐ اللہ کے ساتھ رہے البتہ جنگ تبوک میں اس لیے شریک نہ ہوسکے کہ اس زمانہ میں رسولؐ اللہ نے مدینہ میں اپنے خلیفہ کی حیثیت سے روک دیا تھا۔

(ص ۱۷۱، تاریخ خلفاء، جلال الدین سیوطی، ترجمہ اقبال الدین احمد)

سورہ الاعراف آیت ۱۴۲:

''موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے جانشین رہو اور (انکی) اصلاح کرنا اور فساد کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا''۔

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ مذکورہ بالا بیان کی گئی حدیث اور دی گئی آیت میں اس قدر مطابقت ہے کہ کوئی بھی اس حدیث کی صحت و اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا۔

۲. ابن السماک نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے آپ سے کہا کہ میں نے رسول کریمؐ کو فرماتے سُنا ہے کہ کوئی شخص پلِ صراط سے گزر نہیں سکے گا سوائے اسکے کہ حضرت علیؑ نے اس کے لیے گزرنے کا پروانہ لکھا ہو۔

(ص ۴۲۹، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

سورہ طہٰ آیت ۱۰۹:

''اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو اللہ نے اجازت دی ہو''۔

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے کہ تمام مسلمانوں کو چاہے وہ کسی بھی منصب وعہدے پر دنیاوی زندگی میں فائز رہے ہوں آخرت میں پل صراط پر سے گزرنے کے لیے علیؑ سے اجازت کی ضرورت ہوگی لہٰذا اب وہ مسلمان جنھوں نے رسولؐ خدا کے بعد حضرت علیؑ سے انتہائی بُرا سلوک روا رکھا کس امید سے مولا علیؑ کے سامنے اجازت کے طالب ہونگے۔ یہ حدیثیں رسولؐ کے وصی، جانشین اور خلیفہ ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔

۳. حضرت علیؑ وہ شخص ہیں جن کو رسولؐ نے اپنے بعد امام نامزد کیا تھا اور وہ بر بنائے نص امام تھے۔ (ص ۲۱۲، خلافت وملوکیت، مولانا مودودی)

۴. حضرت ابوبکرؓ اکثر حضرت علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھتے۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے رسول کریمؐ کو فرماتے سُنا ہے کہ علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ (ص ۵۹۴، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

۵. دارقطنی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''یہ (علی) تیرا آقا اور ہر مومن کا آقا ہے اور جس کا یہ آقا نہیں وہ مومن نہیں۔'' (ص ۶۰۰، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی)

۶. امیر معاویہ کا بیان ہے کہ رسولِؐ خدا نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ الّا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ص ۶۰۱، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

سورہ طٰہٰ آیت ۲۹،۳۰:

''اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنادے۔''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

سورہ فرقان آیت ۳۵:

''اُن کے ساتھ اُن کے بھائی ہارون کو (اُن کا) وزیر بنایا۔''

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

☆ اس حدیث کو اگر کوئی مسلمان سمجھنا چاہتا ہے تو اسے حضرت موسیٰؑ وحضرت ہارونؑ کی سوانح حیات کا مطالعہ کرنا ہوگا اور جو جو رشتوں کا احترام اور احکامات قوم موسیٰؑ پر حضرت ہارونؑ کے

واسطے نازل ہوئے ان ہی کا اطلاق رسولؐ خدا اور مولا علیؑ کے درمیان موجود نسبت پر بھی ہوگا۔ جس طرح موسیٰؑ کے وصی ہارونؑ کو قوم موسیٰؑ سے اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی طرح وصی رسولؐ علیؑ کو بھی اس امت سے اذیتیں پہنچیں۔ حضرت موسیٰؑ نے جس قدر فضیلتیں حضرت ہارونؑ کے بارے میں اپنی قوم کے سامنے بیان کیں اسی طرح رسولِ خدا نے بھی حضرت علیؑ کی فضیلتیں اپنی امت کے سامنے بیان کیں۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ نے ہارونؑ کو اپنا جانشین بنایا اسی طرح رسولؐ خدا نے بھی کیا حضرت علیؑ کی جانشینی کئی مواقع پر بیان کی۔ ویسے بھی تمام شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لیے مذکورہ بالا حدیث سند کا درجہ رکھتی ہے۔

۷. تم لوگوں میں میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگا نجات پائے گا اور جو پیچھے رہے گا غرق ہو جائیگا۔

(ص ۶۲۲، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

۸. آپ کے فضائل مشہور اور اس قدر کثیر تعداد میں ہیں کہ احمد نے کہا ہے کہ حضرت علیؑ کے برابر کسی آدمی کے فضائل نہیں۔

(ص ۴۱۳، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

۹. احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حبشی بن خبادہ (جنادہ) سے بیان کیا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ "علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری ادائیگی میں کرسکتا ہوں یا علیؑ"

(ص ۴۱۷، الصواعق المحرقہ)

۱۰. ترمذی نے حضرت ابن عمر سے بیان کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا "تُو میرا دنیا اور آخرت میں بھائی ہے"

(ص ۴۱۷، الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

۱۱. رسول کریمؐ نے فرمایا جس نے علیؑ کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔

(ص ۴۲۰، الصواعق المحرقہ)

☆ اب اس حدیث کی روشنی میں مسلمان ذرا غور وفکر کریں اور تاریخ میں جھانک کر دیکھیں

کہ رسولؐ کے بعد ان کی امت نے حضرت علیؑ کے ساتھ کیا کیا ظلم وزیادتیاں کیں کیونکہ اگر میں کچھ عرض کروں تو شاید میری بات لوگوں کی ایک کثیر تعداد قبول نہ کرے۔

۱۲. طبرانی نے حضرت ام سلمہؓ سے بسند حسن بیان کیا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔ (ص ۴۲۰، الصواعق المحرقہ)

☆ اس حدیث کی روشنی میں تمام مسلمانوں کو اپنے اپنے دلوں سے گواہی لینی ہوگی کہ وہ مولا علیؑ سے محبت رکھتے ہیں یا بغض جس پر ان کے سارے اعمال کا دارومدار ہے۔

۱۳. ابن النجار نے حضرت عباسؓ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ صدیق تین ہیں حزقیل مومن آل فرعون، حبیب النجار (صاحب یٰسین) اور علیؑ بن ابی طالب۔

(ص ۴۲۴، الصواعق المحرقہ)

۱۴. ترمذی اور حاکم نے بیان کیا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے حضرت علیؑ، حضرت ابوذرؓ اور حضرت سلمانؓ کی۔ (ص ۴۲۶، الصواعق المحرقہ)

۱۵. ابن سعد نے حضرت ابوہریرہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ علیؑ ہم میں سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔ (ص ۴۳۱، الصواعق المحرقہ)

۱۶. ایک روایت میں ہے کہ رسول کریمؐ نے حضرت علیؑ کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے بلند کر کے فرمایا "یہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔" (ص ۴۲۸، الصواعق المحرقہ)

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے رسول اکرم نے فرمایا علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ اور یہ دونوں اکٹھا رہیں گے تا آنکہ مجھ سے حوض کوثر پر ملیں گے۔

(ص ۱۷۶، تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی، ترجمہ: اقبال الدین احمد)

۱۷. حضرت البراء سے خطیب نے اور دیلمی نے حضرت ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ علیؑ کا مقام مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میرے بدن سے سر کا۔

(ص ۴۲۵، الصواعق المحرقہ)

☆ اس حدیث میں علیؑ کو رسولؐ نے اپنا سر کہا ہے اور جسم کا وہ حصہ سر ہی ہے جس میں حواس اربعہ (چار) پائے جاتے ہیں اور انسانی سر ہی ہدایت کا سرچشمہ ہے یعنی انسان دیکھنے کا کام، سننے کا کام، بولنے کا کام، کسی بات کو سوچنے سمجھنے کا کام یہیں سے لیتا ہے۔ بقول ذاکرین اگر علیؑ نے کچھ دیکھا تو رسولؐ نے دیکھا، علیؑ نے کچھ بولا تو رسولؐ نے بولا، علیؑ نے کچھ سنا تو رسولؐ نے سنا اور اگر علیؑ نے کچھ سوچا تو سمجھو کہ رسولؐ نے سوچا۔ کاش کہ مسلمان اس حدیث کی گہرائی کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور اس حدیث پر سرسری نظر ڈال کر نہ گزر جاتے تو آج مسلمان متحد و مضبوط ہوتے۔ کیونکہ رسولؐ کی ہر بات میں حکمت و دانش کے موتی ہوتے ہیں جو صرف حقیقت شناس انسان ہی پا سکتا ہے۔

۱۸. احمد اور حاکم نے بیان کیا ہے اور ام سلمہؓ سے صحیح قرار دیا ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ کو فرماتے سُنا کہ "جس نے علیؑ کو بُرا کہا اس نے مجھے بُرا کہا"

(ص ۴۲۱، الصواعق المحرقہ)

☆ اب ذرا مسلمان ایک بار پھر تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھیں تو انھیں بنوامیہ کے دور حکومت میں رسولؐ کی حدیث کی مخالفت میں وہ تمام اعمال، حرکات و واقعات نظر آئیں گے۔ بنوامیہ کی حکومت نے منبروں و مساجد سے حضرت علیؑ کو بُرا بھلا کہنا اور ان کی کردار کشی کو اپنا جز ایمان بنالیا تھا۔

۱۹. امام شافعیؒ فرماتے ہیں اے رسولؐ اللہ کے اہلبیت تمھاری محبت اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن میں فرض قرار دی گئی ہے تمھارے عظیم القدر ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر صلوٰۃ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔ (ص ۵۰۱، الصواعق المحرقہ)

☆ امام شافعیؒ کے اس بیان کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمام مسلمان جو پانچ وقت کی نماز پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں جب ان کی نماز اہل بیت رسولؐ پر صلوٰۃ کے بغیر قبول نہیں ہو سکتی اگر ان سے منسلک رہ کر غیروں کو چھوڑ دیا جائے تو یہی در ان لوگوں کو شفاعت کی منزلوں تک لے کر جائے گا۔

۲۰. سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے علیؑ کو تکلیف دی تو گویا اس

نے مجھے تکلیف دی۔ حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے علیؑ سے محبت کی تو گویا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور اس کے برعکس جس نے علیؑ سے عداوت رکھی تو گویا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے بغض وحسد و دشمنی رکھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی ٹھان لی، نیز ام سلمہؓ کا بیان ہے میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے خود سنا ہے جس نے علیؑ کو گالیاں دیں تو گویا اس نے مجھے گالیاں دیں۔

(ص ۱۷۶، تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی، ترجمہ: اقبال الدین احمد)

۲۱. بخاری نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ دنیا میں میری خوشبو ہیں۔ (ص ۴۶۳، الصواعق المحرقہ)

۲۲. ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے تطہیر اُ کے بعد فرمایا جو ان سے جنگ کریگا میں ان سے جنگ کرونگا اور جو ان سے صلح کریگا میں ان سے صلح کرونگا اور جو ان سے دشمنی کریگا میں ان کا دشمن ہوں گا۔ (ص ۴۸۶، الصواعق المحرقہ)

☆ اگر تمام مسلمان اس حدیث کو روح کی گہرائیوں سے محسوس کرتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کریں تو تاریخ پر پڑی ہوئی گرد صاف ہوجائے گی اب مسلمانوں کو تاریخ میں جھانک کر دیکھنا ہوگا کہ کن کن لوگوں نے رسول کے بعد حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ سے دشمنی کی اور جنگ کی۔

۲۳. حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کے دسترخوان پر ایک پرندہ پکا ہوا تھا آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ساری مخلوق میں جو تجھے سب سے زیادہ پیارا ہو اسے میرے پاس بھیج دے تا کہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھالے۔ آخر آپ ﷺ کے پاس حضرت علیؑ آئے اور دونوں نے مل کر پرندہ کھایا۔ (ص ۱۷۲، تقویۃ الایمان، مولانا اسماعیل شہید دہلوی)

☆ رسولؐ نے اس واقعہ کے ذریعے ساری دنیا کو خدا کا محبوب ترین بندہ دکھا دیا لیکن افسوس پھر بھی لوگ آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔

۲۴. دارقطنی نے ''الافراد'' میں حضرت ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ گناہوں کے بخشنے کا دروازہ ہے جو اس دروازے سے داخل ہوگا وہ مومن ہوگا اور

جو اس سے نکل جائے گا وہ کافر ہوگا۔ (ص ۴۲۵، صواعق المحرقہ، ابن حجر مکی)

☆ اس حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کو اپنے آپ سے سوال کرنا ہوگا کہ کیا وہ اس دروازے سے گزرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

امام حسینؑ اور اشک رواں

کیا صرف مسلمان کے پیارے ہیں حسینؑ
چرخِ نوع بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

(جوشؔ)

جب جب جس جس زمانے میں حسینؑ ابن علیؑ پر لکھنے والے اظہارِ خیال کے لیے قلم اٹھائیں گے تو ہر بار ایک نیاء نقطۂ نظر، ایک نیا سوچ کا زاویہ، ایک نیا دریچہ، ایک نیا پہلو امام حسینؑ کی شخصیت کا ان لکھنے والوں پر ظاہر ہوگا۔ امام کی شخصیت کے ہر پہلو پر اظہارِ خیال کرنے کے بعد بھی تشنگی قائم رہے گی اور یہی محسوس ہوگا کہ ابھی کچھ ایسا باقی رہ گیا ہے جو نہیں لکھا گیا۔ اس کمی اور تشنگی کو ہر لکھنے والا ہمیشہ محسوس کرتا رہے گا۔ ہر سوچ، ہر آنکھ اور ہر قلم جب جب سوچ کے سمندر میں غرق ہو کر بصیرت سے دیکھ کر قلم کی نوک سے خونِ جگر کے قطروں میں ڈوبی ہوئی تحریر قرطاس پر منتقل کرتے رہیں گے۔ ہر سماعت، ہر بصیرت، ہر احساس اپنے اندر اشکوں کے سمندر میں ڈوبتے ابھرتے رہیں گے۔ دنیا میں اگر سب سے زیادہ کسی موضوع پر لکھا گیا اور لکھا جاتا رہے گا تو وہ واقعہ کربلا ہی ہے اور سب سے زیادہ جس کے نام پر اشک بہائے گئے ہیں اور بہائے جاتے رہیں گے وہ مظلومِ کربلا امام حسینؑ اور انکے رفقائے کار ہیں اور یہ بات کسی

معجزے سے کم نہیں۔

جس طرح میر انیسؔ نے امام حسینؑ کے سفر سے شہادت تک کی داستان الفاظ کے حسین امتزاج کی صورت میں مرثیہ گوئی کے پیرائے میں بیان کی ہے وہ اب کسی کے بس کی بات نظر نہیں آتی۔ تمام مسلمان اس بات سے متفق ہیں کہ امام حسینؑ نواسہء رسولؐ جگر گوشہء بتولؑ اور جوانانِ جنت کے سردار ہیں تو ان کی خوشی میں خوش ہونا اور انکے غم میں برابر کا شریک ہونا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ قرآن پاک کی رو سے رسولؐ کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتا اور جو کرتا ہے وہ حکم الٰہی ہوتا ہے حدیثوں میں کئی جگہ امام حسینؑ سے رسولؐ خدا کی لازوال محبت کے واقعات درج ہیں۔

سورہ دہر ۷۔۸:

''یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے جسکی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں اور اس کی محبت میں مسکین (محتاج) اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں''۔

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حسنینؑ بیماری سے صحت یاب ہوئے تو انکی نذریں پوری کرنے کے لیے تمام گھر کے افراد نے تین دن روزے رکھے اور ہر روز افطار کے وقت کوئی نہ کوئی سائل آتا اور کھانے کو مانگتا اور تمام لوگ اپنے اپنے سامنے رکھا ہوا کھانا سائل کو دے دیتے اس طرح تین روز تک ہوا۔ اس کے بعد رسولؐ خدا حضرت علیؑ کے ساتھ گھر تشریف لائے اور گھر کے افراد کی بھوک سے حالت دیکھ کر پُر ملال ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اس طرح لوگوں کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی محبت کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں جس کا عملی مظاہرہ امام حسینؑ نے کربلا کے میدان میں گھر بار لٹا کر دکھایا۔

سورہ شوریٰ۔ آیت ۲۳:

''(اے رسولؐ!) تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابتداروں (اہل بیتؑ) کی مودّۃ (یعنی محبت) کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا''۔

(ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

قرآن پاک کی اس آیت میں خدا خود حکم دے رہا ہے رسولؐ کو کہ وہ دنیا والوں پر اپنے قرابتداروں سے محبت و اہمیت کو واضح کردیں لہٰذا اگر مسلمانوں کو رسولؐ کی تبلیغ رسالت کا صلہ ادا کرنا ہے تو ان سب پر آل محمدؐ سے محبت کرنا واجب ہے اگر کسی نے بھی اس محبت میں کوتاہی کی تو گویا اس نے تبلیغ رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ لہٰذا جس سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اُس کی خوشی میں خوش ہونا اور اس کے غم میں برابر کا شریک ہونا ہی محبت کا حق ادا کرنا ہے صرف زبانی کلامی کہہ دینے سے کہ ہم بھی آپ کو مانتے ہیں حق ادا نہیں ہوتا جب تک عملی طور پر اس میں شریک نہ ہوں۔

عام طور پر رسولؐ سے محبت کا دعویٰ کرنے والے یہی کہتے ہیں کہ جو کچھ رسولؐ نے کیا اس پر عمل کرنا ہی سنت رسولؐ ہے جو تمام مسلمانوں پر فرض ہے جبکہ رسولؐ نے اپنی حیات میں ہی مسلمانوں کو بتادیا کہ مصائب حسینؑ بیان کرنا اور ان پر رونا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱. یہ روایت حضرت ام سلمہؓ سے یوں بیان کی جاتی ہے۔ ترمذی نے سلمیٰ کی زبانی لکھا ہے میں ایک دن حضرت ام سلمہؓ کے پاس گیا وہ رورہی تھیں میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا رات میں نے رسولؐ اللہ کو اس طرح دیکھا گویا انکا سر اور داڑھی گرد آلود ہے میں نے پوچھا یا رسولؐ اللہ کیا بات ہے؟ ارشاد فرمایا میں نے ابھی حسینؑ کو شہید ہوتے دیکھا ہے۔

(ص ۲۰۹، تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی، ترجمہ: اقبال الدین احمد)

۲. ترمذی نے ام سلمہؓ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت بنی کریمؐ کو روتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی آپ نے حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ابھی حسینؑ کو قتل کیا گیا ہے۔

(ص ۶۴۲، صواعق المحر قہ، ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

۳. ابونعیم نے دلائل میں حضرت ام سلمہؓ کی زبانی لکھا ہے میں نے حسینؑ پر جنات کو روتے اور نوحہ کرتے سنا ہے۔

(ص ۲۰۹، تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی، ترجمہ: اقبال الدین احمد)

۴. ابن سعد نے شعبی سے بیان کیا ہے کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے حضرت علیؑ کربلا سے

گزرے۔ یہ فرات کے کنارے نینویٰ بستی کے بالمقابل ہے آپ نے وہاں کھڑے ہوکر اس زمین کا نام پوچھا آپ کو بتایا گیا کہ اسے کربلا کہتے ہیں تو آپ رو پڑے یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی پھر فرمایا میں رسول کریمؐ کے پاس گیا تو آپ رو رہے تھے میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے گریہ کناں ہیں؟ فرمایا: ابھی جبرئیلؑ نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؑ فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہوگا جسے کربلا کہا جاتا ہے پھر جبرئیلؑ نے ایک مٹھی میں مٹی پکڑ کر مجھے سونگھائی تو میں اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکا۔

(ص ۱۴۱ ۶، صواعق المحرقہ، ابن حجر مکی ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری)

ان احادیث کی روشنی میں تمام مسلمانوں کو اپنے اپنے ضمیر سے یہ سوال ضرور کرنا چاہیے کہ کیا آج وہ حضور اکرمؐ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے غم حسینؑ کو ہر سال عقیدت واحترام سے مناتے ہوئے شریک ہوتے ہیں یا نہیں۔ کیا غم حسینؑ میں اپنی آنکھوں سے دو اشک بہانے کی فرصت رکھتے ہیں یا نہیں۔ کیا وہ تبلیغ رسالت کا حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ کیا وہ خاتون جنت کے لخت جگر مظلوم کربلا امام حسینؑ پر گزرے گئے مصائب بیان کرنے کے لیے اپنے اپنے گھروں میں فرش عزاء بچھا کر امام مظلوم کے مصائب بیان کر کے حضرت بی بی فاطمہؑ کو شہادت حسینؑ کا پرسہ دیتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ دعویٰ عشق رسولؐ کرنا تو بہت آسان ہے پر عملی طور پر کوئی بھی آلِ رسولؐ کے مصائب پر دو آنسو بہاتا ہوا نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ تو وہ ذکر ہے جو فرش سے عرش تک ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ کیونکہ مصائب حسینی کا ذکر خود حضرت جبرئیلؑ نے حکم خدا سے رسولؐ خدا کے سامنے پیش کیا اور اس پہلی مجلس حسینی کے ذاکر خود جبرئیلؑ ہیں اور سننے والے رسولؐ خدا ہیں۔ امام حسینؑ کے مصائب کے ذکر پر رسولؐ خدا کی آنکھوں سے اشک رواں ہوئے۔ اور پھر رسولؐ خدا نے مصائب حسینی اہل خانہ کے سامنے بیان کیے جس پر اہل خانہ نے آنسو بہائے اور رسولؐ خدا اس میں شریک رہے۔

بابِ سوم: مسائل متفرقہ

عاشورہ محرم کے دن روزہ ترک کرنے کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ زمانہء جاہلیت میں قریش عاشورہ محرم کے دن روزہ رکھتے تھے اور نبی بھی ایسا ہی کرتے تھے حتیٰ کہ مدینے تشریف لانے کے بعد بھی اسی پر عمل فرماتے اور دوسروں کو حکم دیتے رہے کہ عاشورہ محرم کو روزہ رکھیں مگر جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرتؐ نے عاشورہ محرم کا روزہ ترک کر دیا اور فرمایا اب جس کا جی چاہے اس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔
(ص ۸۵۵، صحیح بخاری جلد اول، ص ۱۰۳، تاریخ احمدی)

☆ مذکورہ بالا حدیث میں آخری جملہ غور وفکر کی دعوت دے رہا ہے کہ رسولؐ خدا نے تو مذکورہ حدیث کے مطابق عاشورہ کا روزہ رکھنا ترک کر دیا اور مسلمانوں کو ان کے دل کے حال پر چھوڑ کر ان کا امتحان لے لیا کیونکہ سنت رسولؐ کو چھوڑ کر کوئی کیونکر عاشورہ کا روزہ رکھے گا۔ جبکہ اس حدیث میں رسولؐ نے عاشورہ کا روزہ ترک کر کے اپنی سنت کو ظاہر کر دیا لہٰذا رسولؐ کی سنت کو چھوڑ کر اپنے جی کی بات سننا مسلمان کو زیب نہیں دیتا اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ رسولؐ جو بھی عمل کرتا ہے وہ وحیِ الٰہی ہوتا ہے اور مسلمانوں کے لیے سنتِ رسولؐ کا مقام رکھتا ہے۔ لہٰذا یہ بات اس حدیث سے بہت واضح ہے کہ رسول ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا جائے کیونکہ سنتِ رسولؐ کے مطابق عاشورہ کے دن کا روزہ منسوخ ہو گیا ہے۔

دو نمازوں کو یکے بعد دیگرے پڑھنے کی چند روایات:

ا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں نمازوں کے متعلق ابو موسیٰ اشعری کو جو تحریر بھیجی اس کو بھی امام مالک نے بایں الفاظ نقل کیا ہے دو نمازوں کو جمع کرنے کی نسبت تمام ممالک مفتوحہ میں تحریری اطلاع بھیجی کہ جائز ہے۔ (ص ۲۶۹، الفاروق)

۲۔ عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ پڑھیں ہمارے ساتھ رسول ﷺ نے ظہر اور عصر ایک ساتھ (یعنی جمع کیا اُن کو) اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ (یعنی جمع کیا اُن کو) بغیر خوف اور بغیر سفر کے۔ (ص ۱۱۹، موطا امام مالک، ترجمہ: علامہ وحید الزماں)

خدا کی بارگاہ تک وسیلہ کی اہمیت، چند روایات:

سورہ مائدہ ۳۴:

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے حضور میں مقررہ وسیلہ بہم پہنچاؤ۔''

(ترجمہ: مولانا حکیم سید مقبول احمد دہلوی)

ا۔ بخاری نے بیان کیا ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کے ذریعہ بارش طلب کیا کرتے اور فرماتے کہ'' اے اللہ جب ہم قحط کا شکار ہوتے تو ہم تیرے نبیؐ کو تیرے حضور وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تُو ہم پر بارش نازل فرما کر ہمیں سیراب کر دیا کرتا تھا اب ہم اپنے نبیؐ کے چچا کو تیرے حضور وسیلہ بناتے ہیں پس تو ہمیں سیراب کر دے'' اور وہ بارش سے سیراب ہو جاتے۔ (ص ۵۹۵، الصواعق المحرقہ)

۲۔ حاکم نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کے ذریعہ بارش طلب کی تو خطبہ میں فرمایا اے لوگو! رسول اکرمؐ حضرت عباسؓ کی وہی پاسداری کرتے تھے جو ایک بیٹا باپ کے لیے کرتا ہے آپ انکی تعظیم کرتے، بڑا بناتے۔ انکی قسم کو پورا کرتے۔ اے لوگوں آپ کے چچا عباسؓ کے بارے میں رسول کریمؐ کی اقتداء کرو اور جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے اس میں آپ کو اللہ کے حضور وسیلہ بناؤ۔ (ص ۵۹۶، الصواعق المحرقہ)

۳۔ ابن عبدالبر نے بڑے بڑے لوگوں سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے حضرت

عباسؓ کو بارش کے لیے وسیلہ بنایا تو فرمایا: اے اللہ ہم تیرے نبیؐ کے چچا کے ذریعہ تیرا قرب چاہتے ہیں اور اسکے ذریعہ شفاعت طلب کرتے ہیں۔ (ص ۵۹۷، الصواعق المحرقہ)

☆ اوپر بیان کی گئی آیت کھلے الفاظ میں مسلمانوں کو خدا تک پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ خدا تک وسیلہ وہی چیز قرار پاسکتی ہے جو خدا کے بہت زیادہ نزدیک و محبوب ہو۔ اسکی مثال ہماری دنیاوی زندگی میں بہت عام ہے کہ جس طرح ہم کسی اعلیٰ افسر تک رسائی حاصل کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی ذریعہ تلاش کرتے ہیں تا کہ اس تک پہنچ سکیں۔ اگر انسان ذرا سا اپنے اردگرد کے ماحول اور خود اپنی ذات پر غور وفکر کرے تو اسے ہر جگہ وسیلے کی ہی احسان مندیاں نظر آئیں گی۔ زندگی کا ہر لمحہ کسی نہ کسی وسیلے کا محتاج نظر آئے گا۔ یعنی کسی شے کو دیکھنے کے لیے آنکھ کے وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے، سننے کے لیے کان کے وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے باتوں کو سمجھنے کے لیے عقل کے وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی مختصر سی زندگی بغیر وسیلوں کے نہیں گزار سکتا تو پھر آخرت میں کامیابی کے لیے بھی اسے کسی نہ کسی وسیلے کی تلاش پہلے سے ضرور کر رکھنی چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں کہنا پڑے کہ میں اپنی ساری زندگی میں وسیلے کا مطلب ہی نہیں سمجھ سکا جبکہ ساری زندگی ہی وسیلوں کے سہارے گزار دی۔

لفظ شیعہ کب سے ہے؟:

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شیعہ لفظ یا گروہ، فرقہ کا تصور امیر معاویہ کے دور میں قائم ہوا۔ کچھ کا خیال ہے کہ حضرت علیؑ کے دورِ خلافت میں قائم ہوا اور کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ یہ شیعہ گروہ یا فرقہ رسولؐ کی وفات کے بعد خلافت کے جھگڑے کے سبب بنا۔ جبکہ کتب اہل سنت میں بیان کی گئی حدیثوں سے واضح ہے کہ شیعہ کوئی نیا لفظ، گروہ یا فرقہ نہیں تھا اس سلسلے میں چند حدیثیں حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ احمد نے المناقب میں بیان کیا ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تو اُس بات سے راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں داخل ہو اور حسنؑ اور حسینؑ اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے پیچھے ہوں اور ہماری بیویاں، ہماری اولاد کے پیچھے ہوں اور ہمارے شیعہ ہمارے

دائیں بائیں ہوں۔ (ص ۵۴۱، الصواعق المحرقہ)

۲. دار قطنی کہتے ہیں ہمارے ہاں یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہے پھر انھوں نے حضرت ام سلمہؓ سے بیان کیا ہے کہ میری باری تھی اور حضورؐ میرے ہاں تشریف فرما تھے حضرت فاطمہؑ آپ کے پاس آئیں انکے پیچھے حضرت علیؑ بھی تھے تو حضورؐ نے فرمایا" اے علی تو، تیرے اصحاب اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے۔" (ص ۵۴۳، الصواعق المحرقہ)

رسولؐ کے اہل بیت کون؟:

حقائق واضح ہونے کے باوجود لوگ سوال کرتے ہیں کہ رسولؐ کے اہلبیت میں کون کون لوگ شامل ہیں اور کچھ لوگ ازدواج رسولؐ کو بھی اہل بیت کے معانی میں لیتے ہیں جب رسولؐ نے اپنی چادر کے اندر علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ کو لیا تو اہل بیت کی شان میں خدا نے آیت تطہیر میں فرمایا "اے (پیغمبر کے) اہلِ بیت! اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے۔"

(سورہ احزاب آیت۔ ۳۳، ترجمہ: مولانا حافظ فرمان علی)

اب ایک روایت جس سے ازدواج اور اہلبیت میں فرق واضح ہوگا یہ ہے۔

۱. مسلم نے زیدؓ بن ارقم سے بیان کیا ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کی بیویاں بھی آپکے اہل بیت میں ہیں؟ فرمایا: آپکی بیویاں اہلبیت میں شامل ہیں لیکن آپکے اہلبیت وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ حرام قرار دیا ہے بس آپ نے اشارہ کیا کہ آپ کی بیویاں آپ کے اس سکونتی گھر کے اہل میں سے ہیں جس کے رہنے والے کرامات وخصوصیات سے ممتاز ہیں نہ کہ آپکے نسبتی اہلبیت، وہ تو صرف وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا ہے

(ص ۴۸۹، الصواعق المحرقہ)

۲. حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ جب سورہ آلِ عمران آیت۔۶۱ "۔ ندعُ ابنآءَنا وَابنآءَکُم الخ" اتری تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلا کر فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (ص ۱۹۰، تقویۃ الایمان تذکیر الاخوان، مولانا اسماعیل شہید دہلوی)

باب چہارم: ارشاداتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

علم کیا ہے ؟ :

حضرت علیؑ نے علم کے بارے میں کہا کہ "علم تین بالشت (وہ لمبائی جو انگلیاں پوری پھیلانے پر انگوٹھے اور چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کی نوکوں کے درمیان ہوتی ہے) ہے پس جو پہلی بالشت تک پہنچا متکبر ہو گیا اور دعویٰ کرنے لگا اور جو دوسری بالشت تک پہنچا متواضع ہو گیا اور اپنے کو ذلیل سمجھنے لگا اور جو تیسری بالشت تک پہنچا فقر اختیار کیا اور فنا ہو گیا اور اس کو اس بات کا علم ہوا کہ وہ کچھ نہیں جانتا"۔

امام جعفر صادقؑ نے علم کے بارے میں کہا کہ "ہر چیز جو آدمی کو کچھ سکھائے علم ہے" اور اسی طرح ایک اور جگہ کہا کہ "یتیم وہ نہیں جس کا باپ نہ ہو بلکہ یتیم وہ ہے جو علم وادب سے بے بہرہ ہو"۔ ایک اور مقام پر علم اور فلسفہ کی تعریف یوں کی "علم کسی حتمی نتیجے تک پہنچتا ہے اگر چہ وہ نتیجہ بہت ہی مختصر اور محدود ہی کیوں نہ ہو لیکن فلسفہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچتا"

زندگی کا دارومدار:

حضرت علیؑ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے زندگی کے بارے میں فرمایا کہ انسان کی زندگی کا دارومدار سات چیزوں پر ہے اور ان ہی سات چیزوں پر لذت کا خاتمہ ہے (۱) کھانے کی چیزیں (۲) مشروبات (۳) لباس (۴) لذتِ نکاح (۵) سواری (۶) سونگھنے کی چیزیں (۷) سننے کی چیزیں۔

اے جابر اب ذرا ان کی حقیقت پر غور کرو کہ کھانے میں بہترین چیز شہد ہے جو ایک مکھی

کالعاب دہن ہے۔ بہترین پینے کی چیز پانی ہے جو زمین پر مارا مارا پھرتا ہے۔

بہترین لباس دیباج (ریشم) ہے جو ایک کیڑے کا لعاب ہے۔ بہترین منکوحات عورت ہے دنیا اسکی جس چیز کو اچھی نگاہ سے دیکھتی ہے وہ وہی ہے جو اس کے جسم میں سب سے گندی ہے۔ بہترین سواری گھوڑا ہے جو قتل وقتال کا مرکز ہے۔ بہترین سونگھنے کی چیز مُشک ہے جو ایک جانور (ہرن) کی ناف کا سوکھا ہوا خون ہے۔ سننے کی بہترین چیز گانا ہے جو انتہائی بڑا گناہ ہے۔

ماہرینِ طب کو دعوتِ غور وفکر

حضرت علیؑ نے کئی موقعوں پر مختلف افراد کے پوچھے گئے سوالات ومسائل کے جوابات کچھ اس طرح دیئے۔

۱. مرد کے نطفے سے ہڈیاں اور پٹھے تیار ہوتے ہیں۔

۲. عورت کے نطفے سے بال اور جلد و گوشت تیار ہوتے ہیں۔

۳. اگر مرد کا نطفہ عورت کے نطفے سے پہلے رحم میں پہنچ جائے تو جو بچہ ہوگا وہ چچا کے مشابہہ ہوگا۔

۴. اگر عورت کا نطفہ مرد کے نطفے سے پہلے رحم میں پہنچ جائے تو جو بچہ ہوگا وہ ماموں کے مشابہہ ہوگا۔

۵. حالت حیض میں حمل قرار پانے سے ہونے والے بچے کا چہرہ سیاہ ہوتا ہے۔

۶. جب خون نطفہ پر غلبہ کرتا ہے جنین کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

۷. لڑکی کی پیدائش کی صورت میں اسکی ماں کا دودھ مثانہ سے تیار ہو کر نکلتا ہے اور دودھ کا وزن ہلکا ہوتا ہے۔

۸. لڑکے کی پیدائش کی صورت میں اسکی ماں کا دودھ کاندھوں اور بازوؤں سے تیار ہو کر نکلتا ہے اور دودھ کا وزن بھاری ہوتا ہے۔

۹. پیٹ بھر کر کھانے سے بڑھاپا جلدی آتا ہے۔

۱۰. اگر کوئی گوشت خریدے تو اس میں سے غدود نکال دے اس لیے کہ یہ جذام کی رگ کو

حرکت دیتا ہے۔

۱۱. تلی حرام ہے اس لیے کہ یہ جما ہوا خون ہے اور خون حرام ہے۔

۱۲. خصیتین بھی حرام ہیں اس لیے کہ یہ مجامعت کی جگہ اور نطفہ جاری ہونے کا مقام ہے۔

۱۳. حرام مغز بھی حرام ہے جو پشت کی ریڑھ کی ہڈی کے اندر ہوتا ہے یہ ہر نر و مادہ کے اچھل کر نکلنے والے پانی (یعنی منی) کی جگہ ہے۔

۱۴. ریڑھ کی ہڈی قبر میں سب سے آخر میں گرتی ہے۔

۱۵. ہر دل کے گرد چاند کی طرح ایک ہالہ ہوتا ہے جب وہ دل کو گھیر لیتا ہے تو آدمی سب چیزیں بھول جاتا ہے اور جب یہ زائل ہو جاتا ہے تو بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے۔

۱۶. کم خوراکی جسم کو بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

۱۷. زیادہ کھانے والے کی صحت خراب اور اس پر بار زندگی بہت گراں ہو جاتا ہے۔

۱۸. بارش کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک کرتا اور امراض کو دور کرتا ہے۔

۱۹. سب سے پہلے جو چیز رحم میں بستہ (پیدا) ہوتی ہے وہ انگشت شہادت ہے۔

۲۰. مرد کے دائیں جانب آٹھ پسلیاں اور بائیں جانب سات پسلیاں ہوتی ہیں۔

۲۱. مرد کی منی اس کی ریڑھ کی ہڈیوں میں بنتی ہے۔

۲۲. عورت کی منی اس کے سینے کی اوپر والی ہڈیوں میں بنتی ہے۔

۲۳. نسل کو خوبصورت بنانے کے لیے بعض چیزوں جیسے ناشپاتی، سیب اور خرما کھانے کی تاکید کی گئی ہے۔

سوالات و جوابات:

حضرت ذوالقرنین سے سفر کے دوران ایک مرد عالم نے چند سوال کیے جو حسب ذیل ہیں:

(نہج الاسرار)

سوال: وہ دو چیزیں کونسی ہیں کہ جب سے خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ اپنی جگہ پر گردش میں ہیں؟

جواب: زمین اور آسمان اپنی جگہ پر قائم ہیں۔
سوال: وہ دو چیزیں کونسی ہیں کہ جب سے پیدا ہوئیں جاری ہیں؟
جواب: سورج اور چاند اپنی پیدائش سے جاری ہیں۔
سوال: وہ دو چیزیں کونسی ہیں کہ جب سے پیدا ہوئیں آپس میں مختلف ہیں؟
جواب: دن اور رات
سوال: وہ دو چیزیں کونسی ہیں کہ جب سے پیدا ہوئیں آپس میں ایکدوسرے کی ضد ہیں؟
جواب: وہ موت وحیات ہیں۔

ابن الکوا نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ قوسِ قزح کیا ہے تو آپ نے کہا کہ قوس وقزح مت کہو کیونکہ قزح شیطان کا نام ہے اور کہہ کہ قوسِ خدا، جب یہ ہوتی ہے سبزی اور چارہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

ایک یہودی نے حضرت علیؑ سے چند سوالات کیے جو حسب ذیل ہیں۔

سوال: وہ پہلا پتھر کونسا ہے جو آسمان سے نازل ہوا؟
جواب: پہلا پتھر حجر اسود ہے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ بہشت سے زمین پر نازل کیا گیا۔
سوال: وہ چشمہ کونسا ہے جو سب سے پہلے زمین پر جاری ہوا؟
جواب: پہلا چشمہ چشمۂ حیات ہے جس پر حضرت موسیٰؑ، حضرت خضرؑ، یوشع بن نونؑ اور ذوالقرنین گئے تھے اور جس میں مچھلی گر کر زندہ ہوگئی تھی۔
سوال: وہ کونسا درخت ہے جو زمین پر سب سے پہلے پیدا ہوا؟
جواب: وہ کھجور عجوہ کا درخت ہے جس کو حضرت آدم اپنے ہمراہ بہشت سے لائے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام سے چند سوالات

سوال: وہ کونسا نر ہے جو ماں اور باپ نہیں رکھتا؟

جواب: وہ حضرت آدمؑ ہیں

سوال: وہ مادہ کونسی ہے جو ماں اور باپ نہیں رکھی؟

جواب: حضرت حواؑ

سوال: وہ نر کونسا ہے جو بن باپ کے پیدا ہوا؟

جواب: حضرت عیسیٰؑ

سوال: وہ رسول کون ہے جو نہ جن و انس سے ہے اور نہ ملائکہ سے اور نہ چوپایوں سے نہ درندوں سے؟

جواب: وہ غراب یعنی کوا ہے جس کو خدا نے قابیل کی تعلیم کے لیے بھیجا تھا۔

سوال: وہ کونسی قبر ہے جس نے اپنے صاحب کو اپنے ساتھ سیر کرائی؟

جواب: وہ قبر جس نے اپنے صاحب کو سیر کرائی ایک مچھلی تھی جو حضرت یونسؑ کو اپنے پیٹ میں رکھ کر تیس روز تک سمندر میں گھومتی رہی۔

سوال: وہ حیوان کونسا ہے جس نے اپنے اصحاب کو ڈرایا تھا؟

جواب: وہ چیونٹی تھی جو اپنی قوم کے ساتھ رزق کی تلاش میں نکلی تھی اور ان چیونٹیوں سے جو اس ستون پر چڑھ رہی تھیں جو حضرت سلیمانؑ کے سر پر تھا کہ خبردار سلیمانؑ کے سر پر مٹی نہ گرے اور انکو ایذا نہ پہنچے۔

سوال: وہ جسم کونسا ہے جس نے کھایا مگر پیا نہیں؟

جواب: وہ جسم جس نے کھایا مگر پیا نہیں اور پھر کھایا بھی نہیں حضرت موسیٰؑ کا عصا تھا جو جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا تھا۔

سوال: وہ زمین کونسی ہے جس پر ابتدائے آفرینش سے صرف ایک مرتبہ سورج چمکا اور پھر کبھی نہ چمکے گا؟

جواب: وہ دریائے نیل کی تہہ ہے جب خدا نے قوم موسیٰؑ کے دریائے نیل کے پار کرنے میں اس کو شگافتہ کیا تھا اس کی تہہ نمایاں ہوئی تھی اور اس پر سورج چمکا تھا قوم موسیٰؑ کے گزر جانے کے بعد پانی پھر مل گیا تھا۔

سوال: وہ جماد کونسا ہے جس نے زندہ چیز جنی ؟

جواب: وہ ایک پتھر (پہاڑ) تھا جس سے خدا نے ناقہ صالح کو پیدا کیا تھا۔

سوال: وہ عورت کونسی ہے جس سے تین ساعت میں بچہ پیدا ہوا ؟

جواب: جناب مریم

سوال: وہ دو متحرک کونسے ہیں جو کبھی ساکت نہیں ہوتے ؟

جواب: آفتاب (سورج) و ماہتاب (چاند)

سوال: وہ ساکن کونسا ہے جو کبھی متحرک نہیں ہوتا ؟

جواب: آسمان

سوال: وہ دو دوست کونسے ہیں جو کبھی دشمن نہ ہونگے ؟

جواب: جسم و جان (روح)

سوال: شئے کیا ہے؟

جواب: شئے مومن ہے۔

سوال: لاشئی کیا ہے؟

جواب: لاشئی کافر ہے۔

سوال: سب سے زیادہ خوبصورت چیز کونسی ہے؟

جواب: بنی آدم کی صورت۔

سوال: سب سے بدصورت کونسی چیز ہے؟

جواب: سب سے بدصورت بدن بے سر۔

سوال: رحم میں سب سے پہلے کونسی چیز بستہ (خلق) ہوتی ہے؟

جواب: سب سے پہلے جو چیز رحم میں بستہ ہوتی ہے وہ انگشت شہادت ہے۔

سوال: وہ کونسی چیز ہے جو قبر میں سب سے آخر میں گرتی ہے؟

جواب: ریڑھ کی ہڈی۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں علمائے یہود نے چند سوالات حضرت عمرؓ سے کیے جس پر حضرت عمرؓ انہیں حضرت علیؑ کے پاس لے گئے

سوال: آسمانوں کے قفل اور کنجیوں سے آگاہ فرمایئے؟

جواب: آسمان کا قفل شرک ہے اور اسکی کنجیاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے حروف ہیں۔

سوال: وہ رسول کون تھا جو جن وانس سے نہ تھا اور اپنی قوم کو ڈرایا تھا؟

جواب: وہ رسول جو جن وانس سے نہ تھا اور اپنی قوم کو ڈرایا چیونٹی تھی جس نے اپنی قوم سے کہا کہ سلیمانؑ کا لشکر گزرنے والا ہے اپنے گھروں میں گھس جائیں تا کہ لشکر پامال نہ کرے۔

سوال: وہ کیا شے ہے جو ساری کی ساری دہن ہے؟

جواب: آگ۔ جو چیز بھی اس میں ڈال دی جائے وہ اس کو کھا جاتی ہے۔

سوال: وہ کیا چیز ہے جو ہمہ تن پر ہے؟

جواب: ہوا۔

سوال: وہ کون شخص ہے جس کا کوئی خاندان ہی نہیں؟

جواب: حضرت آدمؑ۔

سوال: وہ سات چیزیں کونسی ہیں جو رحم مادر میں نہیں رہیں؟

جواب: عصائے (اژدہا) موسیٰ، گوسفند (بھیڑ) ابراہیمؑ، حضرت آدمؑ، حضرت حواؑ، ناقہ صالحؑ، ابلیس، کوا جو قابیل کو اپنے بھائی ہابیل کے قتل کرنے کے بعد اسے دفن کرنے کی تعلیم دے رہا تھا۔

سوال: وہ کونسی چیز ہے جو سانس لیتی ہے مگر اس میں روح نہیں؟

جواب: وہ صبح ہے جو بغیر روح کے سانس لیتی ہے چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے صبح کی قسم جبکہ وہ سانس لیتی ہے۔

سوال: وہ کونسا مسافر ہے جس نے ایک مرتبہ سفر کیا؟

جواب: طور سینا۔

سوال: وہ کونسا درخت ہے جس کے سائے میں کوئی مسافر ایک سو سال بھی سفر کرے تو اس سے نکل نہیں سکتا۔ اس دار دنیا میں اس کی مثال کیا ہے ؟

جواب: وہ شجر طوبیٰ ہے اور وہی سدرۃ المنتہیٰ ہے جو ساتویں آسمان پر ہے دنیا میں اسکی مثال سورج ہے۔

سوال: وہ کونسا درخت ہے جو بغیر پانی کے روئیدہ ہوا؟

جواب: وہ شجر یونس ہے۔

سوال: جنت میں دسترخوان پر جو کاسے (کھانے کے برتن) ہونگے ان میں ہر کاسہ میں رنگ برنگ کی غذائیں ہونگی دنیا میں اسکی کیا مثال ہے؟

جواب: دنیا میں اسکی مثال انڈہ ہے جس میں دو رنگ کے مائع ہوتے ہیں جو آپس میں نہیں ملتے۔

سوال: جنت میں ایک ایک سیب سے ایک ایک حوریہ برآمد ہوگی پھر بھی سیب جوں کا توں باقی رہے گا دنیا میں اسکی کیا مثال ہے؟

جواب: دنیا میں اسکی مثال کرم ہے جو پھل سے نکلتا ہے جس کے نکل جانے سے پھل کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

سوال: اصحاب کہف کی تعداد اور انکے نام؟

جواب: اصحاب کہف کی تعداد چھ ہے انکے نام تملیخا، کملینا، محلمینا، قمر طلیوس، کشلموس اور سادنیوس۔

سوال: اصحاب کہف کے کتے کا نام اور رنگ کیا تھا؟

جواب: اصحاب کہف کے کتے کا نام قطمیر اور رنگ سیاہ وسفید تھا۔

سوال: سب سے پہلا پودا زمین پر کیا پیدا ہوا؟

جواب: وہ کدو یا لوکی ہے۔

سوال: آسمان میں سے سب سے پہلے کس نے حج کیا؟

جواب: حضرت جبرئیل نے۔

سوال: وہ چھ انبیاء کون ہیں جن کے دو دو نام ہیں؟

جواب: حضرت یوشعؑ بن نون جن کا دوسرا نام ذوالکفل، حضرت یعقوبؑ جن کا دوسرا نام اسرائیل، حضرت خضرؑ جن کا دوسرا نام ارمیا، حضرت یونسؑ جن کا دوسرا نام ذوالنون، حضرت عیسیٰؑ جن کا دوسرا نام مسیح اور حضرت محمدؐ جن کا دوسرا نام احمد ہے۔

سوال: سب سے پہلے نعلین (جوتے) کس نے پہنے؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ نے۔

سوال: وہ پانچ انبیاء کونسے ہیں جو عربی میں کلام کرتے ہیں؟

جواب: حضرت ہودؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت صالحؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت محمدؐ۔

سوال: وہ پہلا شخص جس کو ناگہانی موت آئی؟

جواب: حضرت داوؤدؑ ہیں جن کو منبر پر چہار شنبہ (بدھ) کے دن ناگہانی موت آئی۔

سوال: وہ چار کون ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے؟

جواب: زمین پانی سے، عورت مرد سے، آنکھیں دیکھنے سے اور عالم علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔

سوال: وہ دس چیزیں کونسی ہیں جو ایکدوسرے سے سخت وقوی ہیں؟

جواب: خدا نے سب سے زیادہ ۱) سخت پتھر کو پیدا کیا مگر ۲) اس سے زیادہ سخت لوہا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے ۳) اور اس سے زائد سخت وقوی آگ ہے جو لوہے کو بھی پگھلا دیتی ہے، ۴) اور آگ سے زیادہ سخت قوی پانی ہے جو آگ کو بجھا دیتا ہے، ۵) اور اس سے زائد سخت و قوی ابر ہے جو پانی کو اپنے کندھوں پر اٹھائے پھرتا ہے ۶) اور اس سے زائد سخت وقوی ہوا ہے جو ابر کو اڑائے پھرتی ہے ۷) اور ہوا سے زائد سخت وقوی فرشتہ ہے جس کے ہوا محکوم ہے ۸) اور اس سے زائد سخت وقوی ملک الموت ہے جو فرشتہ باد کی بھی روح قبض کرلے گا ۹) اور ملک الموت سے بھی زائد سخت وقوی موت ہے جو ملک الموت کو بھی مار ڈالے گی ۱۰) اور موت سے زائد سخت وقوی حکمِ خدا ہے جو موت کو بھی ٹال دیتا ہے۔

سوال: جنت میں پیشاب و پاخانہ کی ضرورت نہ ہوگی کیا دنیا میں اسکی کوئی مثال ہے؟

جواب: بطنِ مادر میں جو بچے پرورش پاتے ہیں ان کا فضلہ خارج نہیں ہوتا۔
سوال: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کھانے سے بہشت کا میوہ کم نہ ہوگا اسکی یہاں کوئی مثال ہے؟
جواب: "ہاں" ایک چراغ سے لاکھوں چراغ جلائے جائیں تب بھی پہلے چراغ کی روشنی میں کمی نہ ہوگی۔
سوال: شب وروز میں وہ کونسا وقت ہے جس کا شمار نہ دن میں ہے نہ رات میں؟
جواب: وہ سورج کے طلوع سے پہلے کا وقت ہے جس کا شمار دن اور رات دونوں میں نہیں۔ وہ وقت جنت کے اوقات میں سے ہے اور ایسا متبرک ہے کہ اس میں بیماروں کو ہوش آجاتا ہے درد کو سکون ہوتا ہے جو رات بھر سونہ سکے اُسے نیند آتی ہے یہ وقت آخرت کی طرف رغبت رکھنے والوں کے لیے خاص الخاص ہے۔
سوال: وہ کونسے دو بھائی ہیں جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور ایک ساتھ مرے لیکن ایک کی عمر پچاس سال کی ہوئی اور دوسرے کی عمر ڈیڑھ سو سال کی؟
جواب: عزیرؑ اور عزیزؑ پیغمبر ہیں یہ دونوں دنیا میں ایک ہی روز پیدا ہوئے اور ایک ہی روز مرے۔ پیدائش کے بعد تیس برس تک ساتھ رہے پھر خدا نے عزیرؑ نبی کو مار ڈالا (جن کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے) اور سو برس کے بعد پھر زندہ فرمایا اسکے بعد وہ اپنے بھائی کے ساتھ زندہ رہے اور پھر ایک ہی روز دونوں نے انتقال کیا۔
سوال: خدا نے آنکھوں میں نمکینی، کانوں میں تلخی، ناک کے نتھنوں میں رطوبت اور لبوں میں شیرینی کیوں پیدا کی؟
جواب: آنکھیں چربی کا ڈھیلا ہیں اگر ان میں شوریت اور نمکینی نہ ہوتی تو پگھل جاتیں، کانوں میں تلخی اس لیے ہے کہ کیڑے مکوڑے نہ گھس جائیں، ناک میں رطوبت اس لیے ہے کہ سانس کی آمد و رفت میں سہولت ہو اور خوشبو اور بدبو محسوس ہو، لبوں میں شیرینی اس لیے ہے کہ کھانے پینے میں لذت آئے۔

بابِ پنجم: آدابِ زندگی

انگوٹھی پہننے کی فضیلت اور اس کے آداب:

۱. سنت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو۔ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ سوائے چاندی کے اور کسی چیز کی انگوٹھی نہ پہنو کیونکہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہاتھ پاک نہیں ہے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا پیغمبروں کی سنت ہے۔

۲. سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے جناب امیرالمومنینؑ سے فرمایا: یا علیؑ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو تا کہ تمھارا شمار مقربین میں ہو جائے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آلہِ مقربین کون ہیں؟ فرمایا جبرئیلؑ و میکائیلؑ۔

۳. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا ﷺ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت کی ہے۔

عقیق کی انگوٹھی۔

۱. حدیث صحیح میں حضرت علیؑ ابن موسیٰ الرضا سے منقول ہے کہ عقیق فقر اور درویشی کو دور کرتا اور نفاق کو زائل کرتا ہے حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری پہننا مبارک ہے جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے امید ہے کہ اُس کا انجام بخیر ہو۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ پتھروں میں یہ پہلا ہے جس نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوت اور یا علیؑ تمہاری امامت کا اقرار کیا ہے۔

۲. روایت میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جتنے ہاتھ دُعا کے لیے آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں خدا کو اُس ہاتھ سے زیادہ کوئی دوست نہیں ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔

۳. ایک روایت میں منقول ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگوٹھی پہن کر پڑھنا ہزار رکعتوں سے افضل ہے جو بے عقیق کے پڑھی جائیں۔

اول نگ جو حضرت آدمؑ نے پہنا وہ عقیق تھا۔

یاقوت، زبرجد اور زمرد:

ا. تین معتبر حدیثوں میں حضرت علیؑ ابن موسیٰ الرضا سے منقول ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے پریشانی زائل ہوتی ہے۔

۲. حضرت امام موسیٰؑ کاظم سے منقول ہے کہ زمرد کی انگوٹھی پہننے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ زمرد کی انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے فقیری (محتاجی اور فاقہ کشی) امیری سے بدل جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یاقوت زرد کی انگوٹھی پہنے گا کبھی بھی فقیر (محتاج اور مفلس) نہ ہوگا۔

فیروزہ:

ا. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ پروردگارِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگوٹھی ہو اور وہ میرے آگے دُعا کے لیے پھیلایا جائے مجھے شرم آتی ہے اور میں اُسے نا امید نہیں پھیرتا۔

۲. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص فیروزے کی انگوٹھی پہنے گا محتاج نہ ہوگا۔

۳. امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پر ''مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' نقش کرے فقر و فاقہ کی شِدت سے محفوظ رہے گا۔

۴. امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پر قرآن شریف کی کوئی آیت نقش کرلے وہ بخشا جائے گا۔

خاک شفاء:

۱. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت امام حسینؑ کی قبر مبارک کی خاکِ پاک جملہ امراض کے لیے شفا ہے گو قبر مبارک سے ایک میل (۱۷۶۰ گز) کے فاصلے سے اٹھائی جائے۔

۲. ایک اور روایت میں فرمایا کہ خاکِ شفا وہ ہے کہ قبر مبارک سے ستر (۷۰) ستر (۷۰) ہاتھ کے فاصلے کے اندر سے اٹھائی جائے۔

۳. خاکِ شفا کو شیطان اور کافر جن مس کرنے سے اور سونگھ سونگھ کر خراب کردیتے ہیں اُس کا نفع کم ہوجاتا ہے چونکہ شیطانوں اور کافر جنوں کو اولادِ آدم پر رشک ہے کہ وہ فرشتوں کے ڈر سے حائر شریف کے اندر داخل نہیں ہوسکتے اس لیے بہت سے باہر تیار کھڑے رہتے ہیں جتنی خاک پاک حائرِ مطہر سے لوگ باہر لائیں اُسی سے اپنے جسم کو مس کرلیں کہ اُس کی خوشبو اور نفع کم ہوجائے۔ اگر خاک پاک اُن کے مس سے محفوظ رہے تو جو بیمار اُسے کھائے فوراً اچھا ہوجائے۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ جب خاک پاک اٹھاؤ تو اُسے بند کرکے چھپالو اور اُس پر خدا کا نام بہت سا پڑھو۔

۴. حضرت امام موسیٰؑ کاظم سے منقول ہے کہ جب میت کو دفن کریں اُس کے منہ کے برابر کربلا کی مٹی کی ایک سجدہ گاہ رکھ دیں۔

۵. دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص قبر مطہر حضرت امام حسینؑ کی خاک پاک کی خرید و فروخت کرے گا وہ ایسا ہوگا جیسے کہ اُن حضرتؑ کا گوشت فروخت کیا یا خریدا۔

کھانے پینے اور دسترخوان کے آداب

۱. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کھانے کا خوان لاکر رکھتے ہیں تو چار ہزار فرشتے اس خوان کو آکر گھیر لیتے ہیں۔ اگر کھانے والے بسم اللہ کہہ لیں تو فرشتے کہتے

ہیں خدا تم پر رحمت نازل کرے اور تمہارے کھانے میں برکت دے۔ اگر کھانے کے ساتھ بسم اللہ نہ کہیں تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں۔ ''اے فاسق آ تو بھی ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو'' اور اگر دستر خوان اٹھایا گیا اور انہوں نے الحمدللہ نہ کہی تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کفرانِ نعمت کرنے والے ہیں کہ خدا نے ان کو نعمت دی اور یہ اُسے بھول گئے۔

۲. احادیث معتبرہ میں منقول ہے کہ پانچ میوے بہشت سے آئے ہیں بیدانہ انار، بہی (ناشپاتی کی شکل کا ایک پھل)، سیب شامی، سفید انگور اور خرمائے تازہ۔

۳. حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ اور مہمانی پانچ موقعوں پر سُنت ہے۔ شادی کا کھانا، عقیقہ کا کھانا، ختنہ کا کھانا، نیا مکان خریدنا یا بنانا اور جس وقت سفرِ حج سے لوٹ کر گھر آئے۔

۴. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جس گھر میں مہمان نہ آئے گا اُس میں فرشتے بھی نہ آئیں گے۔

۵. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کھانے کے اول میں خدا کا نام لے اور بعد میں اُس کی تعریف کرے تو اُس کھانے کے متعلق اُس سے کچھ سوال نہ کیا جائے گا۔

۶. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ خدا کو کھانا کھانے میں یاد کرو اور زیادہ باتیں مت کرو کیونکہ یہ نعمت خدا کا عطیہ ہے اور تم پر واجب ہے کہ نعمت صرف کرنے کے وقت خدائے تعالیٰ کو شکر وحمد کے ساتھ یاد کرو۔

۷. حدیث معتبر میں جناب امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ دستر خوان میں سے جو کچھ زمین پر گرے اُسے کھالو کہ اُس کا کھانا بحکم خدا ہر درد سے شفا بخشتا ہے بالخصوص اُس شخص کو جو اُس کے ذریعے سے طالب شفا ہو۔

۸. دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا جو کچھ دستر خوان میں سے زمین پر گرے اُس کا کھانا اپنے اُوپر لازم کرلے۔

۹. دوسری حدیث میں منقول ہے کہ دستر خوان کے جھڑن کا کھانا افلاس کو دور کرتا ہے کھانے

والے کی ذات سے اور اُس کی نسل سے بھی ساتویں پشت تک۔

۱۰۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص دسترخوان کے ریزے کھائے گا خدا اس کو دیوانگی، جذام، سفید داغ اور یرقان سے محفوظ رکھے گا۔

۱۱۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب گوشت اور روٹی تمہارے سامنے آئے تو ابتدا روٹی سے کرو اور بھوک کی تیزی روٹی سے گھٹاؤ اس کے بعد گوشت کھاؤ۔

۱۲۔ حدیث صحیح میں حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جَو کی روٹی کی فضیلت گیہوں کی روٹی پر اتنی ہی ہے جتنی ہم اہلبیتؑ کی فضیلت تمام آدمیوں پر۔ ایک پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس نے جَو کی روٹی یا آش جَو کھانے والے کے لیے دُعا نہ کی ہو۔

۱۳۔ دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اسہال والے اور سلِ والے کے لیے جَو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اور اس روٹی کی صفت یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے درد بدن سے دور کر دیتی ہے۔

۱۴۔ حدیث صحیح میں حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ستو بہترین خوراک ہے بھوکے کا اس سے پیٹ بھرتا ہے۔ پیٹ بھرے کا کھانا ہضم ہوتا ہے۔

۱۵۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ستو خدائے تعالیٰ کی وحی کے مطابق تیار کیا گیا ہے اسی سبب سے گوشت بڑھاتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور پیغمبروں کی خوراک ہے۔ خشک ستو کھانے سے سفید داغ زائل ہوتے ہیں اور روغن زیتون میں ملا کر کھانے سے فربہی آتی ہے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں چہرے کی لطافت اور ملاحت زیادہ ہوتی ہے اور جماع کی قوت بڑھتی ہے اور اگر خشک ستو کی تین پھنکیاں نہار منہ کھائی جائیں تو بلغم اور صفرا کو دفع کرتا ہے۔

۱۶۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستو سّتر قسم کی بلاؤں کو دور کرتا ہے اور جو شخص چالیس دن صبح کو ستو کھائے اُس کے دونوں مونڈھے قوی ہو جائیں گے۔

۱۷۔ حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ کسی چیز کے پیٹ بھر کھانے سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اگر لوگ کھانا کھانے کے طریقے میں میانہ روی

اختیار کریں تو وہ ہمیشہ تندرست رہیں۔

۱۹. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ سب سے اچھا سالن سرکہ ہے۔

۲۰. حدیث معتبر میں حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ انبیاء شام کا کھانا عشاء کی نماز کے بعد کھایا کرتے تھے پس اُسے مت چھوڑو، چھوڑنے سے جسمانی خرابیاں پیدا ہوں گی۔

۲۱. دوسری حدیث میں منقول ہے کہ شام کا کھانا چھوڑنے سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے اور حالت پیری و ضعیفی میں ہر شخص کو لازم ہے کہ سونے سے پہلے کچھ کھالے، نیند بھی اچھی طرح آئے گی۔ مُنہ میں خوشبو بھی پیدا ہو جائے گی اور اخلاق بھی نیک ہو جائیں گے۔

۲۲. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رات کو کھانا ترک نہ کرو اگرچہ وہ روکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو کیونکہ یہ قوتِ بدن اور قوتِ جماع کا باعث ہے۔

۲۳. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص شب شنبہ (ہفتہ کی رات) اور شب یکشنبہ (اتوار کی رات) کو متواتر کھانا نہ کھائے۔ اُس کی اتنی قوت گھٹ جاتی ہے کہ چالیس دن بھی اتنی پیدا نہیں ہوتی یہ بھی فرمایا کہ دن کا کھانا رات کے کھانے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۲۴. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جسم انسان میں ایک رگ عشا نام ہے جو شخص رات کو کچھ نہیں کھاتا وہ رگ صبح تک اُس کو بددُعا دیتی ہے کہ خدا تجھے اسی طرح بھوکا رکھے جس طرح تو نے مجھے بھوکا رکھا اور خدا تجھے اسی طرح پیاسا رکھے جس طرح تو نے مجھے پیاسا رکھا اس لیے لازم ہے کہ رات کا کھانا ترک نہ کرے۔ گو روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔

۲۵. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مومن کے لیے صبح کے وقت مناسب نہیں ہے کہ بغیر کچھ کھائے گھر سے باہر جائے کیونکہ صبح کو کھانا کھا کے جانا زیادتی عزت کا باعث ہے۔

۲۶. دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم کسی حاجت کے لیے جانا چاہو، روٹی کا ایک ٹکڑا نمک کے ساتھ کھا کر جاؤ کہ اس سے ایک تو عزت زیادہ ہوگی دوسرے وہ حاجت جلد پوری ہوگی۔

۲۷. حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ اُس میں شیطان

بھی حصہ لگا لیتا ہے۔

۲۸. جناب رسول خدا ﷺ نے کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے کو منع فرمایا ہے۔

۲۹. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تین موقعوں پر پھونک مارنا مکروہ ہے اول دعائیں پڑھ کر کسی پر دم کرنے میں، دوسرے کھانے میں، تیسرے سجدے کی جگہ میں۔

۳۰. حضرت رسول خدا ﷺ سے بسند معتبر منقول ہے کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اپنی اُنگلیاں چاٹ لے تو خدائے تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دے گا۔

۳۱. بسند معتبر حضرت علیؑ بن الحسینؑ سے منقول ہے کہ ہڈیوں کو صاف نہ کرو کہ اس میں جنوں کا بھی حصّہ ہے اور اگر صاف کر ڈالو گے تو وہ اس سے زیادہ قیمتی چیزیں تمہارے گھر سے لے جائیں گے۔

۳۲. دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت دستر خوان بچھے اُس وقت جو سائل آجائے اُسے خالی نہ پھر جانے دو۔

۳۳. حضرت رسول خدا ﷺ نے حضرت امیر المومنینؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ کھانے سے پہلے نمک کھایا کرو کہ جو شخص کھانے کے اوّل و آخر نمک کھالے گا خدائے تعالیٰ اُس سے ستّر قسم کی بلائیں دُور کرے گا جن میں ادنیٰ جذام ہے۔

۳۴. معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ نمک میں ستّر امراض کے لیے شفا ہے۔ اگر لوگوں کو نمک کے کل فوائد معلوم ہو جائیں تو وہ سوائے نمک کے اور چیزوں سے علاج ہی نہ کیا کریں۔

۳۵. ایک روایت میں وارد ہے کہ کھانے کی ابتداء میں سرکہ کھانا بہتر ہے کیونکہ اس سے عقل تیز ہوتی ہے۔

۳۶. دوسری روایت میں حضرت امام جعفرؑ صادق سے منقول ہے کہ ہم نمک سے ابتداء کرتے ہیں اور سرکہ پر اختتام۔

۳۷. ایک اور روایت میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے پہلے لقمے پر نمک چھڑک لیا کرے اُسے دولت مندی حاصل ہوتی ہے۔

۳۸. جناب امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد دست مبارک دھوتے تھے تو کلّیاں بھی کرلیا کرتے تھے۔

۳۹. دوسری روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب تم کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو رومال سے پونچھنے سے پہلے منہ اور آنکھوں پر پھیر لیا کرو۔

۴۰. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کھانے کے بعد جب ہاتھ دھویا کرو تو گیلے گیلے ہاتھ پپوٹوں پر پھیر لیا کرو کہ درد چشم سے امان ملے۔

۴۱. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس حال میں داہنا ہاتھ کام دیتا ہو، بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یا کسی چیز کا اٹھانا مکروہ ہے۔

۴۲. بہت سی معتبر حدیثوں میں حضرت امیر المومنینؑ اور حضرات آئمہ طاہرینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے گھر میں برکت زیادہ ہو تو کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئے۔ یہ بھی فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا افلاس کو دُور کرتا ہے اور بدن کے بہت سے درد کھو دیتا ہے۔

۴۳. ایک اور روایت میں انہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ دستر خوان پر زیادہ بیٹھو کیونکہ جتنا وقت دستر خوان پر بیٹھنے میں صرف ہوگا وہ تمہاری عمر میں محسوب نہ ہوگا۔

۴۴. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کھانا کھاؤ موزے اور جوتے پاؤں سے نکال لیا کرو کہ یہ بہترین سنت ہے اور تمہارے پاؤں کے لیے موجب راحت۔

۴۵. معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کا غصہ کم ہو جائے اور رنج و غم جاتا رہے وہ تیتر کا گوشت کھایا کرے۔

۴۶. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ چکور کے گوشت سے پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں اور بُخار دور ہو جاتا ہے۔

۴۷. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی مسلمان ضعیف ہو جائے تو اُسے لازم ہے کہ گوشت دودھ میں پکا کر کھایا کرے۔

۴۸. دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص رات کے وقت

مچھلی کھائے اور اُس کے بعد خرما یا شہد نہ کھائے تو صبح تک رگِ فالج اُس کے بدن میں متحرک رہے گی۔

۴۹. دوسری روایت میں ہے کہ تازہ مچھلی آنکھ کی چربی کو گھلاتی ہے۔

۵۰. حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ سرکہ سے بہتر اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس سے روٹی کھائی جائے کیونکہ یہ صفرا کو فرو کرتا ہے اور دل کو محفوظ کرتا ہے۔

۵۱. حضرت امام محمد باقرؑ سے ایک شخص نے ضعف بدن کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ دودھ پیا کر کہ اُس سے گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

۵۲. حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام رضاؑ بُھنے ہوئے چنے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد تناول فرمایا کرتے تھے۔

۵۳. دوسری روایت میں حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے کہ ۷۰ پیغمبروں نے چنے کے واسطے دُعائے برکت مانگی ہے۔

۵۴. اکثر احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے اگر اُسے کوئی کافر کھاتا ہے تو ایک فرشتہ آکر اُس دانے کو لے جاتا ہے تاکہ وہ نہ کھا سکے اسی سبب سے مستحب ہے کہ جب انار کھائیں تو تنہا کھائیں۔

۵۵. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو مومن ایک انار پورا کھالے خدائے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی سے چالیس دن کے لیے دُور کر دیتا ہے اور جو مومن تین انار پورے کھالے تو خدائے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی سے ایک برس کے لیے دور کر دیتا ہے اور جس شخص سے شیطان ایک برس دور رہے گا وہ مبتلائے گناہ نہ ہوگا اور جو مبتلائے گناہ نہ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا۔

۵۶. حدیث صحیح میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تمہیں شیریں انار کھانا چاہیے کہ اُس کا جو حصہ مومن کے معدے میں جاتا ہے وہی کسی نہ کسی درد کو ختم کر دیتا ہے اور شیطان کے وسوسے کو الگ دور کرتا ہے۔

۵۷. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک انار نہار منہ کھالے

اُس کا دل چالیس دن تک روشن رہے گا اور اگر دو انار کھالے تو اسّی دن اور اگر تین انار کھالے تو ایک سو بیس دن اور وسوسہ شیطانی بھی اُس سے دور ہو جائے گا اور جس سے وسوسہء شیطانی دور ہوا وہ معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوگا اور جو معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوا وہ داخل بہشت ہوگا۔

پانی پینے کے آداب و فضیلت:

۱. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پانی پینے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے پھر ایک گھونٹ پی کر ٹھہر جائے اور پھر بسم اللہ کہہ لے اور پھر بعد پانی پی چکنے کے الحمدللہ کہے جب تک وہ پانی اُس کے پیٹ میں رہے گا خدا کی تسبیح پڑھے گا اور اُس کا ثواب پینے والے کے لیے لکھا جائے گا۔

۲. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ سے پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت فرمائی ہے اور بائیں ہاتھ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

۳. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آبِ زمزم ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

۴. حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کھانے پر زیادہ پانی پینا کوئی نقصان نہیں کرتا لیکن جب معدہ خالی ہو تو زیادہ پانی مت پیئو۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص دو چمچے کھانا کھائے اور اُس پر پانی نہ پیئے تو مجھے تعجب ہے کہ اُس کا معدہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

5. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا طعام کو ہضم کرتا ہے اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینے سے پت اور صفرا کی زیادتی ہوتی ہے۔

۶. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی مت پیئو ورنہ اُس سے کوئی ایسا درد پیدا ہو جائے گا جس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا آرام کردے۔

۷. حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مینہ (بارش) کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک و صاف کرتا ہے اور بیماریوں اور دردوں کو بدن سے نکال دیتا ہے۔

۸. حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہماری ولایت اور دوستی تمام پانیوں پر

عرض کی گئی جس پانی نے قبول کر لی شیریں وخوشگوار ہو گیا اور جس نے قبول نہ کی وہ کھاری اور تلخ رہا۔

۹. حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مصر کے نیل کا پانی دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔

۱۰. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیئو، کسی قبر کے گرد نہ پھرو اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو جو شخص ایسا کرے اور اُس پر کوئی بلا آپڑے تو اُسے چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

بال کٹوانے اور ناخن ترشوانے سے متعلق اہم باتیں:

۱. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے جو شخص ہر بدھ اور جمعرات کو لبیں (مونچھیں) اور ناخن کتروائے وہ دانتوں اور آنکھوں کے درد سے امان پائے گا۔اور ناخن کتروانے سے بہت بڑے بڑے امراض موقوف ہوتے ہیں اور روزی فراخ ہوتی ہے۔

۲. منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے دانتوں سے ناخن کاٹنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۳. حدیث معتبر میں حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعہ کے دن کتروائے حق تعالیٰ اُس کی پوروں میں سے درد نکال دیتا ہے اور بجائے اسکے صحت ان میں داخل کرتا ہے اور جو شخص ہفتہ یا جمعرات کو ناخن یا لبیں (مونچھیں) کترواتا ہے دانتوں اور آنکھوں کے درد سے اُسے امان ملتی ہے۔

۴. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ہر ایک بیماری رفع ہوتی ہے اور جمعرات کے روز کتروانے سے روزی فراخ ہوتی ہے۔

۵. حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب سر کے بال بڑھتے ہیں تو آنکھیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور اُن کی روشنی کم اور جب سر مُنڈائے جائیں تو آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔

۶. حضرت امام جعفر صادقؑ بالوں کی جڑ تک لبیں (مونچھیں) کترواتے تھے اور اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مرض

بالخورہ سے امان ملتی ہے۔

۷. دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جس سے روزی بڑھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو جمعہ کے دن لبیں (مونچھیں) اور ناخن کتروایا کر۔

۸. حدیث معتبر میں وارد ہوا ہے کہ ناخن کتروانے میں ابتدا بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے کرنی چاہیے اور اختتام داہنے ہاتھ کی چھنگلیاں پر۔

۹. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کٹواتا رہے گا اُس کی انگلیوں میں کبھی کور کی تکلیف نہ ہوگی۔

۱۰. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعرات کو ناخن کٹوایا کرے اُس کی اولاد کی آنکھیں نہ دُکھیں گی اور اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ جمعرات و جمعہ دونوں دن کے فائدے حاصل کرے تو جمعرات کے روز سب کٹوائے اور جمعہ کے لیے ایک رہنے دے۔

۱۱. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ کھڑے کھڑے کنگھا کرنے سے پریشانی اور افلاس ہوتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص کھڑے ہو کر کنگھا کرے گا قرض میں مبتلا ہوگا۔

۱۲. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سر میں کنگھا کرنے سے بیس قسم کی بیماریاں اور بہت سے درد دور ہوتے ہیں۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ روزی بڑھتی ہے بال خوبصورت ہوتے ہیں حاجت روا ہوتی ہے پیٹھ مضبوط ہوتی ہے اور بلغم قطع ہوتا ہے۔

۱۳. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حمام میں کنگھا مت کرو کہ اُس سے بال کمزور ہو جاتے ہیں۔

خوشبو لگانے کی فضیلت:

۱. حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا کہ ایک دن بیچ کر کے خوشبو لگایا کیجئے اور جمعہ کے دن تو ضرور اُس دن کسی طرح ترک نہ کیجئے۔

۲. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے وہ جب تک گھر پلٹ کر نہ آئے گی برابر اُس پر خدا کی لعنت رہے گی۔

۳. دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو اور شیرینی کو جو آنحضرتؐ کے لیے لائی جاتی تھی کبھی رد نہ کرتے تھے۔

۴. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ گلاب سے منہ دھویا جائے تو چہرے کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص صبح کو گلاب منہ پر مل لے تمام دن بدحالی و پریشانی سے محفوظ رہے گا، مناسب ہے کہ جس وقت گلاب منہ پر ملے خدا کی تعریف کرے اور محمدؐ وآلِ محمدؐ پر دُرود بھیجے۔

۵. حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مسلمان عورت کے لیے لازم ہے کہ اپنے شوہر کی خاطر ہمیشہ اپنے کو معطر رکھے۔

۶. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح ہی خوشبو لگائے رات تک اس کی عقل میں فتور ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں۔

۷. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ عود خالص کی خوشبو بدن میں چالیس دن تک رہتی ہے اور جس عود میں اور چیزیں ملی ہوں، اُس کی خوشبو بیس دن رہتی ہے۔

روغن کا استعمال:

۱. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ چنبیلی کے تیل کے فائدے بہت ہیں اور وہ ستّر بیماریوں کو نفع کرتا ہے۔

۲. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ بکائن کا تیل اپنے جسم میں ملا کرو کہ وہ پیغمبروں کے استعمال کی چیز ہے اور ہر درد سے بچاتا ہے۔

۳. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ روغن ملنے سے چہرے پر ملاحت آجاتی ہے دماغ قوت پاتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے، مسامات کھل جاتے ہیں، جلد کی سختی اور بے رونقی جاتی رہتی ہے اور چہرہ نورانی ہوجاتا ہے۔

۴. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ رات کے وقت روغن ملنے سے بدن کے رگ و پے میں دوڑ جاتا ہے اور چہرے کو خوبصورت و بارونق بنا دیتا ہے۔

۵. حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ روغن بنفشہ تمہارے سب روغنوں کا سردار اور سب سے بہتر ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ روغن بنفشہ کی فضیلت سب روغنوں پر ایسی ہے جیسے ہم اہل بیتؑ کی تمام آدمیوں پر۔

۶. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ روغن بنفشہ جاڑے میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا اور ہمارے شیعوں کے لیے مفید ہے اور ہمارے دشمنوں کے لیے مضر۔

۷. ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ روغن بنفشہ سے دردِ سر جاتا رہتا ہے اور دماغ کی اصلاح ہوجاتی ہے۔

۸. حضرت امام جعفر صادقؑ سے ایک شخص نے ہاتھ پاؤں پھٹنے کی شکایت کی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی روئی بکائن (ایک نیم کی قسم کا درخت جس کا پھل نہایت کڑوا ہوتا ہے) کے تیل میں بھگو کر اپنی ناف میں رکھ لے یا یوں ہی بکائن کا تیل ناف میں ٹپکا لے، اُس نے ایک مرتبہ ہی ایسا کیا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں کا پھٹنا موقوف ہوگیا۔

۹. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک دن بیچ حمام جانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اور روز روز جانے سے گردوں کی چربی پگھل جاتی ہے اور بدن دبلا ہوتا ہے۔

سونے سے متعلق باتیں:

۱. حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت قل ہواللہ احد پڑھ لے گا خدائے تعالیٰ پچاس ہزار فرشتے معین کردے گا کہ وہ رات بھر اُس کی پاسبانی کریں گے۔

۲. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے میں ڈرے یا نیند نہ آنے سے پریشانی ہوتو یہ آیت پڑھے۔

" فَضَرَبنَا عَلَىٰ اٰذٰنِهِم فِي الكَهفِ سِنِينَ عَدَدًا ہ ثُمَّا بَعَثنَا هُم لِنَعلَمَ اَیُّ الحِزبَينِ احصٰی لِمَا لَبِثُوا اَمَدًا ہ "۔ (سورہ کہف آیت ۱۱۔ ۱۲)

ترجمہ: پھر ہم نے غار میں برسوں کے لیے اُن پر ایسی نیند غالب کی کہ اُن کی سماعت معطل رہی اس کے بعد ہم نے ان کو بیدار کیا تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ اُن دونوں مختلف گروہوں میں سے کس نے ان کی مدت قیام غار کو منضبط کیا ہے۔

۳. حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز عشا سے پہلے سونے سے افلاس بڑھتا ہے۔

۴. حضرت علی ابن الحسینؑ سے منقول ہے کہ اُن حضرت نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے مت سو۔ میں اس وقت کا سونا تیرے لیے کبھی پسند نہیں کرتا کیونکہ حق تعالیٰ اس وقت بندوں کی روزی تقسیم فرماتا ہے اور جو اس وقت سوتا رہتا ہے وہ روزی سے محروم رہتا ہے۔

۵. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ صبح کا سونا منحوس ہے روزی کم ہوتی ہے رنگ زرد پڑ جاتا ہے چہرہ بدصورت اور متغیر ہو جاتا ہے۔

٦. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ دن کے اوّل حصّے میں سونا بیوقوفی ہے اور وسط میں سونا یعنی دوپہر کا قیلولہ نعمت ہے اور عصر کے بعد سونا حماقت ہے اور مغرب وعشا کے مابین سونا روزی سے محروم کرتا ہے۔

۷. حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جسے نیند نہ آتی ہو یہ دعا پڑھے ۔

سُبحَانَ اللهِ ذِی الشَّانِ دَائِمِ السُّلطَانِ کُلَّ یَومٍ هُوَفِي شَانٍ ۔

ترجمہ: پاک و پاکیزہ ہے خدا صاحب شان وشوکت جس کی سلطنت ازلی اور ابدی ہے اور جو کسی وقت معطل و بیکار نہیں۔

۸. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا تین چیزوں کو دشمن رکھتا ہے۔ زیادہ اور بے ضرورت سونا، بے محل ہنسنا اور پیٹ بھرے پر کچھ کھانا۔

۹. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت امیرالمومنینؑ کو خواب میں دیکھنا چاہے وہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسئَلُکَ یَامَن لَهُ لُطفُ خَفِيٌّ وَّ اَیَادِیهِ بَاسِطَةٌ لَا تَقبِضنَ اَسئَلُکَ بِلُطفِکَ الخَفِيِّ الَّذِی مَالَطُفتَ بِهِ لِعَبدِ اِلَّاکَفٰی اَن تُرِیَنِي مَولَایَ اَمِیرَالمُئومِنِینِ عَلِيَّ ابنَ اَبِي طَالِبِ عَلَیهِ السَّلَامُ فِي مَنَامِي۔

ترجمہ: ''یا اللہ یہ پوشیدہ مہربانی کرنے والے جس کے دستہائے فضل وکرم ایسے دراز ہیں کہ کبھی کوتاہ نہیں ہوتے میں تیری اُسی خفیہ مہربانی کا واسطہ دیتا ہوں جو کسی بندئے پر ہو جاتی ہے تو پھر اُسے کسی کی احتیاج نہیں رہتی اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے مولا امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کو مجھے خواب میں دکھادے۔

سنت ہے کہ دہنی کروٹ روبقبلہ سوئے اور داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لے اور بائیں کروٹ سونا مکروہ ہے''۔

خواب:

۱. حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے روح کو پیدا کیا ہے اور اُس کا بھی ایک بادشاہ مقرر کیا ہے اور وہ بادشاہ نفس ہے جب آدمی سوتا ہے تو روح بدن سے نکل جاتی ہے مگر وہ بادشاہ بدن میں رہتا ہے اُس روح کا گزر فرشتوں کے بھی چند گروہوں کے پاس سے ہوتا ہے اور جنوں کے بھی جو سچا خواب ہے وہ فرشتوں کا اثر ہے اور جو جھوٹا خواب ہے وہ جنوں کا۔

۲. حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک شیطان ہے جس کا نام نزع ہے وہ ہر رات کو اپنا جسم مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتا ہے اور لوگوں کو پریشان خواب دکھائی دیتے ہیں۔

مکان سے متعلق کام کی باتیں:

۱. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص مکان خریدے سنت ہے کہ ولیمہ اور مہمانی کرے۔

۲. حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تمہارے گھروں میں اُس جگہ رہتا ہے

جہاں مکڑی جالے تنتی ہے۔

۳. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ کوڑا رات کو گھروں میں نہ رکھو۔ دن ہی دن میں باہر پھینک دو کیونکہ شیطان کوڑے پر بیٹھتا ہے۔

۴. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اپنے گھروں میں مکڑی کا جالا نہ رکھو کیونکہ اُس کے رہنے دینے سے مفلسی و پریشانی ہوتی ہے۔

۵. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ مکان کی تنگی بھی زندگی کی آفتوں میں سے ایک آفت ہے۔

۶. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تلخی زندگانی ان دو باتوں میں ہے۔ ایک تو آئے دن مکان بدلنا۔ دوسرے روٹی بازار سے خریدنا۔

۷. کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے یہ شکایت کی کہ میرے بال بچوں کو جن ستاتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا تیرے مکان کی چھت کتنی اونچی ہے؟ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ لے اور آٹھ اور دس کے مابین دیواروں پر چوطرفہ آیۃ الکرسی لکھ دے کیونکہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے جن اُس میں آرہتے ہیں۔

۸. ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقرؑ سے عرض کی کہ جنوں نے ہم کو گھر سے نکال دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ تم اپنے مکانوں کی چھت سات ہاتھ کی رکھو اور اُس کی مختلف سمتوں میں کبوتر پالو۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم نے ایسا کیا پھر کبھی تکلیف نہ پائی۔

۹. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ غروب آفتاب سے پہلے چراغ روشن کرنا پریشانی کو دور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے۔

۱۰. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ گھر کا کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو۔ دن ہی دن میں نکال دو کیونکہ شیطان کوڑے پر سکونت اختیار کرتا ہے۔

۱۱. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ مکان میں جھاڑو دینے اور صفائی کرنے سے افلاس زائل ہوتا ہے۔

علاج و معالجہ اور مسائل کا روحانی حل :

رسولؐ خدا اور آئمہ معصومینؑ نے مختلف مواقعوں پر لوگوں کے مسائل کے حل کے لیے کلام الٰہی کے ذریعے تعلیم دی۔

۱. حضرت رسول خدا ﷺ سے باسناد معتبرہ منقول ہے کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو۔ فرمایا کہ صدقہ بڑی بڑی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے اور بہت صدقہ دینے والا ذلت وخواری اور خرابی کی موت نہیں مرتا۔

۲. حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ جب تک مرض صحت پر غالب نہ آجائے کسی مسلمان کے لیے دوا کرنا زیبا نہیں ہے۔

۳. معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ کوئی دوا ایسی نہیں جو بدن میں کوئی نہ کوئی مرض نہ پیدا کردے اور اس تدبیر سے زیادہ نافع کوئی تدبیر نہیں ہے کہ جب تک مجبوری نہ دیکھے نظام جسمانی میں دست اندازی نہ کرے۔

۴. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو بندہ خدائے تعالیٰ کو پیارا ہوتا ہے اس کے لیے تین تحفوں میں سے ایک نہ ایک بھیجتا ہے۔ بخار یا دردسر یا درد چشم۔

۵. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے چونکہ حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا ہے پس حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کے لیے مٹی کھانا حرام کردیا۔

۶. حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص دھوپ میں بیٹھے آفتاب (سورج) کی طرف پشت کرلے کیونکہ آفتاب کی طرف منہ کرکے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

۷. معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو بندہ مومن ایک رات بیمار رہے اور اُس بیماری کو اس طرح سہے جو سہنے کا حق ہے یعنی اپنی تکلیف کی کسی کو خبر نہ کرے بلکہ جب صبح ہو تو خدائے تعالیٰ کا شکر کرے تو پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب اُس کو عطا کرے گا۔

۸. ہر شدت وتکلیف میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پڑھیں

۹. رزق میں کمی ہو جائے تو استغفار "استغفر اللہ ربی واتوب اِلَیہِ" پڑھو

۱۰. کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھو

۱۱. سورہ مومن میں ستر بیماریوں کے لیے شفا ہے

۱۲. طلوع آفتاب سے پہلے جس نے قل ھو اللہ احد اور انا انزلنا پڑھا اُس روز اس سے کوئی گناہ صادر نہ ہوگا خواہ ابلیس کتنی بھی کوشش کرے

۱۳. جس نے طلوع آفتاب سے پہلے گیارہ مرتبہ سورہ توحید اور اسی طرح انا انزلنا اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کی اس کا مال ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

۱۴. طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان رزق طلب کرو یہ وہ ساعت ہے جس میں خدا اپنے بندوں کو روزی تقسیم کرتا ہے۔

۱۵. اپنی منزل پر وارد ہوتے وقت سورہ توحید پڑھو کیونکہ اس سے فقر دفع ہوتا ہے

۱۶. جس نے سونے کے وقت بستر پر سورہ توحید پڑھا خداوند عزوجل پچاس ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے تاکہ تمام رات اسکی پاسداری کرتے رہیں۔

۱۷. امراض قلب سے محفوظ رہنے کے لیے نماز فجر اور مغرب کے بعد اول وآخر تین تین مرتبہ درود کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیں" یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا لَااِلٰهَ اِلَّا اَنتَ اَسئَلُکَ اَن تُحیِیَ قَلبِی "

۱۸. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی مرض لاحق ہو سات دفعہ سورہ الحمد پڑھے اغلب ہے کہ آرام ہو جائے گا۔ اگر پھر بھی آرام نہ ہو تو ستّر مرتبہ پڑھے۔ میں ضامن ہوں کہ اس مرتبہ اُسے ضرور آرام ہو جائے گا۔

۱۹. حالت سفر میں تم میں سے اگر کوئی گم (راستہ بھول جائے) ہو جائے یا ڈر جائے اُسے اس طرح مدد طلب کرنی چاہیے " یَاصَالِحُ اَغِثنِی " کیونکہ جنوں میں سے ایک جن جس کا نام صالح ہے شہروں میں تمہارے مکانوں میں گھومتا رہتا ہے جب وہ تمہاری آواز سنتا ہے جواب دیتا ہے اور راستہ بھولے ہوئے کی رہبری کرتا ہے اور چوپایوں کو حراست میں رکھتا ہے۔

۲۰. رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اس کو پوری عمر کی عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

۲۱. خوفناک ویران بیانوں سے گزرتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ کر آیۃ الکرسی پڑھ لو۔
۲۲. جو روز جمعہ سورہ نساء کو پڑھے فشارِ قبر سے محفوظ رہے گا۔
۲۳. جو ہر جمعرات کو سورہ مائدہ کی تلاوت کرے وہ کبھی مشرک نہ ہوگا۔
۲۴. اگر کوئی مرضِ مہلک میں مبتلا ہوجائے تو سورۃ الانعام کی تلاوت کرے نجات پائے گا۔
۲۵. چوروں سے اپنے مال کی حفاظت کے لیے بستر پر سونے کو جائے تو ان دو آیات (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰۔۱۱۱) پڑھے تو مال محفوظ رہے گا۔
۲۶. جو شخص اس سورہ بنی اسرائیل کو ہر شبِ جمعہ پڑھے نہ مرے گا تاوقتیکہ جناب صاحب الامرؑ (امام مہدیؑ) کی زیارت سے مشرف نہ ہوجائے اور یہ شخص حضورؑ کے اصحاب میں شامل ہوگا۔
۲۷. جو ان دو سوروں سورہ ابراہیم و سورہ حجر کو جمعہ کے روز دو رکعت نماز میں پڑھے وہ کبھی تہی دست اور فقیر نہ ہوگا۔
۲۸. جو سورہ نحل کی تلاوت کریگا وہ کبھی مقروض نہ ہوگا۔
۲۹. جو سورہ حج کو ہر تیسرے روز پڑھے گا وہ اُسی سال حج سے مشرف ہوگا۔
۳۰. سورہ یاسین قلب قرآن ہے اس کا پڑھنا بلاؤں سے نجات دلاتا ہے اور روزی میں وسعت کا سبب بنتا ہے۔
۳۱. ہر بیماری کے دفع کرنے کے لیے سات مرتبہ سورہ حمد پڑھنا کافی ہے اور اگر پھر بھی بیماری دور نہ ہوتو ستر مرتبہ پڑھے۔
۳۲. جو کوئی سورہ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھے تو وہ اپنا اور اپنے مال کا نقصان نہ دیکھے گا۔
۳۳. جو ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے گا خدا اس سے ہزار بلاؤں کو دفع فرمائے گا۔
۳۴. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ جس شخص کا نطفہ متغیر ہوجائے یعنی اُس سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہو، اُس کو چاہیے کہ دودھ میں شہد ملا کر پی لیا کرے۔
۳۵. ایک شخص نے حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں کمی اولاد کی شکایت کی، اُن حضرت نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اور مُرغی کا انڈہ پیاز کے ساتھ کھایا کرو۔

۳۶. جو شخص کسی بیمار پر سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ قل اعوذ برب الناس اور سورہ قل اعوذ برب الفلق پڑھے اور مریض کے چہرے پر ہاتھ پھیرے مرض زائل ہو جائے گا۔

۳۷. امام نے فرمایا کہ تاثیر چشم صحیح ہے خود اپنی ہی نظر خود کو اور دوسرے کو لگ جاتی ہے لہٰذا نظر بد سے حفاظت کے لیے تین مرتبہ **ماشاء اللہ لاقوۃ الاباللہ العلی العظیم** پڑھ لیا کرو اور اگر کسی کو اپنے اوپر نظر بد کا اندیشہ ہو تو جب گھر سے باہر جائے تو سورہ معوذتین پڑھ لیا کرے محفوظ رہے گا۔

۳۸. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس شخص کو نظر لگ گئی ہو دونوں ہاتھ منہ کے برابر بلند کر کے سورہ حمد اور سورہ اخلاص و معوذتین پڑھ کر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے اور منہ پر پھیرے۔

۳۹. جو شخص **استغفر اللہ ربی واتوب الیہ** کہتا ہو وہ کبھی متکبر اور مغرور نہیں ہوتا۔

۴۰. جب چھینک آئے تو الحمدللہ رب العٰلمین کہو کیونکہ امام نے فرمایا کہ چھینک آنا تین روز تک موت سے امان ہے۔

۴۱. حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ گائے کا دودھ دوا ہے۔

۴۲. معتبر حدیث میں حجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص پر افلاس کا زور زیادہ ہو اُسے "**لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم**" زیادہ پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اس میں بہتر (۷۲) امراض کے لیے شفا ہے۔

۴۳. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ گم شدہ کی واپسی کے لیے دو رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور بعد نماز کے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ کہیں۔

اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّآلَّۃِ وَالھَادِی مِنَ الضَّلَا لَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍوَّ احفظ عَلَیَّ ضَآلَّتِی وَارْدُوھَا اِلَیَّ مَالَمِۃً یَااَرحَمَ الرَّاحِمِینَ فَاِنَّھَامِن فَضلِکَ وَعَطَآئِکَ یَا سَیَّارَۃَ اللہِ فِي الاَرضِ رُدُّوا عَلَیَّ ضَآلَّتِی فَاِنَّھَامِنَ اللہِ وَعَطَآئِہٖ۔

ترجمہ: "یا اللہ اے گم شدہ چیزوں کے واپس دلانے والے کی اے گمراہی سے راہ راست پر لانے والے محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت بھیج۔ میری گم شدہ شے کی حفاظت فرما اور اُسے جوں کی توں

واپس فرما دے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے وہ تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل سے میرے قبضے میں تھی۔ اے اللہ کے خاص بندو جو زمین پر موکل ہو اور اے اللہ کی طرف سے زمین میں گشت کرنے والو میری گم شدہ شے مجھے واپس کردو کیونکہ وہ اللہ ہی کے فضل سے مجھے ملی تھی۔"

پھل اور سبزیوں سے علاج:

۱. منقول ہے کہ لوبیا کھانا اندرونی ریاح کو دفع کرتا ہے۔

۲. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص سات دانہ خرمہء عجوہ (ایک قسم خرمے کی ہے جو اطراف مدینہ میں پیدا ہوتا ہے) کے نہار منہ کھالیا کرے تو اُسے کوئی زہر یا مرض یا سحر یا بھوت یا پلید ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

۳. دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سات دانے عجوہ کے سوتے وقت کھالیا کرے اگر اُس کے پیٹ میں کیڑے ہونگے تو مر جائیں گے۔

۴. احادیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت نوحؑ کشتی سے اُترے تو آدمیوں کی ہڈیاں دیکھ کر اُن کو بڑا صدمہ ہوا۔ حق تعالیٰ نے اُنھیں وحی فرمائی کہ تم سیاہ انگور کھاؤ تاکہ تمہارا غم دُور ہو جائے۔

۵. دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی پیغمبر نے اندوہ وغم کی شکایت کی تھی اُنھیں وحی کی گئی کہ تم انگور کھاؤ۔

۶. دو سندوں سے حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ طائف کی منقیٰ رگ پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ کاہلی اور ماندگی کھو دیتی ہے اور دل خوش کرتی ہے۔

۷. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ درخت خرما کی لکڑی کا دھواں حشرات الارض اور زہریلے جانوروں کو بیکار کر دیتا ہے۔

۸. بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سیب معدے کو صاف کرتا ہے۔

۹. حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ سیب کھاؤ کہ وہ معدے کو پاک کرتا ہے۔

۱۰. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بہی (ناشپاتی کی شکل کا ایک پھل) کھانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

۱۱. جو تین دن مسلسل نہار منہ ناشپاتی کھائے تو اُس کا ذہن صاف ہو جاتا ہے، علم وحلم سے پُر ہوتا ہے اور ابلیس وفوج ابلیس سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۲. ناشپاتی دل میں جلا پیدا کرتی ہے درد شکم دور کرتی ہے۔

۱۳. انجیر کھاؤ قولنج کے لیے مفید ہے۔

۱۴. کدو کھاؤ یہ دماغی قوت کو بڑھاتا ہے رسولؐ خدا کدو کو پسند فرماتے تھے۔

۱۵. خرما (چھوہارا، کھجور) کھاؤ یہ بہت سی بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔

۱۶. بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ امرود کھانا دل کو جلا دیتا ہے اور بحکم خدا اندرونی دردوں کو ساکن کرتا ہے۔

۱۷. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ امرود کھانا معدے کو صاف کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اور پیٹ بھرے پر کھانا بہ نسبت نہار منہ کے بہتر ہے۔

۱۸. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ انجیر درد قولنج کے لیے مفید ہے۔

۱۹. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی میوہ کھائے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے تو وہ اُسے نقصان نہ پہنچائے گا۔

۲۰. حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو چقندر کے پتّے کھِلاؤ کہ اُن میں شفا ہی شفا ہے۔

۲۱. حضرت امیر المومنینؑ کو وصیت کی کہ یا علیؑ کدو کھانا لازم سمجھو کہ اُس سے دماغ بڑھتا ہے اور عقل زیادہ ہوتی ہے۔

۲۲. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مولی کے تین خواص ہیں۔ پتا اس کا زہریلی ہوائیں بدن سے نکال دیتا ہے۔ تخم اس کا ہاضم طعام ہے اور ریشہ دافع بلغم ہے۔

۲۳. چار معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ شلغم کھاؤ اور جہاں تک مل سکیں کھاؤ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اُس کے جسم میں بالخورہ اور جذام کی رگ نہ ہو اور شلغم اُس رگ کو گُھلا دیتا ہے۔

۲۴. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جب تم کسی شہر میں پہنچو تو سب سے پہلے وہاں کی پیداوار پیاز کھالو کہ اُس شہر کی بیماریاں تم سے دُور رہیں گی۔

۲۵. حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ شہد میں ہر مرض کے لیے شفا ہے اور جو شخص ہر روز نہار منہ ایک انگلی بھر کھالیا کرے اُس کا بلغم بھی دفع ہو جائے گا اور سودا (جنون، دیوانگی) بھی جاتا رہے گا ذہن بھی صاف ہو جائے گا اور حافظہ بھی قوی ہوگا۔

امراض اور دعائیں

بخار:

ا. حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ایک رات کا بخار ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور دو رات کا بخار دو سال کی عبادت کے برابر اور تین رات کا بخار ستر برس کی عبادت کے برابر ہے

۲. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک رات کا بخار اگلے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ بخار کے دفعیہ کے لیے دعا اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کوئی چیز نفع بخش نہیں۔

۳. بخار میں مبتلا ہونے کی صورت میں دعائے نور پڑھا کرو۔

۴. بخار کی صورت میں آیۃ الکرسی کو کسی برتن پر (چینی کی پلیٹ پر زعفران سے) لکھ کر پانی سے دھو کر پی لیں۔

۵. روایت معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ کو سخت بخار آگیا جبرئیلؑ نے آ کر آنحضرتؐ پر یہ دعا پڑھی فوراً بخار جاتا رہا۔

بِسمِ اللہِ اَرقِیکَ بِسمِ اللہِ اَشفِیکَ بِسمِ اللہِ اُوَدِیکَ مِن کُلِّ دَآءٍ یُغنِیکَ بِسمِ اللہِ وَاللہُ شَافِیکَ بِسمِ اللہِ خُذھَافَلتُھَنِّئکَ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ فَلَا اُقسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ لَتبرَّءَ نَّ بِاِذنِ اللہِ

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے شروع کر کے میں تمہارے لیے تعویذ کرتا ہوں اور اللہ کے نام سے میں تمہیں شفا دیتا ہوں۔ اللہ کے نام سے میں تمہاری ہر بیماری کا علاج کرتا ہوں۔ اللہ ہی کا نام

کافی ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تم کو شفا دینے والا ہے۔ اللہ کے نام سے اس کولو کہ یہ تم کو گوارا ہو۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو معاف کرنے والا ہے اور مہربان ہے۔ میں ستاروں کی جائے قیام اور جائے سیر کی قسم کھاتا ہوں اللہ کے حکم سے اب یقیناً تم بیماری سے بری ہو جاؤ گے۔''

برص (سفید داغ) اور جذام:

۱. جس کے جسم پر برص کے سفید داغ ہوں سورہ یاسین کو شہد سے لکھ کر پانی سے دھو کر پی لے۔

۲. حدیث معتبر میں منقول ہے کہ یونس ابن عمار نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں سفید داغوں کی شکایت کی جو اُس کے چہرے پر پیدا ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا کہ پچھلی رات میں جبکہ ثلث شب باقی ہو اُٹھ کر وضو کر اور نماز شب بجالا اور پہلی دو رکعتوں کے آخری سجدے میں یہ دعا پڑھ۔ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیمُ یَا رَحمٰنُ یَارَحِیمُ یَا سَامِعُ الدَّ عَوَاتِ یَامُعطِی الخَیرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ اَعطِنِی مِن خَیرِالدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِمَااَنتَ اَھلُہٗ وَاصرِف عَنِّی مِن شَرِّالدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ وَاَذھِب عَنِّی ھٰذَالوَجعَ فَاِنَّہٗ قَدغَاظَنِی وَاَحزَنَنِی ۔

ترجمہ: ''اے بزرگ اے برتر اے بندوں پر رحم کرنے والے وقتِ حساب درگزر کرنے والے اے دُعاؤں کے سُننے والے، اے عمدہ عمدہ چیزیں عطا فرمانے والے تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور مجھے دُنیا و آخرت کی وہ خوبیاں عطا فرما جو تیرے دینے کے لائق ہیں اور مجھ سے دُنیا و آخرت کی تمام بدیاں دور کر دے اور اس بیماری کو بھی دفع فرما کیونکہ اس نے مجھے رنج وتعب میں ڈال رکھا ہے''۔ ہذا الوجع کی جگہ مرض کا نام لینا چاہیے۔

اور تضرع وزاری بہت کر۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا اور کوفہ پہنچنے سے پہلے پہلے وہ سفید داغ غائب ہو گئے۔

۳. دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ سورہ انعام کو شہد سے کسی برتن پر لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پئیں تو سفید داغ جاتے رہیں گے۔

۴. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ کسی چیز کے پیٹ بھر کھانے سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔

۵. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ چقندر گائے کے گوشت میں پکا کر کھانے سے سفید داغ جاتے رہتے ہیں۔

۶. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ گائے کا گوشت سفید داغ اور جذام کو زائل کرتا ہے۔

۷. جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو لبیں (مونچھیں) کتروانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

۸. حضرت موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ہر شخص کے جسم میں جذام کی رگ موجود ہے اور اُس رگ کو شلغم کا کھانا گھلا دیتا ہے۔

فالج:

۱. حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ فالج سے محفوظ رہے گا۔

جنات:

۱. حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی شخص نے شکایت کی کہ میرا ایک ہی لڑکا ہے اُسے کبھی تو جن ستاتا ہے اور کبھی ام الصبیان۔ نوبت یہ پہنچی ہے کہ سب گھر والے اُس کی زندگی سے مایوس ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کسی برتن پر سات مرتبہ مشک وزعفران سے سورہ حمد لکھو اور اُسے پانی سے دُھو کر ایک مہینے تک وہی پانی بچے کو پلاؤ۔ راوی کا بیان ہے وہ عارضہ اوّل ہی مرتبہ کے پلانے سے جاتا رہا۔

۲. حضرت امام محمد باقرؑ سے مقول ہے کہ جس شخص کو جن نے دبا لیا ہو اُس پر سورہ الحمد اور قُل اعُوذ برب النّاس اور قُل اعُوذ برب الفلق ہر ایک دس دس مرتبہ پڑھیں اور یہی تینوں سورتیں

ایک برتن میں مشک وزعفران سے لکھ کر پانی سے دھوکر اُسے پلائیں اور مومنوں کے وضو اور غسل کے پانی سے اُسے نہلائیں۔

آنکھ :

۱. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ سُرمہ لگانے سے مُنھ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور پلکیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

۲. ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سُرمہ لگانے سے نئی پلکیں پیدا ہوتی ہیں۔ بینائی تیز ہوتی ہے۔

۳. حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کی بینائی ضعیف ہوگئی ہو اُسے لازم ہے کہ سوتے وقت چار سلائیاں داہنی آنکھ میں اور تین بائیں آنکھ میں لگایا کرے۔

۴. حدیث معتبر میں جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں اُسے چاہیے کہ درست اعتقاد سے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے ضرور آرام ہو جائے گا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جس کی آنکھیں دُکھیں وہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعنِی بِسَمعِی وَبَصَرِی وَاجعَلھُمَا الوَارِثِینِ مِنِّی وَنصرنِی عَلیٰ مَن ظَلَمَنِی وَاَرِنِي فِیهِ ثَارِی ۔

ترجمہ: ''یا اللہ مجھ پر ایسا فضل کر کہ اپنی قوت سامعہ و باصرہ سے آخر دم تک پورا پورا فائدہ اُٹھاتا رہوں اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے برخلاف میری مدد کر اور جو بدلا میرے ظلم کا تو اُس سے لے وہ مجھے ان آنکھوں سے دکھلا دے۔''

۵. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے بینائی کم ہو جانے کی شکایت کی اور عرض کیا کہ اتنی کم ہوگئی ہے کہ رات کو مجھے کچھ نہیں سوجھتا، فرمایا کہ تو آیہ اللّٰهُ نُورُ السّمٰوٰتِ وَالارض (یہ آیت سورہ نور رکوع ۵ کے اول میں ہے) آخر تک کسی جام (چینی کی پلیٹ) پر چند مرتبہ لکھ اور پانی سے اُسے دھوکر ایک شیشی میں رکھ چھوڑ اور ایک سوسلائی بھر کر اس میں سے آنکھوں میں لگا لیا کر۔ راوی کہتا ہے کہ سو سلائیاں نہ لگانے پایا تھا کہ میری بینائی عود کر آئی۔

۶. جناب امیر المومنینؑ نے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاریؓ سے فرمایا کہ آنکھیں دُکھنے کی حالت میں بائیں کروٹ سونے اور خرمہ کھانے سے پرہیز کرو۔

۷. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب آنکھوں کے متعلق کوئی شکایت ہو تو مچھلی کھانے سے نقصان ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر آنکھوں پر ملنے سے آشوب چشم نہیں ہونے پاتا۔ اسی طرح جمعرات اور جمعہ کو ناخن ولبیں (مونچھیں) کتروانے سے آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

۸. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ مسواک کرنے سے آنکھوں سے پانی آنا موقوف ہو جاتا ہے اور روشنی بڑھتی ہے۔

کان:

۱. کسی شخص نے حضرت امام محمد باقرؑ سے بہرے پن کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے کانوں پر ہاتھ پھیر اور یہ آیتیں پڑھ۔

لَو اَنزلنَا هٰذَاالقُراٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَأَيتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًامِّن خَشيَةِ اللهِ وَتِلكَ الاَمثَالُ نَضرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُم يَتفَكَّرُونَ ٥ هُوَاللهُ الَّذِی لَآ اِلَهَ اِلاَّ هُوَعَالِمُ الغَيبِ وَاشَّهَادَةِ هُوَالرَّحمٰنُ الرَّحِيمُ ٥ هُوَاللهُ الَّذِی لَآاِلٰهَ اِلاَّ هُوَالمَلِکُ القُدُّوسُ السَّلَامُ المُؤمِنُ المُهَيمِنُ العَزِيزُ الجَبَّارُ المُتَكَبِّرُ سُبحَانَ اللهِ عَمَّايُشرِكُونَ ٥ هُوَاللهُ الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّرُلَهُ الاَسمَآءُ الحُسنٰی يُسَبِّحُ لَهُ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَهُوَالعَزُالحَكِيمُ۔

(سورہ حشر آیات ۲۱ تا ۲۴)

ترجمہ: ''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (تو اے ہمارے رسولؐ) تم دیکھتے کہ (وہ پہاڑ بھی) ہمارے خوف سے لرزتا اور پھٹ جاتا۔ یہ مثالیں اُن لوگوں کے لیے اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ غور وفکر کریں۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہے جو تمام حالات آئندہ اور موجودہ سے واقف ہے بندوں کے گناہ دیکھنے والا اور روزی برقرار رکھنے والا اور عاقبت میں اُن کے قابل عفو گناہوں سے درگزر کرنے والا ہے۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بادشاہ ہے پاک و پاکیزہ ہے۔ موجب سلامتی، امن دینے والا، نگہبانی کرنے والا، غالب

،زبردست، صاحب عظمت ہے۔ مشرکین جن جن چیزوں کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اُس کی ذات مبّرا اور منزہ ہے۔ اللہ کل چیزوں کا بنانے والا تمام عالم کا پیدا کرنے والا اور ہر شے کی صورت مقرر کرنے والا ہے۔ تمام عمدہ عمدہ نام اُسی کے ہیں۔ آسمان اور زمین کی کل چیزیں اُس کی عبادت کرتی ہیں اور وہ صاحب حکمت وغلبہ ہے۔"

دانت:

۱. ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں دانتوں کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ راتوں کو اس درد کے مارے چین نہیں پڑتا۔ فرمایا کہ اب جس وقت درد معلوم ہو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سورہ الحمد اور سورہ قل ہو اللہ احد پڑھ کر یہ آیت پڑھ لی جیو۔

وَتَرَی الجِبَالَ تَعسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنعَ اللّٰهِ الَّذِی اَتقَنَ کُلَّ شَیءٍ اِنَّهُ خَبِیرٌ بِمَا تَفعَلُونَ ۔ (سورہ نمل آیت ۸۸)

ترجمہ: "دیکھے گا تو پہاڑ کو اس گمان کے ساتھ کہ وہ ساکن ہے مگر وہ اس طرح چلتا ہوگا جس طرح بادل چلتا ہے یہ خدا کی کارسازی ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی ضرورت کے مناسب بنایا ہے اور تمہاری کل کاروائیوں سے وہ واقف ہے۔"

۲. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو سرکہ شراب سے بنا ہو اُس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ دانتوں کی جڑیں مستحکم ہوجاتی ہیں۔ عقل کی قوت بڑھتی ہے۔

گلے:

۱. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ گلے کے درد کے لیے دودھ پینے سے زیادہ نفع بخش کوئی چیز نہیں ہے۔

پیٹ،ناف یا کمر کا درد:

۱. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ آنحضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ اُس سے کہدے کہ تھوڑا سا شہد گرم پانی میں ملا کر پی لے۔

۲. کسی شخص نے حضرت امیرالمومنینؑ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا گرم پانی پی لے اور یہ دعا پڑھ لے۔

یَااَللهُ یَا اَللهُ یَا اَللهُ یَارَحِیمُ یَا رَبَّ الاَربَابِ یَااِلٰهَ الاٰلِهَةِ یَامَلِکَ المُلُوکِ یَاسَیِّدَالسَّادَاتِ اِشفِنِی بِشِفَآئِکَ مِن کُلِّ دَاءٍ وَّ سُقمٍ فَاِنِّی عَبدُکَ وَابنُ عَبدِکَ انقَلِبُ فِی قَبضَتِکَ۔

ترجمہ: ''یا اللہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے گناہوں سے درگزر کرنے والے اے مجازی پرورش کرنے والوں کے حقیقی پروردگار اے باطل معبودوں کے بھی حقیقی معبود۔ اے بادشاہوں کے بادشاہ اے سرداروں کے سردار مجھے ہر بیماری اور تکلیف سے کلی صحت عنایت فرما کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور ہر وقت تیرے قبضہ واختیار میں ہوں۔''

۳. کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے ناف کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھ لو۔

وَاِنَّهُ لِکِتَابُ عَزِیزٌ ۝ لَّا یَاتِیهِ البَاطِلُ مِن بَینِ یَدَیهِ وَلَامِن خَلفِهِ تَنزِیل'' مِن حَکِیمٍ حَمِیدٍ۔ (سورہ فصلت (حم سجدہ) آیت ۴۱۔۴۲)

ترجمہ: ''ذرا شک نہیں کہ یہ کتاب ایسی زبردست ہے کہ نہ اس سے پہلے کی کوئی چیز اس کو منسوخ کرنیوالی ہے اور نہ اس کے بعد کوئی ناسخ آنیوالی ہے یہ اس صاحب حکمت کی نازل کی ہوئی ہے جو ہر طرح سے صاحب حمد ہے۔''

۴. ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس کی کمر میں درد ہو وہ کمر پر ہاتھ پھیرے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّد'' رَّسُولُ اللهِ صَلَّ اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهِ وَلَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ العَلِیِّ العَظِیمِ اَللّٰهُمَّ امسَح عَنِّی مَا اَجِدُفِی خَاصِرَتِی۔

ترجمہ: ''خدا کے نام سے اور خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے رسول ہیں اُن پر اور اُن کی آلِ پاک پر خدا رحمت نازل فرمائے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے امداد کی کسی میں قدرت وقوت نہیں ہے۔ یا اللہ جو کچھ مجھے کمر میں محسوس ہوتا ہے اس کو دور فرما۔'' اور ہر مرتبہ ہاتھ کو نیچے کی طرف اس طرح لے جائے گویا درد کو سونت ڈالا۔

۵. ایک روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنینؑ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ آیت پڑھو۔

وَمَا کَانَ نَفسٍ اَن تَمُوتَ اِلاَّ بِاذنِ اللہِ کِتَابًا مُؤَجَّلاً وَمَن یُّرِدثَوَابَ الدُّنیاَ نُؤتِہٖ مِنھَا وَمَن یُّرِدثَوَابَ الاٰخِرَۃِ نُؤتِہٖ مِنھَا وَسَنَجزِی الشَّاکِرِینَ ۔ (سورہ آلِ عمران آیت ۱۴۵)

ترجمہ: '' کوئی نفس سوائے خدا کے حکم کے جو مقرر ہو کر لکھا گیا ہے مر نہیں سکتا اور جو شخص دنیا کے بدلے کا طالب ہے اُسے ہم وہی دیتے ہیں اور جو شخص ثواب آخرت کا خواستگار ہے اُسے وہی ملتا ہے قریب ہے کہ شکر کرنے والوں کو ہم نیک بدلہ دیں گے۔''

اور سات مرتبہ سورہ انا انزلناہُ پڑھے۔

۶. کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ دسترخوان پر جو ریزے گرتے ہیں اُن کو اکٹھا کر کے کھانے سے درد کمر کو آرام ہو جاتا ہے۔

۷. حضرت جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سات دانے کھجور کے کھالے اگر اُس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مر جائیں گے۔

پیچش:

۱. ایک اور حدیث میں کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے پیچش کی شکایت کی۔ فرمایا: تھوڑا پانی لے کر یہ آیتیں پڑھو۔ اور اس پانی کو پی لو اور پیٹ پر ہاتھ پھیرو۔

یُرِیدُاللہُ بِکُمُ الیُسرَوَلَایُرِیدُبِکُمُ العُسرَ تین مرتبہ اور اَوَلَم یَرَالَّذِینَ کَفَرُوا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ کَانَتَا رَتقًا فَفَتَقنَا ھُمَا وَجَعَلنَا مِنَ المَآ ءِ کُلَّ شَیءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤمِنُونَ۔ (سورہ انبیاء آیت ۳۰)

ترجمہ: '' اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے مشکل نہیں چاہتا۔'' '' جو لوگ منکر ہیں کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان وزمین دونوں بستہ تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی آسمان سے پانی

برسنے لگا اور زمین سے نباتات اُگنے لگے اور پانی کو ہر شے کی زندگی قرار دیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔"

۲. کسی شخص نے حضرت امام رضاؑ سے پیچش کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا کہ اخروٹ کو آگ پر بھون لو اور چھیل کر کھالو۔

مسّے:

۱. علی ابن نعمان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضاؑ سے عرض کیا کہ میرے بدن پر مسّے بہت نکل آئے ہیں اور مجھے ان کے سبب سے بہت ہی تردد ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہر ہر مسّے کے لیے سات سات جو لے لو اور ایک ایک جو پر سات سات مرتبہ سورہ الواقعہ اور سات سات مرتبہ یہ آیت پڑھو۔

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّى نَسفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفصَفًا ۝ لَّا تَرٰى فِيهَا عِوَجًا وَّلَا اَمتًا۔ (سورہ طٰہٰ آیت ۱۰۵ تا ۱۰۷)

ترجمہ: " اے ہمارے رسول یہ تجھ سے پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں تو کہدے کہ میرا پروردگار ان کو ریت بنا کر اُڑا دے گا اور پھر زمین کو چٹیل میدان اور لق ودق بیابان کر دے گا جس میں نہ بلندی باقی رہے گی نہ پستی۔"

پھر ہر ہر جو کو ایک ایک مرتبہ ہر ہر مسّے پر مل لو اس کے بعد سب جو اکٹھا کر کے ایک نئے کپڑے میں باندھ لو۔ پھر ایک پتھر اُس کپڑے میں باندھ کر کسی کوئیں میں ڈال دو بہتر ہوگا کہ یہ عمل تحت الشعاع (وہ تاریخیں جن میں چاند غائب رہتا ہے ۲۷ تا ۳۰ تک ہیں) میں کیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا ایک ہفتے میں سب مسّے جاتے رہے۔

درد عرق النساء:

۱. کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں درد عرق النساء کی شکایت کی حضرت نے فرمایا اب جس وقت اس کا اثر معلوم ہو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا۔

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ اَعُوذُ بِسمِ اللهِ الکَبِیرِ وَاعُوذُ بِسمِ اللهِ العَظِیمِ مِن شَرِّ کُلِّ عِرقٍ نَعَّارٍ وَ مِن شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

ترجمہ: ''خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں اور خدا پر ہی بھروسہ ہے اور ہر ایک پھڑکنے والی رگ کے شر اور آگ کی تیزی کے شر سے خدائے بزرگ وبرتر کی پناہ مانگتا ہوں''۔

اُس شخص نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی تھی کہ مرض سے نجات مل گئی۔

بواسیر:

۱. کسی شخص نے حضرت امام رضاؑ سے بواسیر کی شکایت کی فرمایا کہ سورہ یٰسین شہد سے لکھ کر دھوکر پی لو۔

۲. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ تر اور خشک انجیر کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے اور درد نقرس اور اندرونی برودت کے غلبہ کو نفع ہوتا ہے۔

کام کی باتیں

رسولؐ خدا نے فرمایا:

۱. جو مٹی کھائے وہ ملعون (لعنت کیا ہوا) ہے۔

۲. جب تم میں سے کوئی اپنے کپڑے اتارے تو بسم اللہ کہے تا کہ اسے جن نہ پہنیں۔

۳. جب تم اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچو تو بسم اللہ کہو اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۴. جب تم اپنے گھر سے نکلو تو بسم اللہ کہو اس سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

۵. دروازے کے پیچھے خاک نہ جمع کرو یہ شیطان کی جائے پناہ ہے۔

۶. گوشت کا رومال (گوشت کی جھلی) گھر میں نہ رکھو یہ شیطان کا مسکن ہے۔

۷. ایک سواری پر تین آدمی نہ بیٹھو ورنہ ان میں سے ایک ملعون ہوگا اور وہ سب سے اگلا ہوگا۔

۸. اپنی اولاد کو کفن فروش، سنار، قصاب، غلہ فروش اور بردہ فروش (آدمیوں کی خرید و فروخت کرنے والا) نہ بنانا۔

ائمہ معصومینؑ نے فرمایا

۱. حمام میں کبھی کنگھی نہ کرو۔ اس سے بال کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔

۲. اپنا سر مٹی سے کبھی نہ دھونا اس سے چہرہ بدشکل ہو جاتا ہے۔

۳. اپنے پاؤں کے تلوے کو جھانوے اور اینٹ سے نہ رگڑو اس سے برص کا مرض پیدا ہوتا ہے۔

۴. کھڑے ہو کر ہرگز پانی نہ پیو اور پاک صاف پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرو اور کسی قبر کے گرد ہرگز چکر نہ لگاؤ۔ جو ایسا کرے گا اسکو اگر کوئی مرض لگ جائے تو وہ اپنے سوا کسی کو برا نہ کہے۔

۵. اگر تم کتے کا بھونکنا اور گدھے کی ڈھینچ سنو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ چاہو اس لئے کہ یہ وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

۶. مومن داہنی کروٹ قبلہ رو سوتا ہے۔

۷. معدہ بیماریوں کا گھر ہے پرہیز سو دواؤں کی ایک دوا ہے۔

۸. کھانے کی ابتدا نمک سے کرو۔

۹. رات کو کھانا نہ کھانا خرابی بدن کا باعث ہوتا ہے۔

۱۰. رنگا رنگ کھانے سے پیٹ بڑھ جاتا ہے۔

۱۱. شکم پُر ہو کر حمام میں جانا مرض کا باعث ہوتا ہے۔

۱۲. شہد ہر مرض کے لیے بے ضرر دوا ہے جو بلغم کو چھانٹتی ہے اور دل کو جلا بخشتی ہے۔

۱۳. سرکہ سودا (جنون، پاگل پن) کا زور توڑتا ہے اور صفراء کا جوش کم کرتا ہے۔

۱۴. حجامت بدن کو صحیح اور عقل کو محکم کرتی ہے۔

۱۵. روغن چہرہ کو نرم، دماغ کو تیز اور پانی کے جسم پر بہنے کو آسان کر دیتا ہے خشکی کو دفع کرتا

اور رنگ صاف کرتا ہے۔

۱۶. نورہ نشاط لاتا اور جسم کو پاک کرتا ہے۔

۱۷. ناخن تراشنے سے بڑے بڑے درد دفع ہو جاتے ہیں اور روزی بڑھتی ہے اور ناخن کاٹنے کے لیے بہتر دن جمعہ کا ہے۔

۱۸. کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے سے روزی میں زیادتی ہوتی ہے۔

۱۹. سیب کھانے سے معدے کی صفائی ہوتی ہے۔

۲۰. ٹھنڈے پانی سے مبرز دھونے سے بواسیر کٹ جاتی ہے۔

۲۱. بہی (ناشپاتی کی شکل کا ایک پھل) کھانے سے کمزور قلب کو قوت پہنچتی ہے معدہ پاک ہوتا ہے دل کی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے بزدل بہادر ہوتا ہے بچے نیک ہوتے ہیں۔

۲۲. کھانا کھاتے وقت جو کچھ دستر خوان پر گر جائے کھالو کیونکہ جو شخص بھی شفا چاہتا ہے اس کے مرض کے لیے بحکم خدا اس میں شفاء ہوتی ہے۔

۲۳. جب کوئی شخص کھاتا ہو اور انگلیوں کو چوس لے جو کھانے میں آلودہ ہوں تو خدائے عز و جل فرماتا ہے کہ خدا تجھے برکت دے۔

۲۴. گرم غذاء کو رہنے دو یہاں تک کہ وہ ٹھنڈی ہو جائے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب کھانا سامنے آئے تو اس کو اتنی دیر رہنے دو کہ ٹھنڈا ہو جائے اور کھانے کے قابل ہو جائے خدا نے آگ کو ہماری غذا نہیں قرار دیا اور ٹھنڈے کھانے میں برکت عطا فرمائی۔

۲۵. ایسے پرندے کا گوشت مت کھاؤ جس کو سنگدانہ (معدہ) اور پاؤں کے خار نہ ہوں۔

۲۶. تلی مت کھاؤ کہ اس سے فاسد خون بنتا ہے۔

۲۷. سیاہ جوتے مت پہنو کہ پہلا شخص جس نے سیاہ جوتا پہنا فرعون تھا۔

۲۸. کھجور کھاؤ کہ اس میں امراض کے لیے شفا ہے۔

۲۹. جب کوئی مسلمان ناتواں (کمزور) ہو جائے تو گوشت اور دودھ استعمال کرے کیونکہ خدا نے ان میں قوت عطا فرمائی ہے۔

۳۰. کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ترنج (چکوترا) کھاؤ کیونکہ آلِ محمدؐ بھی ایسا ہی

کرتے تھے۔

۳۱. رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا باعث درد لا علاج ہے۔

۳۲. مچھلی کم کھایا کرو اس سے جسم کا گوشت گھل جاتا ہے بلغم بڑھتا ہے۔

۳۳. کھانے اور مشروبات پر پھونکنا نہیں چاہیے۔

۳۴. جمعہ کے روز ایک ساعت ہے جس میں کسی شخص کو حجامت نہیں بنوانی چاہیے ورنہ وہ مر جائے گا۔

۳۵. میں مومن کے لیے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ہر پندرہ روز میں ایک مرتبہ نورہ استعمال کرے۔

۳۶. اپنی اولاد کی ساتویں روز ختنہ کرو موسم گرما اور سرما سے اندیشہ نہ کرو۔

۳۷. ختنہ سے جسد (جسم) پاک رہتا ہے۔

۳۸ غیر ختنہ شدہ کے پیشاب کرنے سے زمین خدا کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے۔

۳۹. کسی کو نہ چاہیے کہ حالت سجدہ میں پھونک مارے۔

۴۰. اپنی اولاد کا عقیقہ ساتویں روز کرو اور بالوں کے ہموزن چاندی صدقہ کر کے کسی مسلمان کو دیدو۔ رسولؐ خدا حسنؑ اور حسینؑ اور تمام دوسرے بچوں کے لیے ایسا ہی کرتے تھے۔

۴۱. مردوں کو نہ چاہیے کہ اپنا لباس رانوں سے ہٹا کر کسی محفل میں بیٹھے۔

۴۲. کتوں کی قربت سے پاک رہو۔ جس نے کسی کتے کو مس کیا اگر تر ہے تو اسے چاہیے کہ غسل کر لے اور اگر خشک ہے تو پانی کپڑوں پر بہا لے۔

۴۳. (حمل کے دوران ہی) اپنی اولاد کا نام رکھ دو جب یہ نہ جانتے ہو کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی تو ایسا نام رکھو جس کا اطلاق دونوں پر ہو سکے اگر اسقاط حمل ہو جائے تو روز قیامت جب وہ مولود تم سے ملاقات کریگا جس کا تم نے کوئی نام نہ رکھا تھا تو وہ اپنے باپ سے مواخذہ کریگا کہ میرا نام کیوں نہیں رکھا گیا۔ رسول خدا نے فرزند فاطمہؑ کا نام تولد ہونے سے پہلے ہی محسن رکھدیا تھا۔

۴۴. ناشتہ نہ کرنا اور دوپہر کا کھانا نہ کھانا صحت کے لیے مضر ہے۔

۴۵. حمام میں ٹھنڈا پانی نہ پئیں اور تربوز بھی نہ کھائیں۔

۴۶. بیت الخلا (ٹوئلیٹ) میں داخل ہوتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں اور باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں۔

۴۷. بیت الخلا میں زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بواسیر کا مرض لگ جاتا ہے۔

۴۸. جب پیشاب کی حاجت محسوس ہو تو بلا تاخیر پیشاب کریں۔

۴۹. جب نیند آجائے تو سونے میں دیر نہ کریں۔

۵۰. کھانا اس وقت کھائیں جب بھوک لگے۔

۵۱. گائے کا گوشت مضر، دودھ شفا اور گھی دوا ہے۔

۵۲. نو (۹) چیزوں سے نسیان (بھول جانے) کا مرض پیدا ہوتا ہے کھٹا سیب، کزبرہ (کشنیز)، پنیر، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبروں پر لکھی ہوئی عبارت پڑھنا، دو عورتوں کے درمیان چلنا، جوئیں پڑ جانا، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا، مقام نقرہ (سرین کے اوپر کے ایک مقام) میں فصد کھلوانا۔

۵۳. تین چیزیں جسم کے لیے نہایت خطرناک بلکہ مہلک بھی ہوتی ہیں۔ شکم سیری کی حالت میں حمام میں جانا، شکم سیری میں جماع اور بوڑھی عورت سے جماع کرنا۔

۵۴. انار کے دانوں میں سے ایک دانہ جنت کا ہوتا ہے جو شخص انار کے تمام دانے کھائے چالیس روز تک شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

۵۵. سرکہ بہترین سالن ہے جس کے گھر میں سرکہ ہوگا وہ محتاج نہ ہوگا۔

۵۶. منقیٰ صفرا کو درست کرتا ہے بلغم کو دور کرتا ہے پٹھوں کو مضبوط کرتا، نفس کو پاکیزہ کرتا ہے۔

۵۷. بنفشہ کا تیل سر میں لگانا چاہیے اسکی تاثیر گرمیوں میں سرد اور سردیوں میں گرم ہوتی ہے۔

۵۸. جوزیتون کا تیل سر میں لگائے یا کھائے اسکے پاس چالیس دن تک شیطان نہ آئے گا۔

۵۹. کھانے کی ابتدا نمک سے کرنی چاہیے کیونکہ اس سے ستر بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے جن میں جذام بھی ہے۔

۶۰. مسور ستر (۷۰) انبیاء کی پسندیدہ خوراک ہے اس سے دل نرم ہوتا ہے اور آنسو بنتے ہیں۔

۶۱. جو چالیس دن تک گوشت نہ کھائے گا بد اخلاق ہو جائے گا۔

۶۲. بالوں کی سفیدی کا سر کے اگلے حصے سے شروع ہونا سلامتی اور اقبال مندی کی دلیل ہے اور رخساروں سے داڑھی کے اطراف سے شروع ہونا سخاوت کی علامت ہے اور گیسوؤں سے شروع ہونا شجاعت کا نشان ہے اور گدی سے شروع ہونا نحوست ہے۔

۶۳. مچھلی کھا کر اوپر سے دودھ نہیں پینا چاہیے ورنہ انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

۶۴. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ اسپند (ہرمل، کالا دانہ) کے ہر ہر درخت ہر ہر پتے اور ہر ہر دانے پر ایک ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور جب تک کہ وہ درخت یا پتا یا دانہ گل سڑ نہ جائے اُس وقت تک وہ فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس درخت کے ریشے اور شاخیں غم و الم اور جادو کو دور کرتی ہیں اور اس کے دانے بہتر ۷۲ بیماریوں کے لیے شفا ہیں۔

۶۵. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس گھر میں اسپند (کالا دانہ، ہرمل) ہوتا ہے اُس سے شیطان ستر ۷۰ گھر دور بھاگتا ہے اور اسپند ستر ۷۰ بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ جُذام ہے۔

چند اہم کلمات

حضرت علیؑ نے فرمایا

۱. جب تیرے بال سیاہ ہو جائیں تو جان لے کہ تیری نیکیاں مر گئیں (یعنی موت قریب آ گئی)۔

۲. جب تو دیکھے کہ خدا تجھ پر مسلسل بلائیں نازل کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ تجھے خواب غفلت سے تنبیہ کی جا رہی ہے۔

۳. جب بندہ خدا کو دوست رکھتا ہے تو عبرتوں سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔

۴. دنیا اپنے چاہنے والوں سے کبھی وفا نہیں کرتی پس دنیا سے منہ پھیر لے قبل اسکے کہ دنیا تجھ سے منہ پھیر لے۔

۵. بہ تحقیق کہ تو آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے پس اسی کے لیے عمل کر۔

۶. تیرے مال سے تیرا حصہ وہی ہے جو تیرے آخرت کا سودا بن کر تجھ سے پہلے روانہ ہو جائے نہ کہ وہ جو تیرے بعد یہیں رہ جائے پس یہ تیرے ورثاء کا حصہ ہوگا۔

۷. تین چیزیں بدترین بلاؤں میں سے ہیں کثرت عیال، قرض کی زیادتی اور امراض کی دوامی۔

۸. تین چیزیں ایمان کے خزانے سے ہیں مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، تصدق (صدقہ) کرنا اور بیماری کو برداشت کرنا۔

۹. شکر کی زیادتی اور صلہ رحم نعمتوں کو زیادہ کرتے اور موت کو تاخیر میں ڈالتے ہیں۔

۱۰. صلہ رحم موت کو دور کرتا اور مال کو زیادہ کرتا ہے۔

۱۱. دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دینا ایک سال کے نماز و روزہ سے افضل ہے۔

۱۲. اپنی زبان کو خوش سخنی اور سلام کرنے کا عادی بنا تا کہ تیرے دوست زیادہ ہوں اور دشمن کم ہوں۔

۱۳. لوگوں سے کم میل جول دین کی نگہبانی کرتا ہے اور اشرار (بد، فتنہ انگیز) کی قربت سے آسودہ رکھتا ہے۔

۱۴. زیادہ کھانا اور سونا نفس کو بگاڑتے اور مضرت (نقصان) پہنچاتے ہیں۔

۱۵. خاموشی کی زیادتی وقار کو بڑھاتی ہے۔

۱۶. ہر فرزند قیامت کے روز اپنی ماں سے ملحق ہوگا۔

۱۷. جو کج خلق ہوگا اسکی روزی کم ہو جائے گی۔

۱۸ ہر چیز کی ایک زکوۃ ہے اور عقل کی زکوۃ یہ ہے کہ جاہلوں کی جہالت کو برداشت کریں۔

۱۹. جو موت کا ذکر کرتا رہے گا دنیا سے کم پر رضا مند ہو جائے گا۔

۲۰. جس کا نفس شریف ہوگا اس میں مہر و محبت ہوگی۔

۲۱. عزیز و اقارب کی عداوت بچھو کے کاٹنے سے زیادہ سخت ہے۔

۲۲. علم سے بڑھ کر کوئی خزانہ نفع رساں نہیں، علم سے بلند کوئی عزت نہیں۔

۲۳. کوئی عداوت غصہ سے بڑھ کر تکلیف دہ نہیں۔

۲۴. عقل سے بڑھ کر حسین کوئی جمال نہیں۔

۲۵. جہل سے بڑھ کر کوئی خراب ہم نشیں نہیں۔

۲۶. جھوٹ سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں۔

۲۷. کم گوئی سے بڑھ کر کوئی حفاظت کرنے والا نہیں۔

۲۸. یہ قول خدا ہے کہ اے ایمانداروں جس قوم پر خدا نے عذاب نازل کیا اس کو دوست نہ رکھو۔

۲۹. جو اپنی عزت وقدر کو جانتا ہے ہلاک نہیں ہوتا۔

۳۰. جس نے دنیا پر اعتماد کیا گر پڑا۔

۳۱. اے لوگوں بچو تم نجوم سیکھنے سے مگر اس قدر کہ خشکی وتری میں تم کو راستہ بتانے کے لیے ضروری ہو۔

۳۲. منجم کاہن کے مثل ہے کاہن ساحر (جادوگر) کے مثل، ساحر کافر کے مثل ہے اور کافر جہنم میں جائے گا۔

۳۳. کسی مومن کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک اس کے صلب میں ایک بھی کافر موجود ہو۔ (مثلاً نوحؑ مومن تھے اور انکا بیٹا کافر)

۳۴. کسی کافر کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک اس کے صلب میں ایک بھی مومن موجود ہے۔ (مثلاً سلمان فارسیؓ کے والدین کافر تھے اور وہ مومن)

۳۵. ہر موجود کے رزق کا ذمہ دار اللہ رب العزت ہے اور دنیاوی مال آنے جانے والی شے ہے۔

۳۶. ہر نعمت پر خدا کا شکر ادا کرو تا کہ وہ تمہیں بڑی نعمتیں عطا کرے۔

۳۷. ہر جگہ خدا کو یاد کرتے رہو وہ تمھارے ساتھ ہے۔

۳۸. عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کی اچھی طرح خدمت کرے۔

۳۹. سجدہ کو طول دو کہ کوئی کام شیطان پر اس سے زیادہ سخت نہیں ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ ابن آدم سجدے میں ہے کیونکہ اس کو سجدے کا حکم دیا گیا تھا اس نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور اس

شخص کو سجدہ کا حکم دیا گیا اور اس نے اطاعت کی اور نجات پائی۔

۴۰. کسی روز بھی رات ہونے تک کسی شخص کو خاموش نہ رہنا چاہیے بلکہ ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہیے۔

۴۱. اگر ہماری کوئی حدیث سنو جس کو تم سمجھ نہ سکو تو اس کو ہماری طرف پلٹا دو اور اس سے موافقت کرو اور تسلیم کرو یہاں تک کہ تم پر حق ظاہر ہو جائے۔

۴۲. بات بات پر غصہ میں آنے والے مت بنو۔

۴۳. ہمارے شیعوں میں سے جو بھی کسی امر ممنوعہ کا مرتکب ہوا ہو اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ کسی بلا میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ نہ ہو جائے۔

۴۴. سب سے پہلا شخص جس نے دین میں قیاس کیا ابلیس لعین تھا۔

۴۵. شرابیوں کی مخالفت کرتے رہو۔

۴۶. گناہوں سے بچو کہ بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کی روزی کم ہو جاتی ہے۔

۴۷. مومن وہ ہے جو اپنے نفس کو تکلیف دیتا ہے تا کہ دوسروں کو اس سے آرام پہنچے۔

۴۸. چار پایوں کے منہ پر مت مارو کیونکہ وہ خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

۴۹. اپنے بھائی کے لیے کسی دوشیزہ کی تلاش کرو اور اگر نہ ملے تو اسکے لیے کسی پارسا عورت کو تلاش کرو۔

۵۰. جس ہاتھ سے کسی سائل کو کچھ دو اس کا بوسہ لے لو کیونکہ صدقہ قبل اسکے کہ کسی سائل کے ہاتھ میں جائے خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ ”آیا تم نہیں جانتے کہ جس طرح خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے صدقات بھی لیتا ہے“ (سورہ توبہ آیت۔ ۱۰۴)۔

۵۱. رات کے وقت صدقہ دو کیونکہ رات کا صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

۵۲. اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے مال کی زکوۃ ادا کرنے سے حفاظت کرو۔

۵۳. صدقہ کے ذریعہ سے روزی حاصل کرو۔

۵۴. سفید بال مت اکھاڑو کہ یہ مسلمان کا نور ہے۔

۵۵. جہاں تک ہو سکے نیکی کرو نیکیاں گناہوں کو صاف کر دیتی ہیں۔

۵۶. اپنے مرحومین کی زیارت کرو کیونکہ وہ تمہاری زیارت سے خوش ہوتے ہیں۔

۵۷. جس نے میانہ روی اختیار کی کبھی تنگدست نہ ہوا۔

۵۸. جس نے مشورہ سے کام لیا ہلاک نہ ہوا۔

۵۹. مصیبت میں جس نے زانو پر ہاتھ مارا اس کا اجر ضائع ہوگیا۔

۶۰. جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے شہید ہے۔

۶۱. بغیر باپ کی اجازت کے فرزند کی قسم اور بغیر شوہر کی اجازت کے زوجہ کی قسم صحیح نہیں۔

۶۲. یہ ضروری نہیں کہ ہر طالب ہر چیز پالے اور ہر غائب واپس آئے۔

۶۳. بزرگی یہ ہے کہ نرمی سے بات کرو۔

۶۴. ایک ساعت کی فکرِ قلیل طویل عبادت سے بہتر ہے۔

۶۵. دنیا کا قیام تین باتوں میں ہے عالمِ ناطق جو اپنے علم پر عمل کرے، دوسرے مالدار جو اپنے مال کو اہل دین پر صرف کرنے میں بخل نہ کرے اور تیسرے فقیر جو صابر ہو۔

۶۶. کسی کے ساتھ بیس دن رہنا عزیز داری کے مترادف ہے۔

۶۷. شیطان کے غلبہ سے بچنے کے لیے لوگوں پر احسان کرو۔

۶۸. لڑکی (رحمت) نیکی ہے اور لڑکا نعمت ہے خدا ہر نیکی پر ثواب دیتا ہے اور ہر نعمت پر سوال کریگا۔

آسمانوں کے نام اور رنگ

ایک شامی کے سوال پر حضرت علیؑ نے آسمانوں کے نام اور رنگ بتائے

(نہج الاسرار، علل الشرائع)

۱. اس دنیا کے آسمان اول کا نام رفیع ہے یہ پانی اور دھوئیں سے ہے۔

۲. آسمان دوم کا نام فیدوم ہے اور اس کا رنگ تانبے کا ہے۔

۳. آسمان سوم کا نام الماذوم (مادون) ہے اس کا رنگ پیتل کی مانند ہے۔

۴. آسمان چہاروم کا نام ارقلون (ارفلون) ہے اس کا رنگ چاندی کی طرح ہے۔

۵. آسمان پنجم کا نام ھیفھوف (ھعیون) ہے اس کا رنگ سونے کی طرح ہے۔
۶. آسمان ششم کا نام عروس ہے اس کا رنگ سبز یاقوتی ہے۔
۷. آسمان ہفتم کا نام عجما ہے اس کا رنگ سفید موتی کی مانند ہے۔

دنوں کے بارے میں

۱. سنیچر (ہفتہ): اگر تم شکار کرنا چاہتے ہو تو بغیر کسی فکر کے ہفتہ کا یوم بہتر ہے شکار کرنے کے حق میں۔ یہ مکر وفریب کا دن ہے۔
۲. اتوار: تعمیرات کے حوالے سے اتوار کا دن بہتر ہے کیونکہ خدا نے تخلیق آسمان کی ابتدا اتوار کے دن سے کی۔ درخت لگانے اور عمارت بنانے کا دن ہے۔
۳. پیر: اگر پیر کے روز تم سفر کرو گے تو کامیابی اور دولت تمہارے قدم چومے گی۔
۴. منگل: منگل کا روز خون نکلوانے کے لیے بہتر ہے کیونکہ اس روز خونِ انسانی جلتا ہے۔ جنگ اور خونریزی کا دن ہے۔
۵. بدھ: اگر تم کسی دوا کو پینا چاہتے ہو تو بہتر دن بدھ کا ہے۔
۶. جمعرات: امراؤ سلاطین کے پاس جانے اور حاجتوں کے پورا ہونے کا دن ہے کیونکہ خدا اس روز دعاؤں کو سنتا ہے۔
۷. جمعہ: شادی کا، پیغام اور نکاح کا دن ہے یہ دن بہترین ہے مرد وعورت کی لذت کے لیے۔

آخری چہار شنبہ (بدھ) کی نحوست:

حضرت علیؑ نے ایک سائل کے سوال پر ہر ماہ کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کی مذمت کرتے ہوئے چند واقعات بیان کیے اور فرمایا کہ ہر ماہ کا آخری چہار شنبہ نحس ہوتا ہے:

۱. آخری چہار شنبہ کو قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا۔
۲. اسی روز حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔

۳. اسی روز منجنیق بنائی گئی تھی۔
۴. اسی روز خدا نے فرعون کو غرق کیا۔
۵. اسی روز خدا نے ارض قوم لوط کو بعض کے لیے اعلیٰ اور بعض کے لیے اسفل قرار دیا تھا۔
۶. اسی روز خدا نے قوم عاد کی طرف ہوا کا عذاب بھیجا تھا۔
۷. اسی روز کی جب صبح ہوئی تو زمین جل کر سیاہ ہو چکی تھی۔
۸. خدا نے نمرود پر بقہ کو مسلط کیا تھا۔
۹. اسی روز فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرنے کے لیے طلب کیا تھا۔
۱۰. اسی روز ان پر چھت گرائی گئی تھی۔
۱۱. اسی روز فرعون نے علماء کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔
۱۲. اسی روز بیت المقدس ڈھایا گیا۔
۱۳. اسی روز ملک فارس میں قلعہ اصطخر کی مسجد کو سلیمانؑ بن داوٗدؑ نے جلا دیا تھا۔
۱۴. اسی روز یحییٰؑ بن زکریاؑ قتل کیے گئے۔
۱۵. اسی روز قومِ فرعون پر پہلا عذاب نازل کیا گیا۔
۱۶. اسی روز خدا نے قارون کو زمین میں دھنسا دیا۔
۱۷. اسی روز خدا نے ایوبؑ کو انکے مال اور اولاد کی دوری میں مبتلا کیا تھا۔
۱۸. اسی روز یوسفؑ قید خانے میں ڈالے گئے۔
۱۹. اسی روز خدا نے فرمایا کہ میں نے اسکو اور اسکی قوم کو تباہ کیا۔
۲۰. اسی روز ایک چیخ کے ذریعہ انکو ہلاک کیا۔
۲۱. اسی روز ناقہ صالح کو پے (پاؤں کاٹنا) کیا گیا۔
۲۲. اسی روز چونچ سے ان پر کنکریاں برسائی گئیں۔
۲۳. اسی روز نبی صلعم کے دانت شہید ہوئے اور نبیؐ رنجیدہ ہوئے۔

نکاح اور اولاد سے متعلق :

۱. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے فرمایا کہ جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اگر وہ فقیر ہونگے تو خدا اپنے فضل سے اُنھیں غنی کردے گا۔''

۲. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ سے منقول ہے کہ نکاح کے وقت کھانا دینا پیغمبروں کی سنت ہے اور فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن ضروری ہے دوسرے دن کچھ حرج نہیں اور تیسرے دن ریاکاری۔

۳. حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ جس عورت کی خواستگاری کی جائے اُس میں یہ صفتیں ہونی چاہیں۔ رنگ گندمی، پیشانی فراخ، آنکھیں سیاہ، قد میانہ، سُرین بھاری اگر کسی کو ایسی عورت میّسر آئے اور وہ اُس کا خواستگار بھی ہو اور مہر دینے کو نہ ہو تو وہ زرمہر مجھ سے لے جائے۔

۴. دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری امت میں سے بہتر عورت وہ ہے جس کا حسن سب سے زیادہ ہو اور مہر سب سے کم ہو۔

۵. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی عورت کی خواستگاری کرو تو اُس کے بالوں کی نسبت دریافت کرلو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حُسن ہے۔

۶. حدیث معتبر میں منقول ہے کہ رات کے وقت نکاح کرنا سنت ہے۔ حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ جمعہ کا دن منگنی اور نکاح کا دن ہے۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ نکاح میں مومنوں کو بلانا، ان کو کھانا کھلانا اور عقد نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

بچوں کے نام:

۷. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے چار بچے پیدا ہوں اور اُن میں سے ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

۸. دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جس گھر میں مندرجہ ذیل ناموں

میں سے کوئی نام ہوگا اس میں فقیری اور بینوائی نہیں آسکتی۔ یعنی محمد، احمد، علی، حسن، حسین، جعفر، طالب، عبداللہ یا فاطمہ۔

۹. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس گھر میں کوئی شخص محمد کا نام ہوتا ہے فرشتے ہر روز اُس گھر کو پاک کرتے ہیں۔ جس خاندان میں کسی پیغمبر کے نام پر نام ہوگا خدائے تعالیٰ صبح و شام ایک فرشتے کو بھیجے گا کہ اُن کے لئے تقدس اور پاکی کی دعا مانگے۔

عقیقہ:

۱۰. بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو اس پر عقیقہ کرنا واجب ہے۔ جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے وہ موت اور طرح طرح کی بلاؤں سے خطر میں ہے۔

۱۱. سنت ہے کہ ماں باپ عقیقے کے گوشت میں سے نہ کھائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس کھانے کے ساتھ اُس گوشت کو پکایا جائے وہ کھانا بھی نہ کھائیں اور سنت ہے کہ عقیقے کی ہڈیاں نہ توڑیں بلکہ گوشت بند بند (جوڑ جوڑ) سے جُدا کیا جائے۔

۱۲. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ بچے کے لیے سب سے زیادہ منفعت بخش اور سب سے زیادہ مبارک اس کی ماں کا دودھ ہے۔

۱۳. حدیث صحیح میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بچے کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالیٰ ایک نیکی اُس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بچے کو خوش کرتا ہے اور اُسے قرآن مجید پڑھاتا ہے قیامت کے دن یہ شخص اور اُس بچے کی ماں دونوں بلائے جائیں گے اور دو حُلّے انہیں ایسے پہنائے جائیں گے کہ اُن کے نور سے اہل بہشت کے چہرے بھی نورانی ہو جائیں گے۔

۱۴. حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو نیک فرزند شفقت و مہربانی سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتا ہے ایسی ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ گو وہ دن بھر میں سو مرتبہ بھی دیکھے؟ فرمایا

کہ خدا کی عظمت اور اُس کا کرم اس سے بھی زیادہ ہے۔

رشتے دار، اقرباء، دوست و عزیز، پڑوسیوں وغیرہ سے میل میلاپ:

۱. رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کسی عمل کا اجر اتنی جلد نہیں ملتا جتنا کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے کا۔

۲. رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عزیزوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ خدا اُس کو دوست رکھے گا، اُس کی روزی فراخ کرے گا اس کی عمر بڑھائے گا اور اُس کو بہشت میں پہنچائے گا۔

۳. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جس گھر میں مہمان نہ آئے گا اُس میں فرشتے بھی نہ آئیں گے۔

۴. صحیح حدیث میں حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جس نے ایک مومن کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے خدا کو خوش کیا۔

۵. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ تم ایک دوسرے کے گھر ملاقات کے لیے جاؤ کہ اس سے ہمارا دین زندہ ہوتا ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جو ہمارے مذہب کو زندہ رکھے۔

۶. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ مومن کی ایک حاجت پوری کرنا بیس حج سے بہتر ہے جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ درہم خرچ ہوں۔

۷. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اگر کسی مومن کے پاس کوئی برادر مومن حاجت لے کر آئے اور وہ اُس کی حاجت برآری پر قادر نہ ہو اور اس سبب سے اُس کا دل غمگین ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کے غمگین ہونے ہی پر اُس کے لیے بہشت واجب فرمائے گا۔

یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے میری مخلوق مثل اولاد کے ہے اُن میں سب سے زیادہ پیارا مجھے وہ ہے جو اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مہربانی سے پیش آئے اور اُن کی حاجت برآری میں سب سے زیادہ کوشش کرے۔

۸. جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ جو عزیز ایک دوسرے کے ساتھ بدی کرتے ہیں تو طرفین کا مال بدکاروں کے ہاتھ پڑتا ہے۔

۹. بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے سے اعمال قبول ہوتے ہیں۔ مال زیادہ ہوتا ہے۔ بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ عمر بڑھتی ہے اور قیامت کے دن حساب میں آسانی ہوگی۔

۱۰. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو لوگ صلہء رحم کرتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بہ نیکی پیش آتے ہیں اُن کے گھروں کی آبادی اور رونق بڑھتی ہے۔

۱۱. رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے گا خدائے تعالیٰ اُس پر بہشت کی خوشبو حرام کردے گا اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

۱۲. کئی معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مکان کے ہر طرف چالیس چالیس گھر تک پڑوس کا حکم رکھتے ہیں۔

۱۳. حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جو مومن یا مومنہ پیار سے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے۔ خدائے تعالیٰ ہر ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پھرا ہے ایک ایک نیکی اُس کے نامہ اعمال میں لکھے گا۔

۱۴. حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ بیس برس کی محبت قرابت کے برابر ہے۔

دوست:

۱. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اپنے باپ کے دوستوں کی دوستی نہ چھوڑو ورنہ تمہاری یہ حالت ہوجائے گی جیسے کہ روشنی سے اندھیرے میں چلے گئے۔

۲. حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو برادر مومن تم سے تین مرتبہ غصہ ہوا اور ایک مرتبہ بھی تمہارے حق میں کوئی بدی کی بات نہ کہے وہ دوستی اور اعتبار کے قابل ہے۔

۳. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر تمہارا کوئی دوست درجہ حکومت پر پہنچ جائے اور پہلے کی بہ نسبت تم سے دسواں حصہ دوستی رکھے تو بھی وہ تمہارے لیے کچھ برا دوست

نہیں ہے۔

۴. حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے یہ فرمایا تھا کہ دوستی سو(۱۰۰) آدمیوں سے کر لی جیو مگر دشمنی ایک سے بھی نہ کی جیو اور نیک آدمیوں کا غلام بھی بن جائیو مگر بدوں کا بیٹا ہونا بھی قبول نہ کی جیو۔

۵. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ دنیا کے عیش میں سب سے اچھی دو چیزیں ہیں۔ مکان کی وسعت اور دوستوں کی کثرت۔

بیماروں کی عیادت:

۱. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی عیادت کے لیے جائے اُسے چاہیے کہ بیمار سے اپنے حق میں دعا کا طالب ہو کیونکہ بیمار مومن کی دعا فرشتوں کی دعا کا درجہ رکھتی ہے۔

۲. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا کی رضا جوئی کے لئے کسی بیمار مومن کی عیادت کرے خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا کہ وہ قبر میں اُس کی عیادت کو آئے اور قیامت تک اُس کے لیے طلب مغفرت کرتا رہے۔

۳. جو شخص کسی مومن کی بیماری کی حالت میں عیادت کرتا ہے فرشتے اُس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ''خوشا حال تیرا بہشت تیرے لئے مبارک ہو۔''

۴. معتبر حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار مسلمان کی عیادت کو جائے اگر صبح کے وقت گیا ہے تو شام تک اور اگر شام کے وقت گیا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس پر درود بھیجیں گے۔

چرند و پرند اور پالتو جانوروں سے متعلق:

۱. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ بہت سے جانور گھر میں رکھو کہ شیاطین اُن میں مشغول رہیں اور تمہارے بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

۲. حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ گھر میں ایسے جانور جیسے کبوتر، مرغ، بکریاں رکھنی اچھی ہیں تا کہ جنوں کے بچے اُن سے کھیلیں اور تمہارے بچوں سے سروکار نہ رکھیں۔

کبوتر:

۱. صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کبوتر پیغمبروں کے پرندوں میں سے ایک ہے۔

۲. ایک اور حدیث میں فرمایا کہ کبوتر گھروں میں رکھو کیونکہ حضرت نوحؑ نے اس کو پسند کیا ہے اور دعا دی ہے اور کسی پرند پر اتنا پیار نہیں آتا جتنا کبوتر پر۔

۳. حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ کبوتر کا جو پر جھڑتا ہے وہی شیاطین کی نفرت اور بھاگنے کا سبب ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ کے ہاں ایک جوڑا سُرخ کبوتر کا تھا۔

۴. کئی اور حدیثوں میں منقول ہے کہ گھریلو کبوتر خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اہل بیتؑ کو دوست رکھتے ہیں اور صاحبِ خانہ کو دعا دیتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

۵. معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس گھر میں سفید رنگ کا مرغ بڑے بڑے بال و پر کا ہوگا وہ گھر اور اس کے اردگرد کے سات گھر بلاؤں سے محفوظ رہیں گے مگر دو رنگے کبوتر کا ایک دفعہ پھڑ پھڑانا سات سفید مرغوں سے بہتر ہے۔

۶. حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ مُرغ کو گالی مت دو کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جگاتا ہے۔

۷. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس مومن کے گھر میں ایک بکری دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ روز ایک فرشتہ صبح ہی اس کو اور اُس کے بال بچوں کو یہ دعا دیتا ہے۔

"تم پاک و پاکیزہ رہو۔ خدا تمہیں برکت دے۔ خوش وخرم رہو۔ بھرے پُرے رہو۔"

۸. حضرت رسول خدا نے پانچ جانوروں کے مارنے کا حکم دیا ہے "کوا، بھڑیں، سانپ، بچھو، باولا کتا"۔ اور فرمایا کہ جس نے سانپ کو مارا ایسا ہے جیسے ایک کافر کو قتل کیا۔

۹. رسول خدا ﷺ نے جانوروں کو آگ میں جلانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۰. رسول خدا نے چھ جانوروں کو مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ "شہد کی مکھی، چیونٹی، مینڈک، لٹورا، ہدہد، ابابیل"

۱۱. معتبر حدیث میں حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ہدہد کے ہر پر کے اُوپر سریانی زبان میں لکھا ہے" آلُ مُحَمَّدٍ خَیرُ البَرِیَّۃِ ۔ آلِ محمد سب مخلوق سے بہتر ہیں"

۱۲. کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب سے حضرت امام حسینؑ کو شہید کیا ہے چغد دن میں کبھی باہر نہیں نکلتا۔ رات کو باہر نکلتا ہے اور اُسی دن سے اُس نے قسم کھائی ہے کہ آبادی میں نہ بسے گا اور سارے سارے دن روزے سے رہتا ہے اور غمگین رہتا ہے جب رات ہوتی ہے تو افطار کرتا ہے اور صبح تک حضرت امام حسینؑ کے لیے گریہ وزاری میں مشغول رہتا ہے۔

۱۳. حدیث میں منقول ہے کہ جن کتوں کا سارا بدن کالا ہوتا ہے وہ جن ہیں۔

۱۴. حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کتے یک رنگ سیاہ یا سفید یا سُرخ ہوں یہ سب جنوں میں سے ہیں اور جو ابلق کتے ہیں یہ جنوں اور آدمیوں میں سے مسخ ہو گئے ہیں۔

۱۵. حضرت رسول خدا ﷺ نے ان لوگوں کو جن کے گھر آبادی سے دور ہوں کتے پالنے کی اجازت دی ہے۔

خدا فرماتا ہے کہ ''کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں''
مختلف چرند و پرند اپنی اپنی زبان میں درج ذیل کلمات بولتے ہیں:

نام پرند، جانور	اپنی زبان میں یہ کہتے ہیں
مور	میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اپنے بناؤ سنگھار پر غرور کیا اب تو میرا گناہ بخش دے۔
تیتر	''الرحمٰن العرش استویٰ''۔ ''رحمٰن عرش پر غالب ہوا''۔
جنگلی مرغ	''اذکروا اللہ یا غافلین'' ''اے غافلوں خدا کا ذکر کرو''
باشا (شکاری پرندہ)	میں تیری خدائی پر قیامت کے دن ایمان لایا۔
قمری (فاختہ کی قسم کا ایک پرندہ):	'اے خدا محمد و آلِ محمد کے دشمنوں پر لعنت'''' اللھم العن مبغض محمد و آل محمد''
فاختہ	''خدا تمہیں نیست و نابود کرے'' (اسے گھر میں نہیں رکھنا چاہیے)
چغد الو کی ایک چھوٹی قسم	''سبحان ربی المعبودؔ'' ''میرا رب پاک ہے جو قابل عبادت ہے''
چکور	''خدایا محمد و آل محمد سے بغض رکھنے والوں پر لعنت کر''
نبزہ (ایک چڑیا)	''پروردگار تو علی کے دشمن پر لعنت بھیج'' (روایت ابن عباس)
ابابیل	سورہ الحمد پڑھتی ہے۔ (اہل بیتؑ کی مظلومی پر رنج و افسوس کرتی ہے۔)
عقاب	''جو خدا کا مطیع ہے وہ بد بخت نہیں ہوتا۔''
شاہین	''سُبحَانَ اللہِ حَقاً حَقاہ'' ''حق بات یہ ہے کہ اللہ کی ذات پاک و پاکیزہ ہے''
ہُدہُد	''جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ سخت بد بخت ہے۔''
بُلبُل	''حق بات یہ ہے کہ سواء خدا کے کوئی معبود نہیں''
پالتو کبوتر	''اگر تو میرے گناہ نہ بخشے گا تو میں بد بخت و بے نصیب رہوں گا۔''
شتر مُرغ	''سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے۔''
بھیڑ کا بچہ	''نصیحت حاصل کرنے کے لیے موت کافی ہے۔''

بکری کا بچہ	''میری موت نے مجھے جلد آلیا اور میرے گناہ بہت زیادہ اور بہت سخت ہیں''
شیر	''عبادت خدا کے کام میں بہت کچھ اہتمام کرنا چاہیے۔''
بیل	''گناہوں سے باز رہ کیونکہ تو ایسے خدا کے سامنے ہے جس کو تو نہیں دیکھتا اور وہ سب کو دیکھتا ہے اور وہ تمام مخلوقات کا مالک ہے۔''
ہاتھی	''کوئی طاقت اور کوئی تدبیر موت کے دفعیہ میں کارگر نہیں ہوتی۔''
چیتا	''یَا عَزِیزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا اللّٰہُ''۔
اونٹ	''اللہ ظالموں اور زبردستوں کا ذلیل کرنیوالا اور پاک و پاکیزہ ہے میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''
گھوڑا	''ہمارا پروردگار منزّہ اور مبرّا ہے۔''
بھیڑیا	''جس چیز کا خدا محافظ ہو وہ کبھی ضائع نہیں ہوتی۔''
کتا	''ذلیل ہونے کے لیے خدا کی نافرمانی کافی ہے۔''
گیدڑ	''اُن گناہگاروں کے لیے بڑا افسوس اور سخت عذاب ہے جو اپنے گناہوں پر اصرار کرتے ہیں۔''
خرگوش	''اے خدا حقیقی تعریف تیری ہی ہے مجھے ہلاک نہ کر۔''
لومڑی	''دنیا مکر کا گھر ہے۔''
ہرن	''مجھے آزار سے نجات دے۔''
گینڈا	''میری فریاد کو پہنچ ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔''
تینڈوا (چیتے کی قسم کا درندہ)	''اللہ جو محض اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے پاک و پاکیزہ ہے میں بھی اُس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''
سانپ	''اے رحیم اللہ جو تیری نافرمانی کرتا ہے وہ کیسا بدبخت ہے۔''
بچھو	''بدی ڈراونی چیز ہے۔''

ظہور امام اور آثارِ قیامت :

حضورؐ نے فرمایا کہ" میرے بعد میرے بارہ خلفاء ہونگے اور وہ سب کے سب قریش سے ہونگے"۔

اس حدیث کی رو سے اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو یہ تعداد سوائے رسولؐ کی آل (اولاد) کے کہیں اور نظر نہیں آتی اور اسی سلسلہ نسب کی آخری کڑی امام مہدیؑ ہیں کہ جن کے ظہور کا انتظار اس دنیا کے لوگ کر رہے ہیں۔ اب بھی کچھ کم علم لوگ اس خیال میں ہیں کہ شاید امام مہدیؑ ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ لہٰذا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے اگلے صفحہ پر سلسلہ نسب کا مطالعہ کریں ظہور امام کے بارے میں رسولؐ خدا اور آئمہ معصومینؑ نے درج ذیل علامتوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان کے ظاہر ہونے سے امام کا ظہور ہوگا۔ قائم کے خروج اور یوم رحلت کے درمیان تین سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہے اور انکے اصحاب کی تعداد ۳۱۳ ہوگی ان میں سے نونفر (افراد) بنی اسرائیل سے ہونگے ستر نفر جنات سے اور ۲۳۴ دوسرے ہونگے۔

۱. خروج سفیانی: سفیانی ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا اس کا نام عثمان اور باپ کا نام عتبہ یا عتیبہ ہوگا۔ یہ انتہائی بدصورت، گندہ ذہن، نیلی آنکھوں والا جو دیکھنے سے بھینگا ہوگا۔ یہ سونے کی صلیب اور سبز جھنڈے کے ساتھ فلسطین کی وادی سے ماہ رجب میں خروج کریگا اسکے خروج سے پہلے زمین پر ایک عظیم جنگ ہوگی۔ یہ شام کے پانچ شہروں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قسرین پر قبضہ کرکے آٹھ مہینے حکومت کریگا۔ اسکی فوج مدینہ منورہ کو تباہ و برباد کردیگی۔ شام سے لیکر عراق تک اس کی وجہ سے قتل و غارت کا بازار گرم رہیگا۔ جب اسکی فوجیں مکہ معظّمہ کی تباہی کے لیے بڑھیں گی تو مقام بیداء پر زمین میں دھنس جائیں گی۔

۲. برج جدی میں دمدار ستارہ مشرق سے طلوع ہوگا جسکی دم کی روشنی بدر کامل (چودھویں کے چاند) کی جیسی ہوگی اس کے بعد آسمان پر سرخی نمودار ہوگی۔ اسکے طلوع ہونے پر فتنہ وشر واقع ہونگے۔

۳. موتِ احمر: یہ موت تلوار سے قتل کے ذریعے واقع ہوگی۔

۴. موتِ ابیض: یہ موت طاعون (وبائی امراض) سے واقع ہوگی۔

۵. سورج و چاند گرہن: اصول فلکیات کے خلاف امام باقرؑ نے فرمایا کہ ۵ رمضان کو چاند گرہن اور ۱۵ رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔ حضرت آدمؑ سے آج تک ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

۶. قتل نفسِ ذکیہ: نفس ذکیہ جو سادات سے ہونگے انکے سترہ یا ستر مردان صالح پشتِ کوفہ پر قتل کیے جائیں گے اور مکہ معظّمہ میں رکن اور مقام کے درمیان نفس ذکیہ کا قتل ہوگا۔ کوفہ میں چالیس شب مساجد معطل رہیں گی۔

۷. آفتاب (سورج) کا ظہر تا عصر ساکن ہوجانا۔

	نام	تاریخ پیدائش	تاریخ شہادت	مدفن
۱	حضرت امام علی	۱۳ رجب ۲۳ سال قبل از ہجرت	۲۱ رمضان ۴۰ھ	نجف
۲	حضرت امام حسن	۱۵ رمضان ۳ھ	۲۸ صفر ۵۰ھ	بقیع
۳	حضرت امام حسینؑ	۳ شعبان ۴ھ	۱۰ محرم ۶۱ھ	کربلا
۴	حضرت امام علی زین العابدینؑ	۱۵ جمادی الاول ۳۹ھ	۲۵ محرم ۹۵ھ	بقیع
۵	حضرت امام محمد باقرؑ	۱ رجب ۵۹ھ	۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ	بعیع
۶	حضرت امام جعفر صادق	۱۷ ربیع الاول ۸۳ ھ	۱۵ شوال ۱۴۸ھ	بقیع
۷	حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۷ صفر ۱۲۸ھ	۲۵ رجب ۱۸۳ھ	کاظمین
۸	حضرت امام علی رضاؑ	۱۱ ذیقعد ۱۴۸ھ	۱۷ صفر ۲۰۳ھ	طوس
۹	حضرت امام محمد تقیؑ	۱۰ رجب ۱۹۵ھ	۲۹ ذیقعد ۲۱۹ھ	کاظمین
۱۰	حضرت امام علی نقیؑ	۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ	۳ رجب ۲۵۴ھ	سامرہ
۱۱	حضرت امام حسن عسکری	۸ ربیع الثانی ۲۳۲ھ	۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ	سامرہ
۱۲	حضرت امام مہدیؑ	۱۵ شعبان ۲۵۵ھ		

(مصلحتِ خدا سے پردہ غیب میں ہیں اور اس وقت ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵ء میں انکی عمر ۱۱۷۱ سال ہے)

۸. طاق سال (۱، ۳، ۵، ۷.....) میں دسویں محرم یوم جمعہ ظہور ہوگا۔

۹. مسجد براثا کی بربادی اور مسجد کوفہ کی دیوار کا انہدام (گرانا)۔

۱۰. خروج دجال: **حضرت علیؑ نے دجال کے بارے میں کہا کہ :**

☆ دجال صاید بن عبید ہے جو اسکی تصدیق کریگا وہ شقی ہے اور جو اسکی تکذیب کرے وہ سعید ہوگا۔

☆ یہ شہر اصفہان کے موضع یہودیہ سے خروج کریگا۔

☆ اسکی سیدھی آنکھ خلقت ہی سے نہ ہوگی اور دوسری آنکھ صبح کے تارے کی مانند چمکتی ہوگی۔

☆ یہ سخت قحط کے زمانے میں خروج کریگا اور سبز یا خاکی رنگ کے گدھے پر سوار ہوگا جس کا ایک ایک قدم ایک ایک میل کا ہوگا۔

☆ خداوند عالم اس کو شہر شام میں بمقام تل عفیفت درہ عقبہ پر روز جمعہ تین ساعت گزرنے پر اس شخص کے ہاتھ سے قتل کرائیگا جس کے پیچھے مسیح ابن مریم نماز پڑھیں گے۔

خروج دجال کی علامتیں :

☆ جب لوگ نماز کو فراموش کردیں گے ☆ بلند عمارتیں تعمیر ہونگی ☆ دین کے عوض دنیا خریدی جائے گی ☆ بے وقوفوں کی حکمرانی ہوگی ☆ عورتوں سے مشورہ لیا جائے گا ☆ خونریزی کو معمولی فعل سمجھا جائے گا ☆ بردباری کو کمزوری اور ظلم کو قابل فخر سمجھا جائے گا ☆ بادشاہ وامراء فاسق و فاجر ہونگے اور وزراء جھوٹے ہونگے ☆ قرآن کے قاری فاسق (بدکار، جھوٹے) ہونگے ☆ جھوٹی گواہی قابل قبول ہوگی ☆ بہتان لگانا عام ہوگا ☆ مساجد کو آراستہ کیا جائے گا اور مینار بلند ہونگے ☆ دل ایک دوسرے سے دور ہونگے ☆ عہد شکنی کی جائے گی ☆ عورتوں کو حرص دنیا کی غرض سے تجارت میں شریک کیا جائے گا ☆ گانے والوں کی آوازیں بلند ہونگی ☆ گانے والے اور گانے والیوں کو اجرت پر حاصل کیا جائے گا ☆ عورتیں گھوڑوں کی سواری

کریں گی ☆ عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی شباہت اختیار کریں گے۔

۱۱. ۲۳ رمضان کی شب (شب جمعہ) فجر کے قریب ایک سخت چیخ آسمان سے آئے گی جو جبرئیلؑ کی ہوگی اسکو دنیا کا ہر شخص اپنی زبان میں سنے گا وہ ظہور امام کی خبر دیں گے اسی روز وقت عصر شیطان بھی اس کی مشابہ آواز دیگا۔

۱۲. امام عصر (امام مہدیؑ) کا ظہور اور سفیانی کا خروج ایک ہی سال ہوگا۔

۱۳. نفس ذکیہ کے قتل اور ظہور امام کے درمیان پندرہ روز سے زیادہ وقفہ نہ ہوگا۔

۱۴. قتل دجال کے بعد دابۃ الارض کا خروج صنعاء کے نزدیک ہے اسکے پاس سلیمانؑ کی انگشتری (انگوٹھی) اور موسیٰؑ کا عصا ہوگا۔

۱۵. ترک (یعنی روسی) دریائے فرات تک پھیل جائیں گے پھر خدا ان پر طاعون مسلط کردیگا ونیز یہ قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص بھی زندہ باقی نہ رہے گا۔

۱۶. بنی قنطورہ (چینی) علاقہ بابل تک پہنچ جائیں گے اور عربوں سے ایسی سخت جنگ کریں گے کہ شہر کے شہر ویران ہو جائیں گے۔

۱۷. زلزلہ آئے گا زمین پھٹ جائے گی بعض علاقے زمین میں دھنس جائیں گے۔

۱۸. شہر بغداد اور مصر تباہ ہوگا۔حکومت عرب لپیٹ دی جائے گی۔

۱۹. دنیا کے ختم ہونے اور بربادی کی ابتداء شام سے ہوگی۔

۲۰. ایران میں دو گروہوں کے درمیان ایسی جنگ چلے گی کہ ۸۰ ہزار سے زائد آدمی مارے جائیں گے۔

۲۱. جس سال امام کا ظہور ہوگا جمادی الثانی کی ۱۶ تاریخ سے رجب کی ۱۰ تاریخ تک یعنی ۲۴ روز مسلسل بارش ہوگی۔

۲۲. جب سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں تو سمجھ لو کہ انکی ابتداء فتنہ ہے اور انکے درمیان گمراہی اور اسکے آخر میں کفر ہے۔

۲۳. سورج کا مغرب سے نکلنا۔

۲۴. **یاجوج ماجوج** : یہ ذوالقرنین کے زمانے میں شہروں میں وارد ہوئے تھے۔ یہ

انسانوں کی سی صورت رکھتے ہیں لیکن انسان سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور پانچ بالشت سے زیادہ بڑے نہیں ہوتے۔ مثل چوپایوں اور درندوں کے گھاس کھاتے ہیں۔ سانپ، بچھو اور تمام حشرات الارض بلکہ ہر ذی روح کو کھا جاتے ہیں۔ حیوانوں اور جانوروں کو درندوں کی طرح پھاڑ ڈالتے ہیں۔ ظہور امام کے بعد ان کو خدا سد (دو پہاڑوں کے درمیان لوہے اور تانبے کی دیوار) سے رہائی دیگا۔

ماخذ

نام کتاب	تالیف / مصنف
علل الشرائع	شیخ صدوق
نہج الاسرار	مولوی سید غلام حسین رضا آقا مجتہد
کوکب دری	سید محمد صالح کشفی الحنفی، ترجمہ: سید شریف حسین
حیات انسانی کے چھ مراحل	سید جواد الحسینی، ترجمہ: پروفیسر علی حسنین
کمال الدین وتمام النعمۃ	شیخ صدوق
انوار العقول	ترجمہ: ڈاکٹر عمران لیاقت حسین
سپر مین ان اسلام	ترجمہ: سید کفایت حسین
چودہ ستارے	سید نجم الحسن کراروی
تہذیب الاسلام	علامہ مجلسیؒ
الصواعق المحرقہ	ابن حجر مکی، ترجمہ: علامہ اختر فتح پوری، شبیر برادرز، لاہور
تاریخ احمدی	احمد حسین
الفاروق	شبلی نعمانی
خلافت وملوکیت	مولانا مودودی
تاریخ الخلفاء	جلال الدین سیوطی، ترجمہ: اقبال الدین احمد، نفیس اکیڈمی
تاریخ ابوالفداء	ملک موید عماد الدین، ترجمہ: مولوی کریم الدین حنفی
حضرت علیؑ	ڈاکٹر طہ حسین، ترجمہ: علامہ عبدالحمید نعمانی، نفیس اکیڈمی
محمد رسول اللہ ﷺ	شیخ محمد رضا، ترجمہ: مولوی محمد عادل قدوسی
موطا	امام مالک، ترجمہ: علامہ وحید الزماں
صحیح بخاری شریف (جلد اول)	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری
حضرت فاطمہ زہراؑ کی سوانح عمری	مظفر علی خان (انجمن ایمانیہ) الہ آباد ۱۹۶۸ء

سعید جع
کی دیگر تصنی